جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس منعقدہ ۱۸ مارچ ۲۰۰۷ء بمقام کانفرنس ہال ہمدرد مرکز لٹن روڈ لاہور کے موقع پر پیش کیے جانے والے

علمی و تحقیقی مقالات پر مبنی

فکرِ امام ربانی

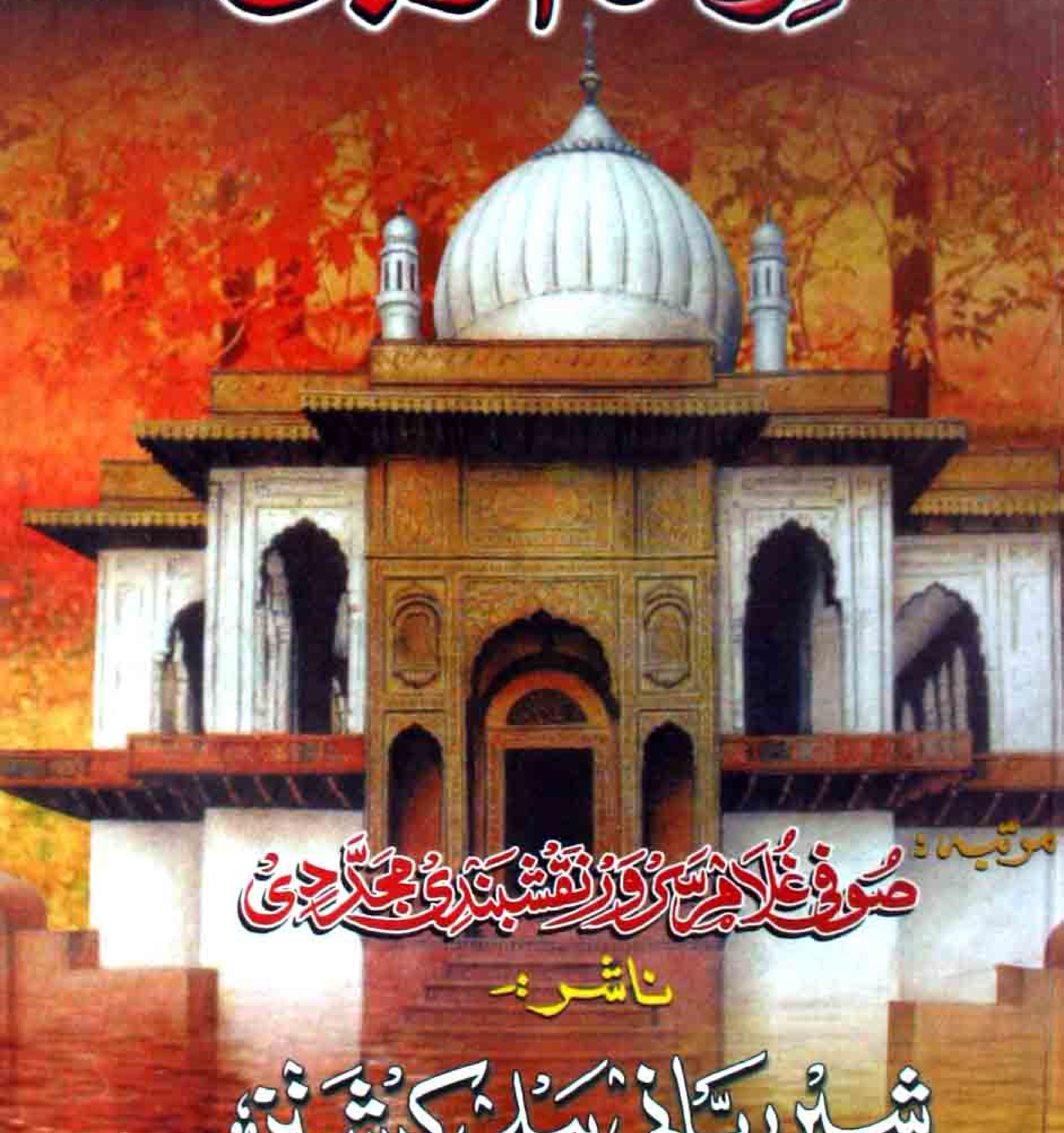

مرتبہ:
صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

ناشر:
شیرِ ربانی پبلی کیشنز
جامع مسجد قادریہ شیرِ ربانی، علوی ہال روڈ، چوک شیر ربانی ۲۰ ایکڑ سکیم نیو مزنگ سمن آباد، لاہور

رب بلغ امر الشيخ الى ان

يكبر الامر من كبر كبيرة

الاكبر مشق

شیخ عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ کو حکم ملا کہ

ہر شخص کو خبر دو کہ آپ کی بعثت ہوگی

اور شیخ کو خبر دو کہ آپ کی ولادت

(حضرت شیخ علاء الدین، ملفوظات علاء الدولہ سمنانیؒ)

marfat.com

جہانِ امامِ ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس منعقدہ ۱۸ مارچ ۲۰۰۷ء بمقام کانفرنس ہال ہمدرد مرکز لٹن روڈ لاہور کے موقع پر پیش کیے جانے والے

علمی و تحقیقی مقالات پر مبنی

فکرِ امامِ ربانیؒ

80/-

مرتبہ:

صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

ناشر:

شیرِ ربانی پبلی کیشنز

جامع مسجد قادریہ شیرِ ربانی، شیرِ ربانی روڈ، چوک شیرِ ربانی ۲۱۔ ایکڑ سکیم نیو مزنگ سمن آباد، لاہور

marfat.com

سلسلہ اشاعت نمبر ۳۶

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	فکرِ امام ربانی
مرتبہ	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی
صفحات	۱۵۴
اشاعت	محرم الحرام ۱۴۲۸ھ بمطابق جنوری ۲۰۰۸ء
تعداد	۱۱۰۰
ناشر	شیر ربانی پبلیکیشنز، لاہور
کمپوزنگ	محمد ناظم بشیر نقشبندی

ملنے کا پتہ

مرکزی دفتر شیر ربانی اسلامک سنٹر

شیر ربانی روڈ، چوک شیر ربانی ۲۱۔ایکڑ سکیم نیا مزنگ سمن آباد لاہور

فون آفس 042.7571809 موبائل 0321-7574414

marfat.com

قدس الله سره العزیز

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی الشیخ احمد فاروقی السرهندی

صبری

١٣٥١

marfat.com

انتساب

بندہ ناچیز اپنی اس کاوش کو برصغیر پاک و ہند میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے بانی خواجہ خواجگان حضرت خواجہ باقی باللہ نقشبندی دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف منسوب کرنے میں خاص روحانی کیف و سرور محسوس کرتا ہے۔ کیونکہ آپ ہی کی روشن کی ہوئی سرہندی شمع تھی جس نے ایک جانب اکبری دور الحاد کے سیاہ بادلوں کی ظلمت کو نکھار کر ہدایت کے آفتاب کو بے نقاب کیا اور ظلمت کدہ ہند و پاک کو جگمگا کر رکھ دیا اور دوسری جانب عالم اسلام کو ہدایت کا ایسا علمی وعملی نصاب مرحمت فرمایا جو قیامت تک مشعل راہ کا کام دیتا رہے گا۔

صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان مقالہ	مقالہ نگار	صفحہ نمبر
۱۔	پیش لفظ	مفسر قرآن پروفیسر قاری مشتاق احمد	۱
۲۔	نعت رسول مقبول ﷺ	اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ	۴
۳۔	کلام اقبال بحضور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ	علامہ اقبال	۷
۴۔	منقبت	کلیم عثمانی	۹
۵۔	آئینہ فاروق اعظم (امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ)	مولانا جاوید اقبال مظہری مجددی	۱۱
۶۔	دو قومی نظریہ اور امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ	پروفیسر قاری مشتاق احمد	۲۱
۷۔	حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا نظام تبلیغ	علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی	۳۷
۸۔	حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے تجدیدی کارنامے اور عصر حاضر	پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی	۴۹
۹۔	حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے روابط	پروفیسر محمد اقبال مجددی	۶۳
۱۰۔	حضرت مجدد کا تصور اجتہاد	ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی	۷۳
۱۱۔	حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور سرمایہ ملت کی نگہبانی	ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی	۸۵

marfat.com

۱۲۔	اشاعت مسلک اہل سنت اور حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے اولاد واحفاد	صاحبزادہ سید محمد نوید الحسن شاہ المشہدی	۹۵
۱۳	صدارتی خطبہ	صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد	۱۱۷
۱۴۔	روئیداد	صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی	۱۲۳
۱۵۔	''ارمغان امام ربانی'' کے بارے میں اہل علم حضرات کے تاثرات		۱۳۷

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

مفسر قرآن پروفیسر قاری مشتاق احمد نقشبندی مجدّدی

تحریک تجدید و احیاء دین اور مجدّد دین و ملت کے حوالے سے امام ربانی مجدّد الف ثانی شیخ احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ ایک بڑا نام اور ایک عظیم تاریخ ساز شخصیت ہے بر صغیر پاک و ہند میں آپ کی دینی، ملی، روحانی اور اصلاحی خدمات کسی ذی علم سے مخفی نہیں آپ ملت اسلامیہ کے عظیم محسن اور اپنے عہد کے بے مثل مصلح ہیں بقول اقبال رحمۃ اللہ علیہ وہ سرمایہ ملت کے نگہبان تھے آپکی یاد میں یوم مجدّد ہر سال بڑے تزک و احتشام سے منایا جاتا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات کے حوالے سے کانفرنس منعقد ہوتی ہیں۔ بیان و تقریر کے علاوہ مقالات بھی پیش کئے جاتے ہیں جو انکی ہمہ جہت اور عبقری شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرتے ہیں۔ اب یوم مجدّد ایک تحریک بن چکا ہے۔ اس کے بانی آستانہ عالیہ شرق پور شریف کے زیب سجادہ فخر المشائخ حضرت میاں جمیل احمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ ہیں جن کی ساری زندگی اس تحریک کی ترقی و ترویج میں گزری ہے اور انکی ذات اس حوالے سے منفرد شان کی حامل ہے ان کے فیضان کرم کا ایک سدا بہار چشمہ مخدوم اہلسنت صوفی غلام سرور نقشبندی مجدّدی ہیں جو اب اس تحریک کے مرکزی کردار ہیں سرمایہ نقشبندیت حضرت مخدوم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری زید مجدہٗ اس تحریک اور حوزۂ نقشبندیت کے سالار اعلیٰ اور قائد ہیں جن کی مساعی جمیلہ سے ''جہان امام ربانی مجدّد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی'' کی گیارہ

marfat.com

جلدیں منصۂ شہود پر جلوہ گر ہیں جو ایک سرمایہ گرانمایہ اور انمٹ نقوش کی حامل دستاویز ہے ۔۲۰۰۵ء میں ایوان اقبال لاہور میں اس عظیم علمی وفکری اور انتہائی عظیم قابل قدر سرمایہ کے حوالے سے جو کانفرنس منعقد ہوئی اس میں بھی ایک نمایاں قد آور شخصیت صوفی غلام سرور صاحب کی ہے جو فی نفسہ اپنی ذات میں انجمن ہے اور تعلیمات مجددیہ اور فکر امام ربانی کی ترقی وترویج جنکی زندگی کا بنیادی اور ہمہ وقت کا مشن ہے۔اس کانفرنس کے بعد پچھلے سال مارچ ۲۰۰۷ء میں امام ربانی مجدّد الف ثانی کانفرنس ہمدرد مرکز ،کانفرنس ہال لٹن روڈ لاہور میں سالانہ یوم مجدّد کے حوالے سے پھر منعقد ہوئی تو صوفی صاحب موصوف نے اس کانفرنس کو بھی تحریری شکل میں بصورت کتاب منضبط کرنے کا پختہ عزم باندھا اور یہ اس سعی کا تسلسل ہے جو وہ ۲۰۰۵ء کی کانفرنس کے حوالے سے اپنی کتاب ''ارمغان امام ربانی'' کے نام سے شائع کر چکے ہیں اور ہر آنے والے یوم مجدّد کی روداد کو ایک نیا آہنگ دینے کی ٹھوس بنیاد رکھ دی ہے۔جس پر بھی رطب اللسان ہیں کہ مردان کار کا فکری اسلوب اور عملی صورت یونہی ہوتی ہے اور یہی وہ کارکردگی ہے جس کے نقوش ثبات دوام رکھتے ہیں۔

زیر نظر کتاب ''فکر امام ربانی'' کانفرنس منعقدہ ۱۸ مارچ ۲۰۰۷ء کی مکمل روداد اور حاضر دستاویز ہے جسے صوفی صاحب موصوف نے بڑی عرق ریزی اور جانسوزی سے کتابی صورت میں پیش کیا ہے یہ مجموعہ دس اہم مقالات عشرہ پر مشتمل ہے یہ مقالات اہم عنوانات جیسے آئینہ فاروق اعظم (امام ربانی مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ)، دوقومی نظریہ اور امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ،حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے تجدیدی کارنامے اور عصر حاضر ،حضرت امام ربانی علیہ الرحمہ اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے باہمی روابط ،حضرت مجدّد علیہ الرحمہ کا تصور اجتہاد ،حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور سرمایہ

marfat.com

ملت کی نگہبانی، اشاعت مسلک اہلسنت اور حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے اولاد و احفاد پر ایک علمی و تحقیقی دستاویز ہیں مقالہ نگار معروف و متبحر اور فحول علماء و پروفیسر صاحبان، نامور قانون دان اور محققین عصر ہیں۔ سبھی نے اپنے اپنے عنوانات پر فاضلانہ کام کیا ہے اور تحقیق و علم کے لولوئے لالہ سے مقالوں کو زینت بخشی ہے۔ میں انکے فاضلانہ انداز کا کچھ خاکہ ضرور پیش کرتا مگر مخدوم صوفی صاحب نے روئیداد کے عنوان سے خلاصہ لکھ کر مجھے تکرار مزید کے پیش نظر روک دیا ہے۔ اور ''روئیداد'' درحقیقت اسکی اجمالی کیفیت کا بیان ہے اور صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد صاحب نے اپنے صدارتی خطبہ میں بھی ان عنوانات پر مختصر تبصرہ کرنے کے بعد حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی بطور بین الاقوامی شخصیت اور عرب و عجم کی انکی فکری و تحریکی اثرات کا مفصل اور مؤثر ذکر کیا ہے اور واضح کیا ہے کہ وہ ملت اسلامیہ کا عظیم اجتماعی سرمایہ ہیں اور عالم اسلام کے بہت بڑے محسن ہیں یہ مجموعہ علماء و عوام سبھی کیلئے یکساں طور مفید ہے اور عصر حاضر میں ایک متبرک قیمتی پیشکش ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کاوش کو سند قبول عطا فرمائے اور مسلمانوں کیلئے اسے سرمایہ ہدائت بنائے امین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین۔

فقیر اس کامیاب علمی و تحقیقی کاوش پر قبلہ صوفی صاحب کو ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے۔

marfat.com

نعت رسول مقبول ﷺ

از امام اہلسنت اعلیٰحضرت احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی ﷺ

اپنے مولا کو پیارا ہمارا نبی
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی ﷺ

بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہوا
نورِ دل کا جلوہ ہمارا نبی ﷺ

جس کو شایاں ہے عرشِ خدا پر جلوس
ہے سلطانِ والا ہمارا نبی ﷺ

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع لیکر وہ آیا ہمارا نبی ﷺ

جن کے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات
ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی ﷺ

marfat.com

عرش و کرسی کی تھیں آئینہ بندیاں
سوئے حق جب سدھارا ہمارا نبی ﷺ

خلق سے اولیاء ، اولیاء سے رسل
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی ﷺ

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی
اِن کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی ﷺ

قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی
چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی ﷺ

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی ﷺ

marfat.com

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی ﷺ

ملک کونین میں انبیاء تاجدار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی ﷺ

سارے اونچوں میں اونچا سمجھیے جسے
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی ﷺ

غمزدوں کو رضاؔ مژدہ دیجے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارا نبی ﷺ

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلامِ اقبال بحضور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

حاضر ہوا میں شیخ مجدد کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیرِ فلک مطلعِ انوار

اس خاک کے ذروں سے ہیں شرمندہ ستارے
اس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحبِ اسرار

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفسِ گرم سے ہے گرمیٔ احرار

وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان
اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

کی عرض یہ میں نے کہ عطا فقر ہو مجھ کو
آنکھیں مری بینا ہیں و لیکن نہیں بیدار

marfat.com

آئی یہ صدا کہ سلسلہ فقر ہوا بند
ہیں اہل نظر کشور پنجاب سے بیزار

عارف کا ٹھکانہ نہیں وہ خطہ کہ جس میں
پیدا کلہَ فقر سے ہو طرۂ دستار

باقی کُلہَ فقر سے تھا ولولہ حق
طُروں نے چڑھایا نشۂ خدمت سرکار

marfat.com

بحضور حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

کلیم عثمانی

تو چراغ راہ ایماں تھا رسالت کا نقیب
تیرے افکار تھے بیمار عقائد کے طبیب

تو نے تکبیر پڑھی ہند کے بت خانے میں
گل کھلائے تیرے انفاس نے ویرانے میں

سر جھکایا نہ کبھی تو نے جفا کے آگے
سر خرو ہو کے رہا اپنے خدا کے آگے

تیرا اندازِ سخن پھولوں کی خوشبو جیسا
تیرے مکتوب کا ہر حرف ہے جگنو جیسا

اپنے کردار سے یوں رنگ بکھیرا تو نے
کردیا گھور اندھیروں میں سویرا تو نے

نور عرفان سے منوّر تیرا سینا ایسے
صبح کے نور میں ہنستا ہو مدینہ جیسے

marfat.com

مصلحت کوش ہوا تو نہ صداقت میں کبھی
فرق آنے نہ دیا اپنی عزیمت میں کبھی

تیرا ایثار ہے شاہد کہ وفا کیش تھا تو
تھا شہِ وقت مگر صورتِ درویش تھا تو

marfat.com

آئینہ فاروق اعظم

(امام ربّانی مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ)

marfat.com

آئینہ فاروق اعظم (امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ)

از مولانا جاوید اقبال مظہری مجددی، بانی امام ربانی فاؤنڈیشن

امام العادلین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ حضور سرورِ دو جہاں ﷺ نے آپ کو اللہ سے مانگ کر لیا۔ آپ مرادِ مصطفیٰ ﷺ ہیں سرکار ابد قرار ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام سے دریافت فرمایا:

ذرا عمر (رضی اللہ عنہ) کے آسمانی فضائل تو بیان کرو کہ فرشتے انکو کیسا بزرگ جانتے ہیں

حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا کہ:

"اگر حضرت عمر کے آسمانی فضائل بیان کرنے میں اتنی عمر
صرف کروں جتنی عمر حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کی
ہدایت کے واسطے صرف کی یعنی ساڑھے نو سو سال جب بھی
حضرت عمر کے آسمانی فضائل بیان نہیں ہو سکتے"

سرکار ابد قرار ﷺ کا ارشاد ہے:

"حق عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے بولتا ہے"

چنانچہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ایک مرتبہ دریائے نیل اپنی پرانی عادت کے مطابق بہنے سے رک گیا جس طرح وہ زمانہ جاہلیت میں رک جاتا تھا اور ایک خوبصورت دوشیزہ آراستہ کر کے اس میں ڈال دی جاتی تھی اور کاہن کچھ پڑھتے

۱۔ حضرت علامہ بدر الدین سرہندی: حضرات القدس (حصہ اول)، مطبوعہ سیالکوٹ، ص ۶۰

marfat.com

تھے اس کے بعد وہ جاری ہو جاتا تھا۔ جب مصر کے گورنر نے اس کی اطلاع دی تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک پرچے پر یہ تحریر فرمایا:

''اے دریائے نیل اگر تو خود بخود بہتا تھا تو مت جاری ہو
اور اگر تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بہتا تھا تو عمر کہتا ہے جاری ہو جا''

آپ نے حکم دیا کہ اس رقعہ کو لے جائیں اور دریائے نیل میں ڈال دیں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اس رقعہ کے ڈالتے ہی دریائے نیل جاری ہو گیا۔ ۲

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی زندہ کرامت آج بھی دریائے نیل میں جلوہ گر ہے۔

سرکار دو عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

''گذشتہ اقوام میں کچھ بڑے سچے اور صاحب الہام ہوئے ہیں۔ اگر میری امت میں کسی کو الہام ہو سکتا ہے تو عمر کو ضرور ہوتا'' ۳ (تفصیلات تاریخ الخلفاء مصنفہ علامہ جلال الدین سیوطی میں ملاحظہ فرمائیں)۔

طریقہ طیبہ نقشبندیہ کے روشن آفتاب امام ربانی قیوم زمانی حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی (رضی اللہ عنہ) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد سے ہیں ان کی رگ رگ فاروقی خون سے منور ہے۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے حالات و افکار اور سیرت طیبہ کا مطالعہ کیا جائے تو انکی حیات طیبہ میں ان کے جد امجد حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

۲۔ علامہ جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفاء، مطبوعہ ۱۹۸۳ء، کراچی، ص ۱۲۹

۳۔ علامہ جلال الدین سیوطی تاریخ الخلفاء، مطبوعہ ۱۹۸۳ء، کراچی، ص ۱۲۰

marfat.com

کی حیات طیبہ کے فضائل و کمالات کا عکس اور نمونہ نظر آئے گا۔ چند حقائق ملاحظہ فرمائیں۔

☆ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایمان لائے تو حضرت جبریل امین حضور سید عالم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آج آسمان کے فرشتے عمر بن خطاب کے مسلمان ہونے پر خوش ہو رہے ہیں ؎

درحقیقت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی حقیقی ولادت باسعادت (ولادت معنوی) اسی وقت ہوئی تھی جب آپ حضور سرور دو جہاں ﷺ کے دامن رحمت سے وابستہ ہوئے۔

☆ اسی طرح جب حضرت مجدد الف ثانی اس دنیا میں جلوہ افروز ہوئے تو حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی خلیفہ شیخ عبدالعزیز نے آپ کی ولادت کے وقت سرہند شریف میں مشاہدہ کیا کہ ملائک کا ہجوم ہے جو خوشی اور انبساط کا اظہار کر رہے ہیں اور آپ کے فضائل بیان کر رہے ہیں ۵

سرکار دو عالم ﷺ نے دعا فرمائی:

"یا اللہ! اسلام کو عمر سے قوت بخش"

☆ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے دین اسلام کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے قوت عطا فرمائی آپ کے عہد خلافت میں دنیا کے بہترین ممالک مسلمانوں کے قبضہ میں آئے جہاں شریعت محمدی ﷺ کے قوانین کا مشرق و مغرب میں نفاذ ہو گیا اور ہر طرف دین اسلام کا بول بالا ہو گیا۔

۴۔ حضرات القدس بحوالہ جلد اول ابن ماجہ صفحہ ۵۹

۵۔ مولانا خواجہ احمد حسین خان، جواہر مجددیہ، مطبوعہ کراچی ۲۰۰۱ء ص ۳۰

marfat.com

☆ اسی طرح حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے ذریعے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے دین کو قوت عطا فرمائی آپ نے دو جابر بادشاہوں کے سامنے کلمہ حق بلند فرمایا آپ نے شہنشاہ اکبر کے نام نہاد دین الٰہی کی جگہ دین مصطفےٰ ﷺ کا چراغ روشن فرمایا اور توحید کے پرچم کی سربلندی کی خاطر گوالیار کے قلعہ میں قید ہو کر سنت یوسفی کی تکمیل فرمائی اور اپنے نورِ باطن سے طالبین کے قلوب کو عرش رحمان بنا دیا۔

جیسا کہ آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ (میری امت میں اگر کسی کو الہام ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ) کو ہوتا۔

☆ اسی طرح حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے فرزند دلبند امام ربانی مجدّد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے مکاتیب یعنی مکتوبات امام ربانی اور دیگر شہرہ آفاق تصانیف مثلاً رسالہ مبداء معاد اور رسالہ تہلیلیہ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ آپ کے تمام ارشادات علم اسرار سے تعلق رکھتے ہیں یعنی الہامی ہیں۔

جیسا کہ حضرت مجدّد الف ثانی نے فرمایا:

"یہ معارف جو تحریر میں آ گئے ہیں (اللہ پاک کی رحمت سے) امید ہے کہ سب الہامات رحمانی ہیں" ۶

جیسا کہ آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو الہام کی دولت سے سرفراز فرمایا تھا اور انہوں نے مدینہ منورہ سے کوسوں دور حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کو مشکلات میں دیکھ کر دستگیری فرمائی۔ اسی طرح ابن فاروق اعظم

۶۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد افتتاحیہ مصنفہ مطبوعہ کراچی ۲۰۰۵ء، ص ۲۱

marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی الہام کی دولت سے سرفراز فرمایا گیا۔ آپ کی نگاہوں سے حجابات کے پردے ہٹا دیے گئے۔ اس ضمن میں بہت سے واقعات پیش کئے جا سکتے ہیں۔ صرف ایک واقعہ پیش خدمت ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے چھوٹے بھائی شیخ محمد مسعود علیہ الرحمہ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ علیہ الرحمہ کے مقبول مرید اور صاحب کشف تھے۔ وہ معیشت اور تجارت کے لئے قندھار گئے ہوئے تھے اسی زمانے میں حضرت مجدد الف ثانی نے ایک خادم سے فرمایا۔ عجب معاملہ ہے میں نے چاہا کہ محمد مسعود کے احوال کی طرف توجہ کروں تو میں نے مکاشفے کی آنکھ سے بہت تلاش کیا۔ اسے میں نے روئے زمین پر کہیں نہ پایا پھر میں نے غور سے دیکھا تو اسکی قبر نظر آئی کہ وہ ابھی قریب ہی زمانے میں فوت ہوا ہے۔ یہ بات لوگوں نے سنی تو حیرت میں پڑ گئے۔ آپ کے فرمانے کے چند روز بعد اُن کے رفقاء نے آ کر انکی وفات کی خبر دی ۔ ے

☆ جس طرح حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سرکار دو عالم ﷺ کی مراد ہیں اسی طرح حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اپنے پیرو مرشد حضرت خواجہ محمد باقی باللہ علیہ الرحمہ کی مراد ہیں۔ چنانچہ جب حضرت خواجہ محمد باقی باللہ علیہ الرحمہ نے اپنے پیرو مرشد حضرت خواجہ امکنگی علیہ الرحمہ کے حکم پر سفر ہندوستان کے سلسلہ میں استخارہ کیا تو حضرت خواجہ محمد باقی باللہ علیہ الرحمہ نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک طوطا شاخ پر بیٹھا ہے حضرت نے اپنے دل میں نیت کی کہ اگر یہ طوطا شاخ سے اڑ کر ہمارے ہاتھ پر بیٹھ جائے تو

ے۔ حضرت علامہ محمد ہاشم کشمی علیہ الرحمہ، زبدۃ المقامات مطبوعہ سیالکوٹ ۱۴۰۷ھ، ص ۲۷۵

marfat.com

ہم کو اس سفر میں کشائش حاصل ہو گی۔ اس خیال کے گزرتے ہی طوطا اڑ کر ہمارے ہاتھ پر بیٹھ گیا اور آپ اپنا لعاب دہن اس کی چونچ میں ڈال رہے تھے اور وہ طوطا میرے منہ میں شکر ڈال رہا تھا صبح جب یہ واقعہ حضرت خواجہ امکنگی علیہ الرحمہ کو سنایا تو آپ نے فرمایا کہ طوطا ہندوستانی پرندہ ہے۔ ہندوستان میں تمہارے دامن سے ایک عزیز (وحید عصر) وجود میں آئیگا کہ ایک عالم اس سے منور ہو گا [۸]

اس مبارک خواب اور اسی کی تعبیر سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ کی مراد ہیں کیونکہ آپ نے نیت فرمائی تھی کہ وہ طوطا آپ کے ہاتھ پر بیٹھ جائے یعنی آپ کے دامن سے وابستہ ہو جائے۔ حضرت خواجہ کا نیت فرمانا ہی آپ کی مراد سے تعبیر کیا جائے گا۔

☆ سرکار ابد قرار ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی ممکن نہیں اگر ہوتا تو عمر (رضی اللہ عنہ) نبی ہوتا لیکن میں آخری نبی ہوں۔

☆ شہزادہ فاروق اعظم حضرت مجدّد الف ثانی کو پیغمبر اولوالعزم کی قائم مقامی کا اعزاز حاصل ہے۔ یعنی آپ قیوم زماں ہیں۔ جس طرح حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد سے چاروں سلاسل فیض پا رہے ہیں اسی طرح حضرت مجدّد الف ثانی چاروں سلاسل سے فیض یافتہ اور فیض رساں ہیں، حضرت فاروق اعظم کی اولاد امجاد سے حضرت بابا فرید الدین گنج شکر سے سلسلہ عالیہ چشتیہ، حضرت میاں میر" (لاہوری) سے سلسلہ عالیہ قادریہ اور حضرت مجدّد الف ثانی سے چاروں سلاسل کو فیض پہنچا اور پہنچ رہا ہے۔

۸۔ حضرت علامہ محمد ہاشم کشمی علیہ الرحمہ: زبدۃ المقامات مطبوعہ سیالکوٹ ۱۴۰۷ھ، ص ۲۰۶

marfat.com

☆ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو تریسٹھ سال کی عمر عطا فرمائی اور شہادت عظمٰی سے سرفراز فرمایا۔ شہزادۂ فاروق اعظم حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کو بھی تریسٹھ سال کی عمر عطا کی گئی۔ چنانچہ آپ نے بعض خاص احباب سے فرمایا کہ:

''ایسا معلوم ہوا ہے اور الہام کیا گیا ہے کہ میری قضائے مبرم تریسٹھ سال ہے'' ۹

آپ اس بات سے بہت خوش تھے کہ حضور انور ﷺ کی پیروی عمر کے معاملے میں بھی انشاء اللہ نصیب ہوگی۔ اور ایسا ہی ہوا آپ کا وصال شریف ۲۸ صفر المظفر ۱۰۳۴ھ تریسٹھ سال کی عمر میں ہوا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے وصال پر نہ صرف زمین و آسمان اور پہاڑوں نے بلکہ جنات نے بھی گریہ زاری کی ۱۰

اسی طرح حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے وصال پر آسمان کے تمام اطراف میں بہت سرخی پھیلی ہوئی تھی یعنی آسمان و زمین پر گریہ طاری تھا چنانچہ صاحب شرح الصدور فرماتے ہیں کہ:

''آسمان اور زمین مومن پر گریہ کرتے ہیں، اور اسی میں ہے کہ آسمان کا رونا یہ ہے کہ اس کے اطراف سرخ ہو جاتے ہیں۔

حضرت سفیان ثوری نے فرمایا ہے کہ ''آسمان کی جو سرخی ہے وہ آسمان میں آسمان کا

۹۔ حضرت علامہ محمد ہاشم کشمی علیہ الرحمہ: زبدۃ المقامات مطبوعہ سیالکوٹ ۱۴۰۷ھ، ص ۳۷۹

۱۰۔ علامہ جلال الدین سیوطی: تاریخ الخلفاء، مطبوعہ ۱۹۸۳ء کراچی، ص ۱۴۹

marfat.com

رونا ہے“ ۱۱

الغرض جس طرح حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ حضور انور ﷺ کی مراد اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے محبوب اور جانشین ہیں، اسی طرح حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ سرکار دو عالم ﷺ کی بشارت ہیں حضور انور ﷺ نے حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ کی تشریف آوری کی بشارت دی اور وصال سے پہلے آخرت کا اجازت نامہ عنایت فرمایا۔ حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے شارح اور آفتاب کی حیثیت سے قافلہ سالار سلسلہ نقشبندیہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے باطنی طور پر فیض یاب ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے سلسلہ نقشبندیہ کے اسرار و معارف بیان فرمائے۔ حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا ظاہری و باطنی فیض نہ صرف براہ راست جاری ہے بلکہ حضرت مجدّد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی وساطت سے اکناف و اطراف عالم میں جاری ہے کیونکہ حضرت مجدّد الف ثانی رضی اللہ عنہ کا سراپا مبارکہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سراپہ ناز کا نمونہ اور آئینہ ہے۔

۱۱۔ حضرت علامہ بدر الدین سرہندی: حضرات القدس (حصہ دوم) مطبوعہ ۱۴۰۳ھ سیالکوٹ، ص ۲۲۸۔۲۲۹

marfat.com

دو قومی نظریہ اور امام ربانی

مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

marfat.com

دوقومی نظریہ اور امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ

مفسر قرآن پروفیسر قاری مشتاق احمد

دوقومی نظریہ کی اساس قرآن حکیم ہے لفظ ''قوم'' کی جو بھی تشریح کی جائے امت مسلمہ اس لحاظ سے ایک جداگانہ قوم ہے مسلمانوں کی قومیت صرف اور صرف اسلام ہے یعنی مسلم قومیت کی بنیاد رنگ و نسل، زبان اور وطن نہیں بلکہ عقیدہ پر استوار ہے اور وہ عقیدہ دین اسلام ہے یہی وہ عقیدہ ہے یہی وہ دین ہے جو اللہ کے نزدیک دین ہے اور پسندیدہ ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

'' اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَاللّٰہِ الْاِسْلَام'' (پ۳ آل عمران آیت ۱۹)

بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے
اور اس کے سوا کوئی اور دین مقبول نہیں، مزید ارشاد ہے۔

''وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْناً فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ'' (پ۳ آل عمران آیت ۸۵)

''اور جو اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا وہ ہرگز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں سے ہے''

یہی وہ دین وعقیدہ ہے جسکی دعوت تمام انبیاء ورسل نے دی اور تمام پیغمبروں کا دین اسلام ہی تھا۔ جدّ الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں یہود و نصاریٰ اور مشرکین

marfat.com

نے کہا کہ وہ ہم میں سے تھے تو ان کے جواب میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"مَا كَانَ اِبْرَاهِيْمُ يَهُوْدِيًا وَّلَا نَصْرَانِيًا وَّلٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ" (پ۳ آل عمران آیت ٦٧)

ابراہیم علیہ السلام نہ یہودی تھے اور نہ ہی نصرانی تھے بلکہ وہ ہر باطل سے جدا مسلمان تھے اور مشرکوں سے نہ تھے۔

اسلام کے سوا سب دین یا دینی ٹائٹل محض مخترعات ہیں اور ان کا حق کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ یہود و نصاریٰ دونوں کہتے تھے

"وَقَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا"

(پ۱ البقرہ آیت ۱۳۵)

اور کتابی بولے یہودی ہو جاؤ یا نصرانی ہو جاؤ راہ پاؤ گے۔

یہ دعویٰ ہدایت کے نام پر ذات باری پر کوئی افتراء ہے۔ تو رد میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰى اِلَى الْاِسْلَامِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ"

(پ ۲۸ الصف آیت ٦٧)

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ اسے اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے اور ظالم لوگوں کو اللہ راہ نہیں دیتا۔

marfat.com

یہود و نصاریٰ پر واضح کیا گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے پوتے حضرت یعقوب علیہ السلام (جو بنی اسرائیل کے مورث اعلیٰ ہیں) تو یہ وصیت کی تھی۔

"وَوَصّٰى بِهَآ اِبۡرٰهٖمُ بَنِيۡهِ وَيَعۡقُوۡبُ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصۡطَفٰى لَـكُمُ الدِّيۡنَ فَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ" (پ ۱ البقرہ آیت ۱۳۲)

"اور اسی دین کی وصیت کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب علیہ السلام نے کہ اے میرے بیٹو! بے شک اللہ نے یہ دین تمہارے لیے چن لیا تو نہ مرنا مگر مسلمان"

اس تشخص کی خوب ترجمانی کی ہے فرماتے ہیں اس دین و عقیدہ کے ماننے والے مسلمان ہیں مومن ہیں اور نہ ماننے والے انکار کرنے والے کافر ہیں لہٰذا اسی بنیاد پر یہ دو الگ الگ قومیں ہیں، دو الگ الگ ملتیں اور دو جداگانہ گروہ یا جماعتیں ہیں مسلمانوں کی پہچان اور شناخت ان کا دین و عقیدہ ہے یعنی امت مسلمہ کی شناخت صرف اور صرف اسلام ہے اور وہ اپنے معتقدات، تہذیب و ثقافت اور اصول معاشرت میں مکمل طور پر جداگانہ ہے خواہ ان میں رنگ و نسل اور زبان و ثقافت کا فرق موجود ہو اور نہ ہی ان میں وطنیت کی کوئی قید ہے۔ دنیا کے تمام خطوں، علاقوں میں بسنے والے مسلمان بلحاظ دین و عقیدہ ایک علیٰحدہ قوم ہیں اور یہی ان کا جداگانہ تشخص ہے علامہ اقبال رحمتہ اللہ علیہ

اپنی ملت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی
انکی جمعیت کا ہے ملک ونسب پر انحصار

marfat.com

قوت مذہب سے ہے مستحکم جمعیت تیری

بازو ترا توحید کی قوت سے قوی ہے

اسلام ترا دیس ہے تو مصطفوی ہے

قرآن حکیم میں اس جداگانہ تشخص کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

"هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنكُمْ كَافِرٌ وَمِنكُم مُّؤْمِنٌ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ" ۔۔(پ ۲۸ التغابن آیت ۲)

"وہی اللہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تو تم میں کوئی کافر اور تم میں کوئی مسلمان اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے"

مطلب یہ ہے کہ خلقت و پیدائش کے لحاظ سے سب کا پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے اور بلحاظ اجابت دعوت اور عمل کوئی مسلمان ٹھہرا اور کوئی کافر لہٰذا دونوں گروہ دونوں قومیں ممتاز ہوگئیں ایک قوم مسلمان ہے جبکہ دوسری قوم کافر ہے جملہ مکلف مخلوق سے کہا گیا ہے۔

"لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ٥ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ٥ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ" (پ ۳ البقرہ آیت ۲۵۶، ۲۵۷)

marfat.com

"کچھ زبردستی نہیں دین میں بیشک جدا ہوگئی نیک راہ گمراہی سے تو شیطان کو نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے اس سے بڑی محکم گرہ تھامی جسے کبھی کھلنا نہیں اور اللہ سنتا جانتا ہے اللہ والی ہے مسلمانوں کا انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے اور کافروں کے حمائتی شیطان ہیں وہ انہیں نور سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں یہی لوگ دوزخی ہیں۔

شیطان کے ماننے والوں کو یعنی کافروں کو حزب الشیطٰن کہا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالٰی ہے

"اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ اِلَآ اَنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ"
(پ ۲۸ المجادلہ آیت ۱۹)

ان پر شیطان غالب آگیا تو انہیں اللہ کی یاد بھلا دی وہ شیطان کے گروہ ہیں آگاہ رہو بے شک شیطان ہی کا گروہ ہار میں ہے۔

اور مومنوں کو حزب اللہ کہا گیا ہے ارشاد باری تعالٰی ہے:

"لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ

marfat.com

قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ." پ۲۸ المجادلہ آیت ۲۲)

تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دنوں پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ اللہ کی جماعت ہے سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

ایک اور جگہ ایمان و کفر کے حوالے سے دونوں گروہوں کا ذکر اسی طرح کیا گیا ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ

marfat.com

الْبَرِیَّۃِ ۵ (پ ۳۰ البیّنہ آیت ۶۔۷)

بے شک جتنے کافر ہیں کتابی اور مشرک سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے وہ تمام مخلوق میں بدتر ہیں۔ بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں۔

جس طرح خیر و شر ایک دوسرے کی ضد ہیں اسی طرح مسلمان اور کافر ایک دوسرے کی ضد ہیں اور اجتماع ضدین محال ہے وطن یا رنگ یا نسل یا زبان کے حوالے سے ان کے جمع ہونے کا فلسفہ اصول دین کے منافی ہے قوم پرستوں کا یہ کہنا کہ قومیت وطن سے ہے تو یہ اسلام سے مکمل بے خبری ہے علامہ اقبال مرحوم نے اس کی ترجمانی کیا خوب کی ہے فرماتے ہیں۔

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے

جو پیرہن اس کا ہے وہ ملت کا کفن ہے

مسلمان جغرافیائی اور علاقائی حدود کا مقید نہیں ہے اسکی سوچ نسلی یا لسانی بنیاد پر نہیں بلکہ اسے یہ تعلیم دی گئی ہے کہ سارا جہان ہی مسلمانوں کا وطن ہے اور نظریہ توحید و رسالت اور اسلام کی تعلیمات نے ان کے اندر وحدت پیدا کر دی ہے۔ بقول اقبال رحمۃ اللہ علیہ

تمیز رنگ و بو بر ما حرام است   کہ ما پروردۂ یک نو بہاریم

دل بہ محبوب حجازی بستہ ایم   زیں جہت با یکدگر پیوستہ ایم

کفار کو مسلمانوں کا جداگانہ تشخص گوارہ نہیں اور ان کی تمام مساعی مسلمانوں کو ان کی اساس یعنی اسلام سے برگشتہ کرنا ہے جس کے لیے وہ سب ایک ملت ہیں یعنی اسلام دشمنی

marfat.com

میں ان کے سب دھڑے ایک اور باہم متحد ہیں ان کے دلوں میں مسلمانوں کے لیے شدید نفرت اور عداوت ہے اللہ نے مسلمانوں کو خبردار کیا ہے کہ

"عَضُّوا عَلَیْکُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَیْظِ" (پ۴ آل عمران آیت ۱۱۹)

وہ تم پر غیظ و غضب کے مارے انگلیوں کے پورے چباتے ہیں

"وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَکْبَرُ" (پ۴ آل عمران آیت ۱۱۸)

اور جو ان کے سینوں میں (بیر۔عداوت) چھپا ہوا ہے وہ کہیں بڑا ہے

مسلمان اور کافر میں دوستی و موالات نہیں ہو سکتی کفار مومنوں سے جب ہی راضی ہو سکتے ہیں

"حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ" (پ۱، البقرہ آیت ۱۲۰)

یہاں تک کہ وہ انکی ملت کی پیروی کریں

یعنی کافر بن جائیں اور کافرانہ امور کی طرف لوٹ جائیں اور یونہی مومن ان سے دوستی نہیں کر سکتے جیسا کہ ارشاد خلیل الرحمٰن قرآن ذیشان میں ہے۔

'اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْکُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کَفَرْنَا بِکُمْ وَبَدَاَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰی تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ" (پ۲۸ الممتحنہ آیت ۴)

marfat.com

''بے شک ہم بیزار ہیں تم سے اور ان سے جنہیں اللہ کے سوا پوجتے ہو ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں دشمنی اور عداوت ظاہر ہوگئی ہمیشہ کیلئے جب تک کہ تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ''

لہٰذا یہ دونوں قومیں ایک دوسرے کی ضد ہیں اور ان کے درمیان موالات ممکن ہی نہیں تو مسلمان ایک جداگانہ ملت ہیں ایک علیحدہ جماعت ہیں قرآن حکیم میں واضح حکم ہے اور بالتکرار فرمایا گیا ہے

''یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَ عَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ''

(پ ۲۸، الممتحنۃ آیت ۱)

اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ

یہ حکم ہی نہیں بہت بڑی تنبیہہ اور غیبی اطلاع ہے کہ کفار اللہ اور مومنوں کے دشمن ہیں تو دشمنوں کے ساتھ دوستی اور دوستانہ روابط کیونکر ہو سکتے ہیں اور دشمنوں کو دوست جاننا اور دوستی کی آڑ میں ان کے قریب ہونا خواہ کسی ہی اعتبار سے ہو دین داری اور ایمان کے مکمل منافی ہے بلکہ صریحاً ایمان سے انکار کا کھلا راستہ ہے اور شیطانی فریب ہے جس میں ایسا کرنے والے بری طرح بھٹک رہے ہیں۔

امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ایک عہد ساز شخصیت تھے ان کی رگوں میں فاروقی غیرت دوراں تھی جو ''اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ'' (پ ۲۶، الفتح آیت ۲۹) کی تفسیر تھے آپ ایک عظیم صوفی ہر چہار سلاسل کے فیض یافتہ اور ان کی برکات کے امین ونقیب تھے ایک متبحر عالم دین اور اسرار شریعت کے راز داں تھے وہ نہ صرف علمی و دینی و روحانی عبقری شخصیت کے حامل تھے بلکہ نباض وقت تھے، بے خوف راہ نما اور عظیم مجاہد تھے جو رخصتوں سے پاک اور

marfat.com

عزیمت سے معمور تھے برصغیر پاک و ہند میں اکبری دور میں جس بے دینی الحاد و زندقہ کا طوفان برپا ہوا انہوں نے اس کا بروقت نوٹس لیا اور ملت اسلامیہ کے خلاف جو منصوبہ بندی کی گئی تھی اس کا ہر محاذ پر مقابلہ کیا اور ملت کی پاسبانی کا اہم فریضہ ادا کیا'' اقبال نے اسی حوالے سے کہا ہے:

؎ وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہباں

اللہ نے کیا جسے بروقت خبردار

دو قومی نظریہ کے حوالے سے انہوں نے ''ملت ما جداگانہ است'' کہہ کر برصغیر میں شجر اسلام کی نہ صرف حفاظت کی بلکہ یہ آپ ہی کا فیضان ہے جو قیام پاکستان کی شکل میں منصۂ شہود پر آیا دو قومی نظریہ کے حوالے سے جو کچھ میں نے ذکر کیا اس کی تفصیل آپ کے مکتوبات میں کئی جگہ مذکور ہے لیکن یہاں صرف ایک مکتوب کا ذکر کرتا ہوں جو اس سارے مضمون کو محیط ہے اور جسے آپ نے سیادت اور بزرگی کی پناہ شیخ فرید رحمۃ اللہ علیہ کی طرف صادر فرمایا رقمطراز ہیں:

''حضور ﷺ کی متابعت، احکام اسلامیہ کی بجا آوری اور رسوم کفر کے دور کرنے میں ہے کیونکہ اسلام اور کفر ایک دوسرے کی ضد ہیں ایک کا ثابت کرنا دوسرے کے اٹھانے کا موجب ہے ان دو ضدوں کا جمع ہونا محال ہے ایک کو عزت دینا دوسرے کو ذلیل و خوار کرنے کا باعث ہے حق سبحانہ و تعالیٰ اپنے حبیب پاک ﷺ کو فرماتا ہے: ''یَـا اَیُّهَـا الـنَّـبِـیُّ جَـاهِـدِ

marfat.com

الْكُفَّارَ وَ الْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ" (پ ۲۸، التحریم آیت ۹)

اے نبی کفار اور منافقین سے جہاد کرو اور ان پر سختی کریں۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو جو خلق عظیم سے موصوف ہیں کفار سے جہاد اور ان پر سختی کرنے کا حکم دیا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ کفار سے سخت رویہ اختیار کرنا بھی خلق عظیم میں داخل ہے۔

ثابت ہوا کہ اسلام کی عزت کفر اور اہل کفر کی خواری اور ذلت میں ہے جس نے کفار کو عزت دی اس نے اسلام کو ذلیل کیا عزت دینے سے یہ مراد نہیں کہ ان کی خواہ مخواہ تعظیم ہی کی جائے اور انہیں اونچی جگہ بٹھایا جائے بلکہ انہیں اپنی مجالس میں جگہ دینا ان کے ساتھ بیٹھنا اٹھنا ان سے گفتگو کرنا بھی ان کے اعزاز میں شامل ہے انہیں کتوں کی طرح دور رکھنا چاہیے اگر کوئی دنیوی غرض اور کام انسے متعلق ہو اور ان کے سوا کسی سے حاصل نہ ہو سکے تو انہیں بے قدر جانتے ہوئے بقدر ضرورت ان سے معاملہ کرنا چاہیے اور کمال اسلام تو یہ ہے کہ دنیوی غرض کے لیے بھی ان سے رابطہ قائم نہ کیا جائے اور ان سے میل جول نہ رکھا جائے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں کفار کو اپنا اور اپنے رسول علیہ السلام کا دشمن قرار دیا ہے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ان دشمنوں سے میل جول اور انس و محبت بڑی تقصیروں میں شامل ہے ان دشمنوں کے ساتھ دوستی کا کم از کم

marfat.com

ضرر و نقصان یہ ہے کہ احکام شرعی کے اجراء کی قدرت اور کفر کے نشانات اٹھانے کی قوت مغلوب اور کمزور ہو جاتی ہے اور ان سے تعلق دوستی کا حیا اس میں مانع ہو جاتا ہے اور یہ بہت بڑا ضرر و نقصان ہے دشمنان خدائے عزّ وجلّ سے دوستی والفت اللہ کے ساتھ دشمنی کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ دشمنی پیدا ہونے کا سبب بن جاتی ہے انسان گمان کرتا ہے کہ وہ اہل اسلام سے ہے اور اللہ ورسول کی تصدیق اور ان پر ایمان رکھتا ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ اس طرح کے برے اعمال اس کی دولت اسلام کو بالکل مٹا کر رکھ دیتے ہیں لیکن ہم اپنے نفس کی شرارتوں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ کے پاس پناہ لیتے ہیں۔

؎ خواجہ نیدارد کہ مرد اصل است
حاصل خواجہ بجز پندار نیست

خواجہ صاحب کا گمان ہے کہ وہ مرد واصل ہے لیکن خواجہ صاحب کو صرف یہی گمان ہی حاصل ہے ان نالائقوں کا کام ہی یہ ہے کہ اسلام اور اہل اسلام کا تمسخر اڑاتے ہیں اور اس بات کے منتظر رہتے ہیں کہ اگر قابو پائیں تو مسلمانوں کو ہلاک کر دیں یا سب کو قتل کر دیں یا کفر کی طرف پھیر کر لے جائیں تو اہل اسلام کو بھی شرم کرنا چاہیے کیونکہ ایمان باحیا بننے

marfat.com

کا تقاضا کرتا ہے مسلمانی کے ننگ وشرم کی پاسداری لازمی ہے ہمیشہ ان کی ذلت وخواری کے در پے رہنا چاہیے ہندوستان میں سے اہل کفر سے جزیہ کا موقوف ہونا ان علاقوں کے سلطانوں اور حکمرانوں کی دوستی کی نحوست کے باعث ہے ان سے جزیہ لینے کا اصل مقصد ان کی ذلت وخواری ہے اور یہ ذلت وخواری اس حد تک ہے کہ جزیہ کے خوف سے اچھے کپڑے نہیں پہن سکتے اور اپنا بناؤ سنگھار نہیں کر سکتے اور ان کے اموال کے خوف سے ہمیشہ ڈرتے اور لرزتے رہتے ہیں بادشاہوں کو یہ کیا حق حاصل ہے کہ وہ جزیہ لینے سے روکیں اللہ تعالیٰ نے جزیہ وضع ہی انکی ذلت وخواری کیلئے کیا ہے مقصود ان کی رسوائی اور اہل اسلام کی عزت اور غلبہ جو غیر مسلم بھی قتل ہو اس میں اسلام کا نفع ہے دولت اسلام کے حصول کی علامت اہل کفر کے ساتھ بغض وعناد رکھنا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ان کو نجس و ناپاک کہا ہے پس اہل اسلام کی نظر میں اہل کفر نجس و پلید ہی ہونے چاہئیں اور جب انکو اس طرح ذلیل وخوار دیکھیں گے اور جانیں گے تو ضرور ان کی محبت سے پرہیز اور انکی ہم نشینی کو برا تصور کریں گے ان سے باتیں پوچھنا اور پھر ان کے مطابق عمل کرنا ان دشمنوں کا کمال اعزاز ہے جو سراسر منع ہے جو شخص ان کی توجہ کا طالب اور ان کے توسط سے

marfat.com

مانگے اس کو کیا حاصل ہوگا ظاہر ہے کچھ بھی نہیں۔ (مکتوب نمبر 163 حصہ سوئم دفتر اول۔مکتوبات امام ربانی)"

اس دوقومی نظریہ کا احیاء مجدد ربانی کی عظیم خدمت ہے اور اسی وجہ سے انہیں دوقومی نظریہ کا بانی کہا جاتا ہے۔عصر حاضر میں پیغام مجدد کی ضرورت ہزار چند بڑھ گئی ہے اور کشتئ اسلام طوفانوں میں گھِر گئی ہے اور پتوار منافقوں اور کفار کے ریزہ خواروں کے ہاتھ میں ہیں پھر اسی ولولہ تازہ کی ضرورت ہے پھر کوئی غلام مجدد اس ڈانواں ڈول کشتی کا ناخدا ہو اور ظلمتوں کی یہ رات چھٹ جائے اور گل رنگ سویرا ہو بقول اقبال۔

قافلہ حجاز میں ایک حسینؓ ہی نہیں
گرچہ ہے تابدار بھی گیسوئے دجلہ و فرات
کیا نہیں اور غزنوی کارگہِ حیات میں
بیٹھے ہیں کب سے منتظر اہل حرم کے سومنات

marfat.com

حضرت مجددّ الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

کا نظامِ تبلیغ

marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا نظام تبلیغ

علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی الازہری

تبلیغ کا معنی کسی چیز کو دوسرے شخص یا جماعت تک پہنچانا ہے۔ چاہے وہ مادی چیز ہو یا علم، خبر ہو یا پیغام۔ لیکن اصطلاحاً اس کا معنی اللہ تعالیٰ کا دین اور اس کا پیغام پہنچانا ہے۔ چنانچہ انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے:

الذین یبلغون رسالات اللہ یخشونہ (سورۃ احزاب۔ آیت ۳۹)

اور وہ اللہ کے پیغامات پہنچاتے ہیں اور اسی سے ڈرتے ہیں۔

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے

فان تولیتم فاعلموا انما علی رسولنا البلاغ المبین۔ (سورہ مائدہ۔ آیت ۹۲)

اور اگر تم پھر جاؤ تو جان لو بے شک ہمارے رسول ﷺ پر واضح پہنچانا ہے۔

اس لئے تمام انبیاء کرام اور مرسلین عظام دین اسلام کے مبلّغ ہیں اور جب بعثت انبیاء کا سلسلہ ختم ہو گیا اور نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو ختم نبوت کے تاج سے سرفراز کیا گیا تو علماء و مشائخ کو تبلیغ دین کی ذمہ داری سونپ دی گئی۔

جب یہ بات واضح ہے کہ تبلیغ کا فریضہ بنیادی طور پر انبیاء کرام و رسل عظام کو سونپا گیا تو یقیناً انہوں نے اسی بات کی تبلیغ فرمائی جو ان کے رب نے ان کو ہدایت انسانی کے لئے عطا فرمائی اور جب علماء کرام اور مشائخ عظام نیابت رسالت میں یہ فریضہ انجام دیتے ہیں تو وہ

marfat.com

رسالات خداوندی کی تبلیغ کے پابند ہیں۔

بنابریں مبلّغ دین کی ذمہ داری نہایت اہم اور اس کا مقام ومرتبہ بہت ارفع واعلیٰ ہے کیونکہ وہ وراثت انبیاء کرام کا امین ہے اور جب اس وراثت کے بیان میں علم کا تذکرہ کیا گیا اور فرمایا '' العلماء ورثة الانبياء '' تو اس میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا کہ تبلیغ دین کے لئے حصول علم نہایت ضروری ہے کیونکہ انبیاء کرام کی وراثت جو مبلّغ اسلام قوم کو منتقل کرتا ہے وہ مالی وراثت نہیں بلکہ علم کی میراث ہے ۔تبلیغ کے سلسلے میں تین باتوں کا جاننا ضروری ہے۔

(۱) نصاب تبلیغ (۲) انداز تبلیغ (۳) طریقہ تبلیغ جسے نظام تبلیغ یا اسلوب تبلیغ بھی کہا جاسکتا ہے۔

نصاب تبلیغ خود خالق کائنات نے متعین فرمادیا ارشاد فرمایا۔

يبلّغون رسالات الله

وہ اللہ تعالیٰ کے پیغامات کی تبلیغ فرماتے ہیں۔

اور ارشاد خداوندی ہے۔

يا ايها الرسول بلّغ ما انزل اليک من ربک (سورہَ مائدہ آیت ۶۷)

اے رسول ﷺ وہ چیز پہنچائے جو آپ پر نازل کی گئی

یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام اور اس کا دین کائنات انسانیت تک پہنچانے کا نام تبلیغ ہے ۔وہ پیغام ربانی چاہے قرآن کی صورت میں ہو یا حدیث کی شکل میں یا غیر منصوص مسائل کو قرآن وسنت کی روشنی میں اجتہاد کی صورت میں پیش کیا جائے۔

marfat.com

انداز تبلیغ کے سلسلے میں ارشاد فرمایا۔

ادع الی ربک بالحکمۃ و الموعظۃ الحسنۃ و جاد لھم بالتی ھی احسن (سورۂ نحل۔آیت ۱۲۵)

آپ اپنے رب کے راستے کی طرف دانائی اور اچھے وعظ کے ساتھ دعوت دین اور ان کے ساتھ بحث و تمحیص نہایت اچھے طریقے سے کریں۔

نظام تبلیغ یا اسلوب تبلیغ، انداز تبلیغ کی طرح نہایت اہم ہے اس کا تعین جزئیات کی صورت میں ممکن نہیں بلکہ وقت کے تقاضوں کو پیش نظر رکھنا بنیادی اور ضروری امر ہے۔ اس میں بنیادی بات مقتضائے حال کے مطابق گفتگو کرنا اور تبلیغ کو مؤثر بنانے کے لئے جن طریقوں کو اختیار کرنا ضروری ہے ان سے بے اعتنائی نہ برتنا بلکہ ان کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ کچھ مبلّغین اسلام وہ ہوتے ہیں جن کو نہایت پیچیدہ اور کٹھن راستوں سے گزرنا پڑتا ہے اس لئے ان کا نظام تبلیغ دوسروں سے مختلف ہوتا ہے۔ ماضی قریب میں اس کی مثال امام ربانی حضرت مجدّد الف ثانی، مجاہد تحریک آزادی حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی فاتح قادیانیت حضرت خواجہ پیر مہر علی شاہ اور قاطع نجدیت اعلیٰ حضرت عظیم البرکت حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمھم اللہ ایسی اہم شخصیات ہیں۔

حضرت مجدّد الف ثانی" کے سامنے اکبر کے خود ساختہ دین الٰہی کا فتنہ تھا۔ حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی" کو برصغیر پر غیر ملکی لٹیروں کے غاصبانہ قبضے کا سامنا تھا، حضرت خواجہ پیر مہر علی شاہ" کا مقابلہ انگریز کے پروردہ فتنہ قادیانیت سے تھا اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی" کا ٹکراؤ ناموس رسالت کے منکرین سے تھا۔ اس لئے ان حضرات کی تبلیغ

marfat.com

اور عام مبلّغین وصوفیائے عظام ہوں یا علماء کرام، کی تبلیغ میں زمین وآسمان کا فرق تھا۔

عام مبلّغ ظاہری اور باطنی اخلاق کی اصلاح کرتا ہے اور شاہراہ اسلام سے بھٹکی ہوئی انسانیت کو پھر سے اسی شاہراہ پر گامزن کرنا چاہتا ہے طریقت وشریعت کے خودساختہ امتیاز کا قلع قمع کرتا ہے قرآن وسنت پر مبنی دستور حیات کا احیاء کرتا ہے اور اخوت اسلامی کے رنگ میں رنگا ہوا معاشرہ قائم کرنے کی سعی بلیغ کرتا ہے۔ لیکن مذکورہ شخصیات اور اس طرح کے دیگر اکابر کو چومکھی لڑائی لڑنا پڑتی ہے چنانچہ جہاں وہ اپنے معتقدین ومتوسلین اور عامۃ المسلمین کی اصلاح کا فریضہ انجام دیتے ہیں وہاں وہ اپنے دور میں پیدا ہونے والے فتنوں کا قلع قمع بھی کرتے ہیں جس کیلئے نہایت زیرکی اور دانائی سے کام لینا پڑتا ہے۔

حضرت مجدّد الف ثانی رحمہ اللہ کا میدان تبلیغ کانٹوں سے بھرپور تھا۔ اسی لئے فریضہ تبلیغ سے عہدہ برآ ہونے کیلئے آپ پر لازم تھا کہ آپ اپنے نظام تبلیغ کو مضبوط اور حکمت کی بنیادوں پر استوار کریں۔ کیونکہ پر خار وادی کا راہی اپنے دامن کو کانٹوں سے بچاتے ہوئے جانب منزل رواں دواں ہوتا ہے۔ حضرت مجدّد الف ثانی رحمہ اللہ کی تبلیغی مساعی کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا نظام تبلیغ عمومیت، اثر آفرینی اور مقتضائے حال کی مطابقت ایسے جواہر سے مزیّن ومتجلّی تھا۔

یہ بات واضح ہے کہ ہمارے اسلاف بشمول حضرت مجدّد الف ثانی رحمہ اللہ محافل ذکر کو محض ذکر تک محدود نہیں رکھتے تھے بلکہ عامۃ المسلمین کی اصلاح کیلئے ایسی محافل ذکر ووعظ کا اہتمام ہوتا تھا جن میں قرآن وسنت کی تبلیغ کو لازم سمجھتے تھے۔ علاوہ ازیں اسلاف کے ہاں یہ طریقہ بھی رائج تھا کہ وہ اپنے حلقہ ارادت میں شامل لوگوں کے پاس خود تشریف لے جاتے اور مختلف علاقوں میں قریب قریب کے لوگ چاہے وہ اس بزرگ کے مریدین کی

marfat.com

صف میں شامل نہ بھی ہوں، کو جمع کر کے وعظ و نصیحت کی جاتی اس طرح دین کا پیغام ان کے گھر تک پہنچ جاتا تھا۔ یقیناً حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کے ہاں بھی یہ دونوں صورتیں موجود تھیں۔ علاوہ ازیں آپ نے اپنے نظام تبلیغ میں تیسرا طریقہ یہ اپنایا کہ اپنے خطوط کے ذریعے دور دراز کے لوگوں کو دین حق کی تبلیغ فرمائی چنانچہ آپ کے مکتوبات شریفہ کی ایک ایک سطر اس بات پر شاہد عدل ہے۔ اس سلسلے میں اہم بات یہ ہے کہ یہ خطوط نامور شخصیات کے نام لکھے جاتے تھے جن کے ذریعے حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کا یہ دینی پیغام ان حضرات کے حلقہ اثر تک پہنچنے کی وجہ سے تبلیغ عام ہو جاتی تھی۔

آپ کے مکتوبات شریفہ میں امور دینیہ کی تبلیغ نمایاں ہے ایک ایسا مکتوب اس وقت ہدیہ قارئین ہے۔ جس میں آپ نے رسول اکرم ﷺ اور دین کی جامعیت کو اجاگر فرمایا آپ فرماتے ہیں:

> ''اس بیان میں کہ یہ روشن شریعت تمام سابقہ شریعتوں کی جامع ہے اور اس شریعت کے تقاضوں کو پورا کرنا تمام شریعتوں کے تقاضوں کو بجالانا ہے''

پھر فرماتے ہیں:

> ''چونکہ یہ بات ثابت ہے کہ حضرت محمد ﷺ تمام اسمائی اور صفاتی کمالات کے جامع ہیں اور اعتدال کے طریقے پر (اللہ تعالیٰ کے) ان کمالات کے مظہر ہیں اس لئے جو کتاب آپ پر نازل ہوئی وہ ان تمام آسمانی کتب کا خلاصہ ہے جو تمام انبیاء کرام پر نازل ہوئیں

marfat.com

علی نبیّنا و علیھم الصلوٰت و التسلیم۔ نیز جو شریعت آپ کو عطا ہوئی وہ گذشتہ تمام شریعتوں کا خلاصہ ہے اور جو اعمال اس شریعت کے تقاضوں کے مطابق کیے جائیں وہ پہلی شریعتوں کے اعمال کا انتخاب ہیں بلکہ ملائکہ صلوات اللہ و سلامہ علی نبیّنا و علیھم کے اعمال سے بھی اعلیٰ ہیں کیونکہ بعض فرشتوں کو صرف رکوع کا، بعض کو صرف سجدے کا اور بعض کو صرف قیام کا حکم ہے اسی طرح پہلی امتوں میں سے بعض کو صرف صبح کی نماز کا اور بعض کو دوسری نمازوں کا حکم تھا۔ لیکن اس شریعت میں پہلی امتوں اور مقربین فرشتوں کے اعمال کا خلاصہ کا انتخاب کیا ۔ لہٰذا اس شریعت کی اتباع اور اس کے مطابق اعمال کی بجا آوری درحقیقت تمام شریعتوں کی تصدیق اور ان شریعتوں کے مطابق اعمال کو بجالانا ہے بنا بریں اس شریعت کی تصدیق کرنے والے یقیناً تمام امتوں سے بہتر ہوئے اسی طرح اس شریعت کو جھٹلانا اور اس کے مطابق عمل نہ کرنا گذشتہ شریعتوں کو جھٹلانا اور ان کے مطابق عمل نہ کرنا ہے اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار تمام اسمائی اور صفاتی کمالات کا انکار کرنا ہے اور آپ کی تصدیق ان سب کی تصدیق ہے لہٰذا سرور دو جہاں ﷺ کا منکر اور آپ کی شریعت کو جھٹلانے والا تمام امتوں کا بدترین انسان ہے اسی لئے

marfat.com

ارشادِ خداوندی ہے۔''

الاعراب اشد کفرا و نفاقا (سورۂ توبہ، آیت ۹۷)

گنوار (جنگل میں رہنے والے) کفر ونفاق میں سب سے زیادہ سخت ہیں

محمد عربی کا بروئے ہر دوسراست
کسی خاک درش نیست خاک بر سراو

(مکتوب نمبر ۹۷ ص ۱۷۴۔۱۷۵)

اس مکتوب گرامی میں حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ نے جس منطقی انداز میں رسالت محمد یہ قرآن مجید اور شریعت محمد یہ کی عظمت کو اجاگر کیا ہے اس سے اس فکر کا رد بلیغ ہوتا ہے جس کے مطابق اسلامی نظام میں کسی دوسرے مذہب کی پیوند کاری کو ضروری خیال کیا گیا اور یوں غیر شعوری طور پر اسلام کی جامعیت کا انکار کیا۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کے نظام تبلیغ میں ایک اور بات بھی شامل تھی کہ آپ اپنے اہل علم خلفاء و مریدین کو مختلف علاقوں میں تبلیغ کیلئے بھیجتے تھے۔ ۱۰۱۵ھ میں جب دور دراز ممالک کے متعدد علماء و مشائخ آپ کے حلقۂ ارادت میں شامل ہوئے تو آپ نے شیخ احمد برکی ؒ کو خلافت سے سرفراز کر کے تبلیغ دین متین کی خاطر ان کے وطن بھیج دیا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں خراسان، بدخشان اور توران کے ہزاروں افراد آپ کے حلقۂ ارادت میں شامل ہو گئے۔ آپؒ نے حضرت مولانا صالح کولابی رحمہ اللہ کو خلافت دے کر طالقان میں تبلیغ کیلئے روانہ فرمایا اور مولانا قاسم علی رحمہ اللہ خلافت سے نواز کر ماوراالنہر بھیجا۔

۱۰۱۷ھ میں آپ نے حضرت خواجہ پیر محمد نعمان ؒ کو خلافت سے نواز کر علاقہ دکن کی تبلیغ پر مامور فرمایا۔ ۱۰۲۲ھ میں سرتاج العلماء اور صاحب تصانیف کثیرہ علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی

marfat.com

رحمہ اللہ آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہوئے یقیناً ان کا آپ کے حلقہ ارادت میں شامل ہونا آپ کے نظام تبلیغ میں مزید وسعت کا باعث بنا۔اسی سال اکبر کے ایک بزرگ شیخ حمید رحمہ اللہ کو اجازت وخلافت سے نواز کر بنگال میں تبلیغ دین پر مامور فرمایا۔

۱۰۲۶ھ میں حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے غیر ممالک میں مختلف تبلیغی وفود بھیجے چنانچہ آپ نے مولانا محمد قاسم رحمہ اللہ کی سرکردگی میں ستر آدمی ترکستان بھیجے مولانا فرخ حسین رحمہ اللہ کی ماتحتی میں چالیس حضرات کو عرب ، یمن ،شام اور روم بھیجا گیا مولانا محمد صادق کابلی رحمہ اللہ کی نگرانی میں دس آدمی کاشغر بھیجے اور شیخ احمد برکی رحمہ اللہ کے ساتھ اپنے تیس خلفاء کو توران ، بدخشان اور خراسان میں تبلیغ کی غرض سے بھیجا آپ نے صرف عوام الناس کو تبلیغ کرنے پر ہی اکتفاء نہ کیا بلکہ شاہی لشکر کی ذہن سازی اور اصلاح کی طرف بھی توجہ فرمائی چنانچہ آپ نے ۱۰۲۷ھ میں اپنے خلیفہ شیخ بدیع الدین ؒ کو شاہی لشکر میں تبلیغ کے لئے روانہ کیا اور اس کا خاطر خواہ نتیجہ نکلا۔(تجلیات امام ربانی ص ۹۸ تا ۱۰۰)

جب جمادی الاخریٰ ۱۰۲۸ھ / مئی ۱۶۱۹ء میں آپ کو گوالیار کے قلعہ میں قید کیا گیا تو آپ نے وہاں بھی اپنا سلسلہ تبلیغ جاری رکھا اور قلعہ میں بند سینکڑوں ہندو آپ کی تبلیغ سے متاثر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ایک ذہین اور فکر رسا کا مالک مبلّغ اس بات کو کبھی نظر انداز نہیں کرتا کہ تبلیغ دین کو موئثر بنانے کیلئے دلوں کی زمین کو ہموار کر کے اس میں تبلیغ کا بیج بونا ضروری ہے۔اس لئے آپ نے حکمت عملی پر عمل کرتے ہوئے ایک ایسا نظام تبلیغ اپنایا جس کے نتیجے میں بپا ہونے والے انقلاب نے ترویج دین کا کام آسان کر دیا۔جب آپ گوالیار کے قلعہ میں قید تھے تو اس دوران مہابت خان نے جہانگیر کو گرفتار کیا آپ ؒ نے مہابت خان کو سختی سے

marfat.com

ہدایت کی کہ فتنہ وفساد ختم کر کے بادشاہ کی اطاعت کرو۔ چنانچہ مہابت خان نے بادشاہ کو رہا کر دیا اور گستاخی کی معافی بھی مانگ لی۔ (شیخ سرہند ص ۳۵)

یہ آپ کا پُرحکمت نظام تبلیغ تھا جس نے جہانگیر کے لوہے کی طرح سخت دل کو موم کی طرح نرم کر دیا اور جب اس نے آپ کو اپنے ہاں دعوت دی تو آپ نے ترویج دین کے سلسلے میں اپنے وہ مطالبات جن کا شعائر اسلام سے تعلق تھا تمام مطالبات منوائے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ نے صرف اس پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ جس قدر ممکن ہوا بادشاہ کو بالواسطہ اس کار خیر کی طرف متوجہ کرتے رہے چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شیخ فرید سے فرمایا:

> ''جناب کی بزرگ ذات سے توقع کی جاتی ہے کہ آپ کو کلمہ حق کہنے کی استطاعت ہے اور آپ کو بادشاہ کا قرب بھی حاصل ہے لہٰذا خلوت وجلوت میں شریعت محمدیہ کی ترویج کیلئے سعی فرمائیں'' (تجلیات امام ربانی ص ۳۶۹)

مزید فرمایا:

> ''مسلمانوں پر لازم ہے کہ بادشاہ کو کفر کی برائی سے آگاہ کریں شاید بادشاہ کو برائی کا علم نہ ہو اس سلسلے میں کسی کو تکلیف پہنچے تو کتنی بڑی سعادت ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا'' وما اوذی نبی مثل ما اوذیت '' کسی نبی کو اذیت نہیں دی گئی جیسی اذیت مجھے دی گئی'' (ایضا ص ۳۷۶)

جب حکمران کا عقیدہ درست ہو تو ملت اسلامیہ کے لئے موقع غنیمت ہوتا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ نے اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔

marfat.com

حضرت مولانا محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا۔

''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ سلطان وقت اپنے آپ کو حنفی المذہب قرار دیتا اور اہل سنت و جماعت میں گردانتا ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو مسلمانوں کیلئے بڑی دشواری ہوتی اس نعمت عظمیٰ پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے'' (ایضاً ص ۶۷۷)

آپ نے حضرت شیخ فرید بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوب گرامی میں یہ بھی لکھا۔

''یہ بات سننے میں آئی ہے کہ سلطان اسلام اپنی دینی فطرت کے حسن و خوبی کے باعث جو ان کے اندر موجود ہے آپ کو حکم دیا ہے کہ چار دیندار علماء مہیا کریں جو ہر وقت شاہی دربار میں حاضر رہیں کہ شرعی احکام بتاتے رہیں تاکہ کوئی خلاف شرع امر واقع نہ ہو جائے۔ الحمد اللہ سبحانہ علیٰ ذٰلک۔ مسلمانوں کے لئے اس سے عمدہ بشارت کیا ہو سکتی ہے'' (ایضاً ص ۳۷۸)

کہاں وہ وقت کہ حکمرانوں کے ہاتھوں شعائر اسلام کو مٹایا جا رہا تھا اور کہاں یہ صورت حال کہ بادشاہ کے خیالات یکسر بدل گئے یقیناً یہ حضرت مجددؒ الف ثانی رحمہ اللہ کے نظام تبلیغ کے حسن کا کرشمہ تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت مجددؒ الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمہ اللہ کا نہایت پُر حکمت اور دانائی پر مبنی نظام تبلیغ تھا جس کی بدولت اکبر کے دین الٰہی کا خاتمہ ہوا اور دو قومی نظریہ کیخلاف سازش اپنی موت آپ مر گئی۔ آج جب کہ اسلامی تشخص کو ختم کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ حضرت مجددؒ الف ثانی رحمہ اللہ کے نظام تبلیغ کو اپنانے کی ضرورت ہے۔

marfat.com

حضرت امام ربّانی رحمتہ اللہ علیہ
کے تجدیدی کارنامے اور عصر حاضر

marfat.com

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے تجدیدی کارنامے اور عصر حاضر

پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی

وائس چانسلر انڈیپنڈنٹ یونیورسٹی (فیصل آباد)

اسلام دین کامل ہے کہ انسانی زندگی کے لامحدود تنوعات کے باوجود اسلامی تعلیمات کسی مرحلہ اور کسی لحہ میں بھی اس کو بے توفیق نہیں چھوڑتیں۔ مہد سے لحد تک سفر حیات ہو یا فرد و معاشرہ تک انسانی رویّوں کی بوقلمونی اسلام کا پیغام رحمت ہر حالت میں راہنمائی مہیا کرتا ہے۔ قرآنی تعلیمات کی ہمہ گیری اور صاحب قرآن ﷺ کے اسوہ حسنہ کی ہمہ جہتی ہر قدم انسان کی مونس و معاون ہے۔ انسان جب اس پناہِ عافیت کی برکات شمار کرنے لگتا ہے تو اس کا ایقان پکار اٹھتا ہے کہ وہ کسی صورت بے سہارا اور کسی حالت محروم نہیں اگر کتاب الٰہی کا اجمال زندگی کی ساری تفصیل کو حصارِ وحی میں لئے ہوئے ہے تو رحمت عالمین ﷺ کی بظاہر تریسٹھ سالہ حیات ظاہر اعمال کے بے شمار تنوع کو اسوۂ رحمت سے سرفراز کئے ہوئے ہے، یہ خالق کائنات کا کرم ہے کہ اسلام کو اپنے مراحل حیات کا راہنما بنانے والا نہ کبھی نظریاتی خلفشار کا شکار ہوتا ہے اور نہ اعمال کے انتشار کا، ہاں یہ ضرور ہوا اور ہوتا رہا کہ کبھی مادہ پرستی کا عفریت بے راہ کرتا رہا تو کبھی روحانی اقدار کی حریصانہ تعبیر گمرہی کے دلدل میں دھکیلتی رہی، قرن اوّل میں نورِ یقین اس قدر ضیاء بار تھا کہ ایسا کم کم ہوا مگر جب یونانی نظریات، علمی عظمت کا معیار بن کر سامنے آئے تو دلوں میں اضطراب جنم لینے لگا اور جب ہندی فلسفہ ویدانت اور ملفوفیت کی جلترنگ کے ساتھ نمودار ہوا تو بصارتوں میں کہر آنے لگا، باطنی تحریک یا اعتزال کی روش اور قرامطی بد لی ظی نے ملّت اسلامیہ پر چوبائی حملہ کر دیا، ایک یلغار تھی جو ہر معاند قوت کے اشتراک سے تعلیمات اسلامیہ پر چل پڑی تھی۔ یہ تو علماء حق اور

marfat.com

صوفیا روشن ضمیر کا کارنامہ ہے کہ علم وعمل کی ہر مخالفت قوت کا جرآت مندانہ مقابلہ کیا گیا اور اسلام کے چشمہ صافی کو بے غبار رکھا۔

یہ بھی ایک معاشرتی حقیقت ہے کہ ہر خطہ زمین، ہر ملک، ہر معاشرے اور ہر دور کے تقاضے مختلف ہوتے ہیں، ان تقاضوں کی کوکھ سے نظریاتی ہی نہیں معاشرتی اور سماجی مسائل بھی جنم لیتے ہیں۔ اسلام چونکہ ہر دور اور ہر ملک وقوم کیلئے پیغام ہدایت تھا اس لئے اس کو نت نئے مسائل سے دوچار بھی ہونا پڑا اور مذہب وعقیدہ سے بڑھ کر مسائل زندگی کو سلجھانا بھی پڑا اور تاریخ گواہ ہے کہ مقابلہ کیسا بھی تھا، دشمن کس رنگ کا تھا اور مسائل کا گھمبیر پن کس قدر منہ زور بھی تھا مگر اس الہامی اور آفاقی دین نے ہمیشہ اپنی برتری کو منوایا اور ہر دفعہ

؎ سحر اس خون کے دریا سے نکلی سرخرو ہو کر

برصغیر پاک ہند میں بھی اسلامی تعلیمات کو متنوع معاندت کا سامنا تھا، یہ بجا کہ محمد بن قاسم کے غیرت مندانہ حملے سے برصغیر کا مصنوعی پوتر پن بے نقاب ہو گیا تھا مگر سیاسی کامرانیاں بگولوں کی طرح گریز پا ہوتی ہیں۔ یہ تو علماء حق کی استقامت کا نتیجہ تھا کہ ماورائیت کے آسیبوں میں جکڑا ہوا برصغیر کا باسی شعوری کروٹ لینے لگا۔ منگول حملوں نے عالم اسلام کی ٹھہری ہوئی زندگی میں ہلچل مچادی تھی، اس افراتفری کے عذاب میں برصغیر خوش قسمت نکلا کہ دولت ایقان کے کئی علمبردار برصغیر تشریف لے آئے۔ سیاسی برتری اور علمی وعملی تفوّق نے برصغیر میں انقلاب برپا کر دیا۔ برصغیر کی ایک لائق توجہ آبادی دامن اسلام میں آ گئی، حکمران خوش تھے کہ ان کی سطوت ہمہ گیر ہے۔ عوام مطمئن تھے کہ معاشرہ خوشحال تھا۔ آسودگی کی یہ لہر جذبوں میں برودت پیدا کرنے لگی تو اشاعت اسلام کی تحریک کمزور ہونے لگی، مقامی آبادی نے اس مداہنتی ماحول سے فائدہ اٹھایا۔ وہ اپنے اندر مبارزت کی قوت نہ پاتے تھے اس لئے

marfat.com

دسیہ کاریوں کا سہارا لینے لگے، مسلم معاشرہ اپنی برتری کے زعم میں گرفتار تھا، حکمرانوں کو سلطنت کی وسعت و استحکام کے سوا اور کیا چاہئے تھا۔ مدافعت کی دیوار کمزور ہوئی تو نقب لگانے کا موقعہ دستیاب ہوا۔ ہندوانہ خیالات، فراریت کی ترغیبات اور ملفوف نظریات نے سارے نظام کو بے توفیق بنا دیا۔ پستی کا یہ عالم ہوا کہ حکمران ہوتے ہوئے بھی ہندوانہ رسومات، شرائع اسلام پر قابض ہونے لگیں۔ بھگتی تحریک ایک ایسی ملفوف سازش تھی جو جسد اسلام میں ہندی تہذیب کا زہر اتار رہی تھی۔ اس نام نہاد صلح کلی تحریک کے اثرات پورے معاشرے پر شب خون مار رہے تھے کہ اکبر کی جہالت، جاہ پسندی اور ہندو گھرانے سے اختلاط نے پوری امت کو رنجیدہ کر دیا۔ اس پر طرہ یہ کہ نام نہاد علماء، بے توفیق صوفیاء اور جاہ پرست صاحبانِ اقتدار نے جہالت کو خود نمائی کی راہ دکھائی اور بے علمی کی پستی کو اُمّی ہونے کا وقار عطا کرنے کی سازش کی، دین الٰہی کا فتنہ فیضی، ابوالفضل اور ایسے ہی بعض دیگر بر خود غلط لوگوں کا شاخسانہ تھا۔ اس سے کس قدر نقصان ہوا؟ اس کا اندازہ اس روش سے لگایئے جو ہر دور میں دین الٰہی کی طرح کے فتنوں کا سبب بنا، یہ تھی فضا اور یہ تھا انحطاط جب مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ نے اپنے اصلاحی مشن کا آغاز کیا۔

حضرت امام ربانی علیہ الرحمہ جب مروجہ علوم کی تحصیل سے فارغ ہوئے اور مسند علم وارشاد پر متمکن ہوئے تو برصغیر کا ماحول غبار آلودہ تھا، غیر مسلم کو دعوتِ ارشاد تو آپ کا بنیادی منصب تھا، اس منصب کی مشکلات اور نزاکتوں کا آپ کو احساس تھا۔ آپ جانتے تھے کہ کسی عاقل و بالغ سے یہ توقع رکھنا کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کا دین چھوڑ دے گا، دشوار کام ہے مگر یہ تو صاحب علم اور ہر مسند تصوف کے صوفی کا کام ہے جسے بہر طور انجام دینا ہے مگر امام ربانی علیہ الرحمہ کے سامنے تبلیغ کے مرحلہ سے مشکل مرحلہ تقویم عقائد اور تحسین اعمال کا تھا۔ اس راہ کی

marfat.com

مشکلات کا بھی آپکو احساس تھا اور ان مشکلات کی مختلف جہات سے بھی آپؒ بخوبی آگاہ تھے۔ یہ مشاکل و موانع متعدد تھے۔ صرف اساسی اہمیت کے حامل مراحل کا ذکر کیا جاتا ہے۔

☆ دعوت وارشاد کے مراحل کو اسلامی تعلیمات کے سایوں میں عبور کرنا تا کہ دعوت الی الحق اپنے اصلی روپ میں سامنے آئے۔

☆ علماء کو علم کی صیانت کا قائل کرنا تا کہ کج روی اور غیر مستقیم روش کا سدّ باب ہو۔

☆ صوفیا کو اسلام کے چشمہ صافی کی طرف راغب کرنا تا کہ غیر محمود نظریات اور میلانات جنم نہ لیں۔

☆ عقائد کی پختگی پر زور دینا اور عقائد اسلام کو عجمی تصورات سے محفوظ رکھنے کی سعی کرنا

☆ اسلامی تعلیمات کو قرآن وسنت کی روشنی میں تسلیم کرنے کا ذوق پیدا کرنا۔

ان کے علاوہ بھی کئی رکاوٹیں تھیں جو آپ نے مجدّ دانہ جرأت اور فاروقی حوصلہ سے دور کیں۔

حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ برصغیر میں اشاعت اسلام اور دعوت الی اللہ کے پورے تاریخی پس منظر سے آگاہ تھے۔ آپ نے اس مشن کو پوری قوت سے جاری رکھا مگر آپ کا امتیازی رویّہ یہ تھا کہ مقامی آبادی کو دعوت دیتے وقت جو مصلحت آمیز روش بعض حلقوں میں پیدا ہوگئی تھی آپ نے شدت سے اسکا رد کیا، مقصود تعداد نہیں معیار تھا اور اگر اسلام کی اساسی تعلیمات سے انحراف ہو جائے تو اشاعت کا مقصود کیا ہے؟ رام اور رحیم کی لاطائل بحث

marfat.com

پر آپ نے ضرب کاری لگائی تا کہ دین کا امتیاز قائم رہے، کفری تخلص پر بے پناہ ناپسندیدگی کا اظہار کیا کہ اگر چہ صرف تخلص ہے مگر ایک مستقل نسبتِ کفر ایک مسلمان کیلئے کیونکر گوارا ہے؟ آپ نے شریعتِ اسلام پر قائم رہنے پر اسی قدر اصرار کیا کہ بعض لوگوں نے آپ پر صوفی کی بجائے مولوی ہونے کا طعنہ دیا مگر آپ کے نزدیک شریعت ہی معیار نجات تھی۔

فرماتے ہیں:

"بزرگی سنت کی تابعداری پر وابستہ اور (منزات کی) زیادتی شریعت کی بجا آوری پر منحصر ہے مثلاً دوپہر کا سونا جو اس تابعداری کے باعث واقع ہو کروڑ کروڑ شب بیداریوں سے جو اس تابعداری کے موافق نہ ہو اولیٰ و افضل ہے اور ایسے ہی عید الفطر کے دن کا کھانا جس کا شریعت نے حکم دیا ہے۔ خلاف شریعت دائمی روزہ رکھنے سے بہتر ہے شارع علیہ السلام کے حکم پر چیتل کا دینا اپنی خواہش سے سونے کا پہاڑ خرچ کرنے سے بزرگ تر ہے" [1]

حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ کا دوسرا ہدف وہ علماء تھے جو تبلیغ دین میں زیادہ جاہ پرستی کے مرتکب تھے۔ بادشاہ کی خوشنودی کی خاطر ایسی ایسی تاویلات کا سہارا لیتے تھے کہ دین کے تمام تقاضے پس پشت ڈال دیئے گئے تھے۔ دین الٰہی ان مفاد پرست علماء کے حریصانہ ذہن کی پیداوار تھا۔ سجدۂ تعظیمی کے جواز پر فتوے جاری ہوئے حتیٰ کہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کو

1۔ مکتوبات، جلد اول مکتوب: ۱۱۴

marfat.com

بھی اس کی ترغیب دی گئی مگر آپ کا پُر عزیمت کردار شمع حق کو روشن رکھنے کا ذریعہ بنا، ایسے علماء کے بارے میں ایک دردمندانہ تبصرہ سنئے۔

فرماتے ہیں:

''ایسے دیندار علماء بہت تھوڑے ہیں جو حب جاہ وریاست سے خالی ہوں اور شریعت کی ترویج اور ملت کی تائید کے سوا اور کچھ مطلب نہ رکھتے ہوں۔ حب جاہ کی صورت میں ہر ایک اپنی طرف کھینچے گا اور اپنی بزرگی کو ظاہر چاہے گا اور اختلافی باتیں درمیان میں لاکر ان کو بادشاہ کے قرب کا وسیلہ بنائے گا تو ناچار معاملہ بگڑ جائے گا گذشتہ زمانہ میں ایسے علماء کے اختلاف نے جہان کو بلا میں ڈالا ہے اور اب بھی وہی صورت درپیش ہے، ترویج کیا ہوگی بلکہ یہ تو خرابی کا باعث ہوگا، اللہ تعالیٰ برے علماء کے فتنے سے بچائے'' ۲

حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ کو سب سے مشکل مرحلہ صوفیاء کے حوالے سے درپیش تھا، ہندو ہمسائیگی نے تصوّف کے چشمہ فیض میں اس قدر گدلاہٹ پیدا کر دی تھی کہ نام نہاد صوفیاء دین اسلام کی اساسیت سے ہی برگشتہ ہو گئے تھے، اپنی روحانی سربلندیوں کے دعووں نے ان خود پرست مدعیان تصوف کو اس قدر بے باک کر دیا تھا کہ وہ صحابہ کرام علیہم الرضوان سے بلند منزلت کے دعوے کرنے لگے تھے۔ بعض تو اس قدر منہ زور ہو گئے تھے کہ اپنے مقام کو

2۔ مکتوبات، جلد اول مکتوب: ۵۳

marfat.com

مقام نبوّت سے برتر گردانتے تھے۔قرب الٰہی کا دعویٰ انہیں بڑی مستیاں عطا کر رہا تھا۔ غرضیکہ ایک ہنگام بپا تھا۔مجدّد علیہ الرحمۃ تصوف کے نمائندے تھے اس لئے ان کے لئے یہ بڑا مشکل تھا کہ تصوف کے دعویداروں پر ضرب لگائیں مگر دین حق کی سطوت کے امین مجدّد نے مجدّدانہ کردار انجام دیا کہ بدعقیدگی اور بدعملی کا سارا تعفن دور ہو گیا۔مکتوبات کا ورق ورق اس دست فاروقی کی کارفرمائی کا گواہ ہے۔طریقت وحقیقت کے حوالے سے واضح کر دیا گیا کہ

''پس طریقت وحقیقت دونوں شریعت کے تیسرے جز ویعنی اخلاص کی تکمیل کے لئے شریعت کے خادم ہیں'' ۳

یہ بھی فرمایا:

''شریعت کے تین جزو ہیں علم وعمل واخلاص، جب تک یہ تینوں متحقق نہ ہوں شریعت متحقق نہیں ہوتی اور جب شریعت حاصل ہو گی تو گویا اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہو گئی'' ۴

شریعت کی مطابعت پر متنبہ کرتے ہوئے صوفیاء کو نصیحت کی

''جو بات کل قیامت کے دن کام آئے گی وہ صاحب شریعت علیہ الصلوۃ والسلام کی متابعت ہے'' ۵

ذکر اور ریاضت کے بہانے اسلامی احکام سے روگردانی عام چلن تھا اس پر متنبہ فرمایا:

''صوفیا کرام ذکر وفکر ضروری سمجھ کر فرضوں اور سنتوں کے

3۔مکتوبات، جلد اول مکتوب:۴۰ 4۔مکتوبات، جلد اول مکتوب:۳۶

5۔مکتوبات، جلد اول مکتوب:۱۸۴

marfat.com

بجالانے میں سستی کرتے ہیں اور چلّہ اور ریاضتیں اختیار
کر کے جمعہ و جماعت کو ترک کر دیتے ہیں اور نہیں جانتے کہ
ایک فرض کا جماعت کے ساتھ ادا کرنا انکے ہزاروں چلّوں
سے بہتر ہے'' 6

صوفیا کا خرقہ پہن کر اپنی برتری کا اس قدر خمار آ گیا تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی بلند مرتبت کا دعویٰ ہونے لگا تھا اس پر مجدّدانہ کردار کی جھلک دیکھئے کہ کس قوت کے ساتھ یہ دعویٰ رد کیا گیا ہے۔

فرمایا:

''خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ باوجود اس قدر بلند مرتبہ ہونے
کے چونکہ خیر البشر ﷺ کی صحبت میں حاضر نہیں ہوئے ادنیٰ
صحابی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتے'' 7

وحدۃ الوجود جو خالص وارداتی کیفیت کا اظہار تھا اس کی آڑ میں وحدتِ ادیان کا تصور بھی خام خیالوں کے ہاں ابھرا اور اس سے مقام نبوتِ کی نفی بھی ہوئی۔ حضرت مجدّد علیہ الرحمۃ اسی سیر و سلوک سے آشنا تھے اس لئے آپ نے اس کی اصلاح کے لئے وحدۃ الشہود کا محفوظ نظریہ پیش کیا اور اس مقام نبوت کی اہمیت و ضرورت پر اثبات النبوت رسالہ بھی تحریر فرمایا اور مکتوبات میں ایک جامع نصیحت بھی فرمائی:

''پس آپ کو بھی لازم ہے کہ علم و عمل، حال و وجد کی رو سے

6۔ مکتوبات، جلد اول مکتوب: ۲۶۰ 7۔ مکتوبات، جلد اول مکتوب: ۲۰۷

marfat.com

حضرت سید المرسلین اور حبیب ربّ العالمین علیه وعلٰی جمیع الانبیاء و المرسلین و الملائکة المقربین و اهلِ طاعة اجمعین کی متابعت بجالائیں تا کہ اُس وراثت کے حامل ہونے کا ذریعہ ہو جو نہایت اعلیٰ درجہ کی سعادت ہے'' ۸

حضرت مجدّد علیہ الرحمۃ کی ان تعلیمات کا اثر یہ ہوا کہ دین جو غبار میں اٹا جا رہا تھا نکھر کر سامنے آیا، معاشرے میں ایک ایسا انقلاب رونما ہوا کہ عوام سے بادشاہ تک کا رویہ بدلا، مغلیہ حکومت کے تاجدار تعلیمات مجدّدیہ کے سامنے سپر انداز ہوئے اور آخر اورنگزیب جیسا درویش بادشاہ مغلیہ سلطنت کا سربراہ بنا جسے حضرت اقبال علیہ الرحمۃ نے ''یوں براھیم اندریں بتخانہ ای'' کہہ کر خراج محبت پیش کیا، حضرت امام ربانی علیہ الرحمۃ کا مجدّدانہ کردار صرف کسی ایک شعبہ تک محدود نہ تھا بلکہ علم سے عمل تک، علماء سے صوفیاء تک، عوام سے شہنشاہوں تک اور ریاضت سے مجاہدوں تک سب کو راہ مستقیم دکھا دیا گیا اور یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ ایک مرد حق پرست سالوں کا غبار ہٹا سکتا ہے اور قلب ونظر کی ہر جہت کو استقامت کا درس دے سکتا ہے۔ یہی وہ انقلاب آفریں اقدام تھا جس پر علماء عصر نے آپ کو مجدّد الف ثانی کا لقب دیا اور مرور زمانہ نے اس لقب کی صداقت کو مزید مستحکم کر دیا۔

عصر حاضر میں اسلامی قوتیں اضمحلال کا شکار ہیں، غیرت دینی کو للکارا جا رہا ہے۔ علم کے دعویدار اسلامی تعلیمات کو اسوۂ رسول ﷺ کے سایہ رحمت سے نکالنے کے درپے ہیں تا کہ

8۔ مکتوبات، جلد اول مکتوب: ۱۳۰

marfat.com

من پسند مفاہیم پیدا کر لئے جائیں یوں اعلانات ہورہے ہیں جیسے تعلیمات قرآن، کہ چودہ صدیوں میں اپنی نابغوں کا انتظار تھا، صحابہ کرام علیہم الرضوان کے تعامل کو شخصی حصار میں بند کیا جارہا ہے۔ اس پر بس نہیں تعلیمات نبوی کو بھی عصری توجیہات پر معمول کر کے استخراج کی نئی راہیں نکالی جارہی ہیں، فیضی اور ابوالفضل کے مقلد آج پھر دین الٰہی کی طرح کا کوئی نیا فتنہ برپا کرنا چاہتے ہیں اور نام نہاد صوفیاء مریدوں کے سجدوں پر مست ہیں کہ ان کی روحانیت کا بول بالا ہورہا ہے۔ تصوف کے نام پر ہندوانہ تمدن عام کیا جارہا ہے اور صلح کلی کے دعوے دار دین کو اپنی تاویلات کا ملغوبہ بنانے کی کوشش کررہے ہیں۔ قرآن کے مفاہیم کو اسوۂ رسول ﷺ سے الگ کر کے اپنی تشریحات کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ روحانی ارتقاء کے دعوے ہر طرف ہیں اور شریعت کی پیروی سے صرف نظر ہی نہیں سخت بے اعتنائی ہورہی ہے۔ غرضیکہ ایک بے راہ روی کا منظر ہے۔ ایسا ہی منظر مجددؒ الف ثانی علیہ الرحمۃ کے سامنے تھا مگر وہ دور خوش قسمت تھا کہ شریعت غرّاء پر حکیمانہ نگاہ رکھنے والا مجددؒ موجود تھا، اب کیا کریں دور حاضر کا اک مرد قلندر اقبال جو حکیم فرزانہ بھی تھا اور وسیع النظر بھی، اسی نے کہہ دیا تھا:

؎ تین سو سال سے ہیں ہند کے مے خانے بند

کاش اب بھی کوئی ایسا وجود اس ملت درماندہ کو مل جائے جو مجددؒ انہ کردار سے آگاہ بھی ہو اور اس پر عمل کرنے کا حوصلہ بھی رکھتا ہو، آج علمی مغالطوں کو امام ربانی علیہ الرحمۃ کی صداقت فکر چاہیے، آج صوفیانہ کج روی کو راہ راست دکھانے والا، فقر فاروق کا علمبردار چاہیئے۔ الجھن وہی ہے، سلجھن کا طریقہ بھی وہی ہے کہ یہ انداز تربیت و اصلاح آزمودہ بھی ہے اور نتیجہ خیز بھی، ضرورت یہ ہے کہ تعلیمات مجددؒ علیہ الرحمۃ کو عام کیا جائے۔ مکتوبات کے مطالعہ کو نصاب تربیت بنایا جائے، بدقسمتی یہ ہے کہ تصوف والے تو بہت ہیں، خانقاہوں کی بھی

marfat.com

کثرت ہے، گدی نشینوں کے جھگڑے بھی عام ہیں، مزارات کا ظاہری حسن بھی نظر کو خیرہ کرتا ہے۔ مگر کیا لوگ پتھر دیکھنے آتے ہیں؟ وہ تو ان اصحاب نظر کے شیدائی ہیں جو زیر زمین ہو کر بھی فیوض و برکات تقسیم کر رہے ہیں۔ کشف المحجوب ہو، عوارف المعارف ہو یا مکتوبات امام ربانی، یہ وہ سرمایہ تصوف ہیں جن پر توجہ کی ضرورت ہے۔ میں تو یہ بھی عرض کروں گا کہ آج سب سے بڑھ کر مکتوبات کا مطالعہ درکار ہے کہ آج ماحول کی سنگینی اسی نہج پر ہے جیسے حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے دور میں تھی، مرض وہی ہے اس لئے اُسی معالج کی ضرورت ہے اور اسی نسخہ کیمیا کی طلب ہے۔ اللہ کرے ہم مستقبل کے بارے میں درست سوچ کے حامل ٹھریں اور نظریاتی فساد کے اس آشوب سے بخیر گزر جائیں آمین!

اللھم صَلِّ وسلم دائماً ابداً
علیٰ حبیبک خیر الخلق کلھمِ

marfat.com

آئمہ مجتہدین کی تقلید لازمی ہے

''اُونچے پائے کے اولیاء اللہ بھی مجتہدون کی تقلید میں عام مومنین کے برابر ہیں۔ اُن کے کشوف والہامات کی فضیلت کا اِس میدان میں کوئی دخل نہیں اور وہ حلقہ تقلید سے باہر نہیں نکل سکتے۔ ذوالنون مصری بایزید بسطامی، جنید اور شبلی جیسے بزرگ بھی عام مومنین مثل زید وعمر و بکر و خالد کی طرح مجتہدین کے اجتہادی احکام کی تقلید کے پابند ہیں۔ ہاں دوسرے اُمور میں اِن بزرگوں کو ضرور فضیلت حاصل ہے۔''

(مکتوباتِ امام ربانی، دفتر دوم، مکتوب نمبر ۵۵)

marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ اور
حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ
کے روابط

marfat.com

حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کے روابط

پروفیسر محمد اقبال مجدّدی
صدر شعبہ تاریخ، اسلامیہ کالج سول لائنز، لاہور

حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی امام ربّانی علیہ الرحمۃ (۹۷۱ـ۱۰۳۴ھ/ ۱۵۶۳ـ۱۶۲۴ء) اور آپ کے معاصر بزرگ عالمِ عارف حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ (ف ۱۰۵۲ھ/ ۱۶۴۲ء) بہت سے ایسے خصائص کے مالک تھے جو دیگر معاصرین میں مفقود تھے، شیخ عبدالحق محدث علیہ الرحمۃ ایسے علوم کی درس وتدریس اور ان کی تشریحات اور تفاسیر بیان فرمارہے تھے جو اکبر بادشاہ کے زیر اثر بری طرح پس پشت ڈال دیئے گئے تھے، ان علوم کے احیاء کے لئے آپ نے تصنیف وتالیف کا ایسا موثر طریقہ اختیار فرمایا جس کے گہرے اثرات اس وقت نمایاں ہوئے اور آج تک ان کے نقوش لادینیت کا بڑے سے بڑا طوفان بھی نہیں مٹا سکا۔

یہ دونوں بزرگ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ (ف ۱۰۱۲ھ/ ۱۶۰۳ء) سے خلافت یاب تھے، حضرت شیخ محدث اس سے پہلے کئی سلسلوں میں اجازت یافتہ تھے ان پر طریقہ قادریہ کا غلبہ تھا اور انہیں حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے غایت درجہ عقیدت تھی، آپ (۱۰۰۰ھ/۱۵۹۱ء) کو حرمین الشریفین سے واپس ہندوستان آئے تو حالات سے خاصے پریشان تھے جو اکبر بادشاہ کے زیر اثر افسوسناک حد تک مسلمانوں، اسلام اور عقائدِ حقہ کے خلاف تھے۔

marfat.com

کشمکش کی اس فضاء میں (۱۰۰۷ھ/۱۵۹۸ء) کو سمرقند سے حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ دہلی تشریف لائے تو علمائے حق آپ کے گرد جمع ہونا شروع ہو گئے، آپ نے اصلاح احوال کا آغاز فرمایا تو حضرت شیخ عبد الحق محدث علیہ الرحمۃ اس تحریک احیاء دین کے سرگرم ترین رکن ثابت ہوئے۔ حضرت شیخ کے ایک شاگردِ خاص مولانا شیخ محمد صادق ہمدانی کشمیری دہلوی نے لکھا ہے کہ عین اس عالم میں حضرت شیخ محدث علیہ الرحمۃ پر حضرت غوث اعظم علیہ الرحمۃ کی روح نے عالم مکاشفہ میں ان پر نزول فرمایا کہ آپ حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کی خدمت میں جائیں، چنانچہ حضرت شیخ علیہ الرحمۃ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بہت جلد سلسلۂ نقشبندیہ سے منسلک ہو کر حضرت خواجہ سے خلافت یاب ہوئے۔

(کلمات الصادقین ۱۴۹، طبقات شاہجہانی ۴/۱۰)

اب دونوں حضرات نے حضرت خواجہ کی نگرانی میں کارِ اصل کی طرف توجہ کی یعنی اکبری الحاد و بے دینی کے خلاف عوام کے ذہنوں کو مسموم ہونے سے بچانے کیلئے اقدامات کا آغاز کیا پہلے تو دین دار امراء و اعیان سلطنت کو خطوط لکھ کر اپنا ہم خیال بنایا۔ پھر باقاعدہ ایک جامع پروگرام کے تحت اس پر عملی طور پر اس طرح کام شروع کیا جو فکری و ذہنی انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ (مقامات معصومی جلد اوّل مجدّد دی تحریک)

اس فکری انقلاب میں دو پارٹیاں متحرک تھیں اول آزاد خیال افراد جو اکبر بادشاہ کے گرد جمع ہو کر اسے راہ راست سے ہٹا کر گمراہی کی طرف لے گئے تھے جنہیں اس وقت کی اصطلاح میں مورخین نے ''مسلمانان ہندو مزاج'' کہا دوسرا گروہ راسخ العقیدہ علماء، مشائخ اور امراء کا تھا، جب جہانگیر کی تخت نشینی (۱۰۱۴ھ/۱۶۰۵ء) حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمہ کی کوشش سے عمل میں آئی اور اکبری گروہ کو عملی اور فکری شکست نظر آئی تو وہ آپ کے دشمن بن

marfat.com

گئے اور آپ کو تکلیف پہنچانے کو درپے ہوئے۔ آپ کے مکاتیب میں سے ایسے کشفی اقتباسات جمع کئے اور محرف کرکے اہل علم کے سامنے پیش کیا گیا۔ حضرت مجدّد الف ثانی کے مکتوب یازدھم (گیارہ) جو آپ نے اپنے شیخ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کے حضور ارسال کرکے اپنی اصلاحِ احوال کے لئے لکھا تھا لیکن اس کے ۲۲ سال بعد ناکام گروہ کے افراد نے اسے ہوا دی اور جہانگیر بادشاہ کے کان بھرے جس کے نتیجہ کے طور پر آپ کو قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں۔

اس سے قبل ایک اور افسوس ناک واقعہ یہ پیش آیا کہ حضرت مجدّد الف ثانی کا مرید حسن خان افغان آپ سے ناراض ہوکر الگ ہوگیا وہ کچھ مکاتیب اپنے ساتھ لے گیا ان میں تحریف کی اور ہندوستان کے بعض اکابر کو وہ مقامات منفی رنگ میں دکھائے یہ شخص حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں بھی گیا آپ کو بھی آپ کے خلاف کرایا۔ آپ نے ایک طویل مکتوب حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لکھا جس میں آپ کے مکاشفات پر اعتراضات کئے گئے یہ تمام تر اعتراضات ان محرف اقتباسات پر مبنی تھے جو آپ کی خدمت میں حسن افغان نے پیش کئے تھے ورنہ آپ اس سے قبل آپ کے مکاتیب سے واقف اور حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ کے حین حیات (قبل ۱۰۱۲ھ) دیکھ چکے تھے، اب اس کے بیس بائیس برس بعد مخالفت پر اترنا بے محل تھا یہ تمام تر سازش تھی اس ناکام گروہ کے افراد کی جو حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے فکری انقلاب میں شکست خوردہ تھے۔

مخالفین کی مخالفت کی ہر دور میں ہر مخلص محب دین اسلام کو سامنا کرنا پڑا ہے سوال یہاں یہ تھا کہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ جیسے ذی علم بزرگ جو

marfat.com

حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے پیر بھائی بھی تھے کیونکر مخالف بنے؟

یقیناً حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی خدمت میں مخالفین نے رسائل محرفہ ارسال کئے اور خود بھی حاضر ہوئے اور شیخ ان سے متاثر ہوگئے، دراصل اس وقت شکست خوردہ ذہنیت کا آپ کے خلاف پروپیگنڈہ اس قسم کا تھا کہ حضرت شیخ محدّث جیسے بزرگ نے بھی تحقیق احوال نہ فرمائی اور مذکورہ مکتوب لکھ دیا، جب اس کے جواب میں امام ربّانی مجدّد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے حضرت شیخ علیہ الرحمۃ کی خدمت میں اپنے اصل مکاتیب ارسال فرمائے تو شیخ کو اطمینان ہوا، غور فرمایئے کہ حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے اس کے جواب میں کوئی تردیدی رسالہ خود تالیف نہیں کیا کیوں کہ آپ بخوبی جانتے تھے کہ حضرت شیخ محدثؒ جیسے بزرگ کو جب حقیقت حال کا علم ہوگا تو وہ اپنے خیالات سے رجوع کرلیں گے۔

حضرت شیخ محدث علیہ الرحمۃ کے مکتوب اعتراضات کو مخالفین نے اتنی شہرت دی کہ ملک کے دور دراز علاقوں تک اہل علم و عرفان کو حیرت ہوئی اہل صدق و یقین نے اس مکتوب کو شیخ محدث کی اپنی تحریر ماننے سے انکار کردیا، سندھ کے معروف عالم ملا معین ٹھٹھوی نے جب شیخ محدث علیہ الرحمۃ کے اعتراضات کے جواب میں رسالہ لکھا تو اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود وہ اس امر کے قائل نہیں تھے کہ یہ واقعی شیخ محدث کی تحریر ہے، تاہم اس رسالہء اعتراضات کے جواب میں عہد شیخ محدث سے لے کر حضرت شاہ غلام علی دہلوی (ف ۱۲۴۰ھ / ۱۸۲۴ء) بلکہ مولانا وکیل احمد سکندر پوری تک رسائل لکھے گئے، سب نے شیخ محدث کے ان خیالات سے رجوع کرنے اور اپنا مکتوب اعتراضات واپس لینے کا ذکر کیا ہے، حضرت شیخ محدث نے اپنے مجموعہ مکاتیب میں بھی اس مکتوب کو شامل نہیں کیا۔

marfat.com

جب حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کو حضرت مجدّ د الف ثانی علیہ الرحمۃ کے بارے میں صفائی حاصل ہوگئی یہ صفاء باطن الہامی طور پر بھی تھا تو آپ نے ایک خط حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ' کے جانشین اور سلسلہ ء نقشبندیہ کی مرکزی شخصیت حضرت خواجہ حسام الدین احمد (ف ۱۰۴۳ھ / ۱۶۳۳ء) کو ایک مکتوب کے ذریعہ اپنی اس صفائی کے بارے اطلاع دی، فرماتے ہیں:

> آج کل میاں شیخ احمد سلمہ اللہ (مجدّ د الف ثانی) سے اس فقیر کی صفائی حد سے بڑھی ہوئی ہے ہمارے مابین کوئی پردۂ بشریت یا کوئی غبار جبلت باقی نہیں رہا اس امر سے صرف نظر کرتے ہوئے کہ طریقہ ٔ شریفہ کی رعایت اور عقل و انصاف کے تقاضوں کی رو سے ایسے عزیزوں اور بزرگوں سے نہ ہونا چاہیے، میں کہتا ہوں کہ اب جو کچھ بطریق ذوق و وجدان و غلبہ کے میرے دل میں آیا ہے اس کے بیان کرنے سے میری زبان قاصر ہے، پاک ہے اللہ دلوں کا پلٹنے والا اور احوال کا بدلنے والا، ظاہر بین افراد شاید اس بات کو بعید سمجھیں میں خود نہیں جانتا کہ یہ کیا ماجرا ہے اور کیا کیفیت ہے۔
>
> (اخبار الاخیار ۳۲۶، مقامات خیر ۴۸)

رجوع کی روایت نقشبندی اور دیگر سلاسل کے مشائخ میں مشہور ہو چکی تھی، حضرت شیخ کے ایک معاصر چشتی بزرگ شیخ فتح محمد فتح پوری نے مناقب العارفین میں اس رجوع کا ذکر

marfat.com

کیا ہے وہ حقیقت احوال سے آگہی کے لئے خود دہلی آئے اور حضرت شیخ کے فرزند رشید شیخ نورالحق مشرقی سے ملے اور مل کر حضرت شیخ کے حضرت مجدّد الف ثانیؒ کے بارے میں معلوم کیا کہ شیخ نے اپنے خیالات سے رجوع کر لیا تھا۔ (حضرت مجدّدؒ اور انکے ناقدین ص ۱۴۱)

ان دونوں حضرات کے خانوادوں میں بھی آپس کے مراسم یہی ثابت کرتے ہیں کہ ان حضرات کے مابین کسی قسم کا اختلاف باقی نہیں رہا تھا۔ حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے فرزند اصغر شاہ محمد یحییٰ علیہ الرحمۃ نے علوم متداولہ کی تحصیل کے بعد حدیث کی سند حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ سے لی تھی (مقامات معصومی ۲۶۴/۴) خود شیخ نور الحق مشرقی بن شیخ محدث آگرہ میں حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمۃ سے ملے تھے۔ (زبدۃ المقامات ۳۰۷)

معاصر مؤلف خواجہ محمد ہاشم کشمی نے براہ راست شیخ محدث سے روایت کی ہے کہ شیخ محدث نے حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مخالف کو قرآن مجید کی ایک آیت کی دلیل سے مخالفت سے روکا اور منع کیا (زبدۃ المقامات ۳۵۶)

حضرت شیخ نورالحق مشرقی بن حضرت شیخ محدث بھی حضرت خواجہ باقی باللہ کے تربیت یافتہ اور مجاز تھے خواجہ حسام الدین احمد کے، اسی طرح خواجہ کلاں بن حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمۃ حضرت شیخ محدث کے شاگرد تھے جو اس امر کا ثبوت ہے کہ ان حضرات کے مابین وقتی نزاع ختم ہو چکا تھا۔ (زادالمعاد از خواجہ کلاں ص ۲۰۲)

پھر حضرت شیخ محدث علیہ الرحمۃ کی دختری اولاد میں سے مولانا محسن دہلوی علیہ الرحمۃ (ف ۱۱۴۷ھ/۱۷۳۰ء) حضرت خواجہ محمد معصوم بن حضرت مجدّد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے خلیفہ تھے (مقامات معصومی ۴۹۸/۳، ۴۱۷/۴)

marfat.com

حضرت میرزا مظہر جانِ جاناں جن کی ساری زندگی دہلی میں دعوت وارشاد میں بسر ہوئی، حضرت شیخ محدث کے رجوع کے قائل تھے (مقاماتِ مظہری)

حضرت شاہ غلام علی دہلوی (ف ۱۲۴۰ھ / ۱۸۲۴ء) جنہوں نے ۴۵ سال تک دہلی میں مکتوبات حضرت مجددّ الف ثانی کا درس دیا تھا اور ان تک رجوع کی روایت پہنچی تھی اور انہوں نے شیخ محدث کے رسالہء اعتراضات کے جواب میں ایک رسالہ لکھ کر اس رجوع کا نہ صرف تذکرہ کیا بلکہ دونوں حضرات کے مابین رشتہ مودت واخوت کا بھی ذکر کیا ہے۔

خود حضرت مجددّ الف ثانی علیہ الرحمۃ نے اپنے ایک مکتوب (۲۹/۲) میں حضرت شیخ محدث کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے:

''وجود شریف ایشاں دریں غربت اسلام واہل اسلام مغتنم است''

یعنی ان ایام میں کہ اکبری الحاد کے اثرات ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں ان کو رفع کرنے کے لئے اہل ستم کا نشانہ بننے والے اسلام اور اسلام کے دفاع کیلئے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا وجود بہت ہی غنیمت ہے۔

ان امور سے ثابت ہوتا ہے کہ ان دونوں حضرات کے مابین کسی قسم کی رنجش یا مذہبی وکشفی اختلاف نہیں رہا تھا اور اس اختلاف کو محض حاسدین اور شکست خوردہ گروہ کے افراد نے ہوا دی تھی، حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا مکتوب (۱۲۱/۱) بھی اسی پس منظر میں لکھا گیا ہے۔

ماخذ:

۱۔ محمد صادق ہمدانی کشمیری: کلمات الصادقین مرتبہ محمد سلیم اختر، اسلام آباد

۲۔ ایضاً: طبقات شاہ جہانی مرتبہ محمد اسلم خان، دہلی

marfat.com

۳۔محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات اردو ترجمہ غلام مصطفےٰ خان، سیالکوٹ

۴۔بدرالدین سرہندی: حضرات القدس مرتبہ محبوب الٰہی۔لاہور

۵۔وکیل احمد سکندر پوری: ہدیہ مجددیہ، دہلی

۶۔ثناءاللہ پانی پتی، قاضی: احقاق حق مرتبہ محمد اقبال مجددی، زیر چاپ

۷۔زید، ابوالحسن فاروقی: حضرت مجدد اور انکے ناقدین، دہلی

۸۔ایضاً: مقامات خیر، دہلی

۹۔ابوالحسن علی ندوی: تاریخ دعوت وعزیمت جلد چہارم، کراچی

۱۰۔صفر احمد معصومی: مقامات معصومی مرتبہ محمد اقبال مجددی، لاہور

۱۱۔محمد اقبال مجددی: ''حضرت مجدد الف ثانی کے دفاع میں لکھی جانے والی کتابیں''
مقالہ مشمولہ نور اسلام، شرقپور، [حضرت مجدد الف ثانی نمبر]

۱۲۔غلام علی دہلوی، شاہ: مقامات مظہری مرتبہ و مترجمہ محمد اقبال مجددی،
لاہور

۱۳۔نظامی، خلیق احمد: حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی، دہلی

marfat.com

حضرت مجدد علیہ الرحمہ

کا تصور اجتہاد

marfat.com

حضرت مجدد علیہ الرحمہ کا تصور اجتہاد

ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی

اسلام کامل اور مکمل دین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی
و رضیت لکم الاسلام دینا (المائدہ: ۳)

اور قیامت تک کیلئے محفوظ ہے

انّا نحن نزلنا الذکر و انّا لہ لحافظین (الحجر: ۹)

انسان کا اپنی زندگی میں جن باتوں سے واسطہ پڑتا ہے خواہ وہ مابعد الطبیعاتی امور ہوں جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کائنات کا اللہ تعالیٰ سے تعلق اور انسان کا اس میں مقام جبر وقدر اور خیر وشر کے مسائل اور حیات بعد الممات یا امور سلطنت ہوں جیسے حکومت سازی۔ دستور و قانون کا نفاذ اور عدالتوں کا قیام یا عبادات (نماز و روزہ وغیرہ)۔ مناکحات (نکاح طلاق وغیرہ) اور معاملات (بیع وشراء وغیرہ) غرض ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والی ہر بات کے بارے میں دین اسلام سیر حاصل بحث کرتا ہے اور اسکے ہر پہلو پر روشنی ڈالتا ہے۔

ونزلنا علیک الکتاب تبیاناً لکل شی (النحل: ۸۹)

بنی نوع انسان کی پندرہ سو سالہ تاریخ میں ایک سوال بھی ایسا نہیں اٹھایا جا سکا جسکا جواب دین اسلام میں موجود نہ ہو یہ حضور پاک ﷺ کی ختم نبوت کا زندہ و پائندہ ثبوت ہے۔ ہدایت کا کوئی ایسا شعبہ نہیں جس کو آپ ﷺ کے نور نبوت کی کرنیں فیضیاب نہیں کر رہیں۔ کامل مکمل اور جامع ہونے کا شرف صرف دین اسلام کو حاصل ہے۔ کسی اور دین میں یہ بات نہیں پائی جاتی۔

marfat.com

یہودیوں کے پاس جو تورات ہے وہ جب کسی معاملے میں خاموش ہوتی ہے تو اس کمی کو اُن کے علماء (احبار-ربیّ) اپنی آراء سے پوری کرتے ہیں۔ عیسائیوں کے پادری اور پوپ تغیرّ احکام کے اختیارات استعمال کر کے زمانے کی مصلحتوں کا ساتھ دیتے ہیں۔ مگر دین اسلام کا لافانی اور لاثانی وصف یہ ہے کہ اسلامی علوم میں مہارت رکھنے والے مجتہد کہلاتے ہیں اُور مجتہدین کسی بات کو ایجاد نہیں کرتے بلکہ پہلے سے موجود ہدایت کو قرآن و سنت کے ذخیرے سے دریافت کرتے ہیں۔ اس عمل کو تفقہ بھی کہتے ہیں اُور تفقہ کے نتائج کو فقہ اسلئے کہتے ہیں کہ فقیہہ قرآن وسنت کے سمندر میں غوطہ زنی کر کے مسائل کے موتی نکالتا ہے۔ وہ موتی بناتا نہیں بلکہ پہلے سے موجود موتی نکالتا ہے۔ فقہ کے لفظی معنی انار کو چھری سے چیر کر اُسکے دانے نکالنا ہے۔ (زمخشری)

امام ربّانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کو مبداء فیاّض نے اجتہاد کے درجے پر فائز کیا تھا آپ علوم شرعیہ میں مہارت تامہ رکھتے ہیں اور کتاب وسنت کے غوآض ہیں۔

بائیں ہمہ آپ اپنے قابل قدر پیش روا کابرین خصوصاً مخدوم علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ۔ غریب نواز خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ اور بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کی مانند عبادات۔ مناکحات اور بیع وشراء کے معاملات میں پکّے حنفی ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقلید کو لائق صد افتخار سمجھتے ہیں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کو روا نہیں جانتے یہاں تک کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ کی مدح میں فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب قرب قیامت کو تشریف لائیں گے تو حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فقہ پر عمل کریں گے۔ (مبداء معاد، اردو۔ ص ۱۶۳)

marfat.com

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات سے متعلقہ الحاث پر مجتہدانہ شان سے گفتگو فرماتے ہیں۔اس ضمن میں امام ابوالحسن اشعری کی بجائے امام ماتریدی کو ترجیح دیتے ہیں مگر اشعری بزرگوں کا بے حد احترام کرتے ہیں۔ابوالفضل سے اسلئے ناراض ہو گئے کہ اس نے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کو نامعقول کہہ دیا تھا۔شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کی شان کا اعتراف کرتے ہیں اور اُن سے اختلاف بھی کرتے ہیں۔اس میدان میں براہِ راست قرآن وسنت سے استدلال کرتے ہیں اور کسی کی پیروی نہیں کرتے فرماتے ہیں:

> ایک مرتبہ حضرت پیغمبر علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے واقعہ میں اس فقیر سے فرمایا تھا کہ ''تو علم کلام کے مجتہدین میں سے ہے'' اسی وقت سے مسائل کلامیہ کے ہر مسئلہ میں اس فقیر کی خاص رائے اور مخصوص علم ہوتا ہے۔اکثر اختلافی مسائل میں جن میں ماتریدیہ اور اشاعرہ کے درمیان جھگڑا ہے جب وہ مسئلہ ابتدائی طور پر سامنے آتا ہے تو حقیقت اشاعرہ کی طرف سمجھ میں آتی ہے لیکن جب نور فراست سے باریک بینی کے ساتھ غور کیا جاتا ہے تو واضح ہو جاتا ہے کہ حق ماتریدیہ ہی کی طرف ہے(مبداء معاد اردو ۔ص ۱۶۵)

امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے نزدیک علم دو ذرائع سے حاصل ہوتا ہے ایک قرآن وسنت سے دوسرے کشف والہام سے۔اگر دونوں میں تضاد واقع ہو تو قرآن و سنت سے اخذ کردہ علم کا اعتبار کیا جائے گا اور اس تضاد کی حد تک کشف والہام سے حاصل شدہ

marfat.com

علم کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ فرماتے ہیں:

''معلوم ہونا چاہیے کہ طریق سالک کی جملہ ضروریات میں سے ایک اعتقاد صحیح ہے جسکو علمائے اہل سنت و جماعت نے کتاب وسنت اور آثار سلف سے استنباط کیا ہے اور کتاب و سنت کو ان معانی پر محمول رکھنا بھی ضروری ہے۔ جن محمول معانی پر تمام علمائے اہل حق یعنی اہل سنت نے کتاب وسنت سے سمجھا ہے۔ اور اگر بالفرض کشف والہام کے ساتھ ان معانی ومفہوم کے برخلاف کوئی امر ظاہر ہو تو اس کا اعتبار نہ کرنا چاہیے اور اس سے پناہ مانگنی چاہیے۔''

(مکتوبات۔ دفتر اول مکتوب نمبر ۲۸۶)

اس بارے میں ایک نہایت اہم اصول بیان فرماتے ہیں وہ یہ کہ مجتہد کا اجتہاد اس شخص کیلئے حجت ہے جو اجتہاد کی اہلیت نہیں رکھتا مگر کشف والہام غیر پر حجت نہیں۔ فرماتے ہیں:

''قیاس و اجتہاد اصول شرعی میں سے ایک اصل ہے جن کی تقلید کا ہم کو امر ہوا ہے برخلاف کشف والہام کے کہ اس کی تقلید کا ہم کو امر نہیں ہے اور الہام غیر پر حجت نہیں ہے لیکن اجتہاد مقلد پر حجت ہے۔ پس علما مجتہدین کی تقلید کرنا چاہیے۔ (مکتوبات۔ دفتر اوّل مکتوب نمبر ۲۷۲)

اجتہاد شرعی کی صحیح تعبیر کشف والہام کی شرعی حیثیت وحدت الوجود کے مسلک پر

marfat.com

تنقید اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کی تنزیہہ اسلامی شعائر کا احیاء اور غیر شرعی رسوم کی مذمت میں حضرت مجدد ایک اپنی شان رکھتے ہیں مگر اس میدان میں آپ تنہا نہیں ہیں اور مشائخ کی مساعی بھی لائق تحسین ہیں اور انہیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً وحدت الوجود کے مسلک پر تنقید کرتے ہوئے حضرت بندہ نواز گیسو دراز سید محمد حسینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اگر ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ میرے زمانہ میں ہوتے تو میں ان کو شواہد سے چھڑا کر بالاتر لے جاتا اور وراء الوراء کا نظارہ کروا دیتا" (خاتمہ ص ۶۱)

یاد رہے کہ خواجہ بندہ نواز گیسو دراز حضرت محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء کے جانشین حضرت شاہ نصیر الدین چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ کے نامور خلیفہ ہیں۔ حضرت مجدد کے کردار کا وہ پہلو جس میں آپ منفرد ہیں اور اپنا ثانی نہیں رکھتے اور جس کی وجہ سے آپ ہند میں سرمایہ ملت کے نگہبان ہیں۔ وہ مسلمان حکمران کے اجتہادی اختیارات کی شرعی حدود و قیود کی توضیح ہے جسے آپ نے قلم استقامت سے لوح عزیمت پر رقم فرمایا ہے۔

سرکار ہمہ عالم محمد مصطفےٰ ﷺ صاحب حکومت وسلطنت نبی ہیں۔ وہ مسلمان حکمران جو دین وشریعت کے نام پر فرمان روائی کرنے کا مدعی ہو اس کے لئے لازم ہے کہ علیٰ منہاج نبوت حکمرانی کرے اور اس میں مجتہد کے اوصاف بھی پائے جائیں۔

مغل بادشاہ اکبر نے اولوالامر ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنے زمانہ حکمرانی کو دین الٰہی کا نام دیا۔ اُس نے دین الٰہی کا محضر نامہ جاری کیا ۔ یاد رہے کہ اکبر کے دین الٰہی کا محضر نامہ پاکستان کے موجودہ دستور سے شرعی لحاظ سے بہتر تھا کیونکہ پاکستان کا آئین شریعت کو قانون کا درجہ نہیں دیتا۔ کسی حکم یا اقدام کو عدالت میں اس بنا پر تو چیلنج کیا جا سکتا ہے کہ وہ آئین کی کسی

marfat.com

دفعہ، صدر، گورنر یا اسمبلی کے بنائے ہوئے قانون سے متصادم ہے مگر کسی حکم یا اقدام کو اس بنا پر عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکتا کہ وہ قرآن وسنت سے متصادم ہے۔

دین الٰہی کے محضر نامے کا مکمل متن درج ذیل ہے:

"مقصود از تشئید این مبانی وتمہید این معانی آنکہ چوں ہندوستان صینت عن الحدثان بمیامن معدلت سلطانی وتربیت جہان بانی مرکزِ امن وامان ودائرہ عدل واحسان شدہ وطوائف انام از خواص وعام خصوصاً علمائے عرفان شعار وفضلائے دقائق آثار کہ ہادیانِ بادیہ نجات وسالکان مسالک اوتوالعلم درجات انداز عرب وعجم رو بدیں دیار نہادہ توطن اختیار نمودند جمہور علمائے فحول کہ جامع فروغ واصول وحاوی معقول ومنقول اند بدیں ودیانت وصیانت انصاف دارند بعد از تدبر وانی وتامل کافی درغوامض معانی آیہ کریمہ "اطیعو اللہ و اطیعو الرسول والو لی الامر منکم واحادیثِ صحیحان احب الناس الی اللہ یوم القیامہ۔ امام عادل من یطع الامیر فقد اطاعنی ومن یعص الامیر فقد عصانی وغیرذالک من الشواہد العقلیہ والدلائل النقلیہ قرار دادہ حکم نمودند کہ مرتبہ سلطان عادل عنداللہ زیادہ از مرتبہء مجتہد است وحضرت سلطان الاسلام کہف الانام امیر المومنین ظل اللہ علی العالمین ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی خلا اللہ ملکہ ابدا" اعدل واعلم واعقل باللہ اند بنابریں۔

marfat.com

اگر در مسائل دین کہ بین المجتہدین مختلف فیہا است۔ بذہن ثاقب وفکر صائب خود یک جانب را ۔از اختلافات، بہ جہت تسہیل معیشت بنی آدم و مصلحت انتظام عالم اختیار نمودہ باں جانب حکم فرمایند متفق علیہ شود واتباع آں برعموم برایاو کانہ رعایا لازم و متحتم است وایضاً اگر بموجب رائے صواب نمائے خود حکمے را از احکام قرار دہند کہ مخالف نصے نہ باشد وسبب ترفیہ عالمیاں بودہ باشد۔ عمل براں نمودن بر ہمہ کس لازم متحتم است ومخالفت آں موجب سخط اُخروی وخسران دینی ودنیوی است۔ وایں سطور صدق وفور حسبۃ "للہ واظہار أبدواء حقوق الاسلام لمحضر علمائے دین وفقہائے مہذبین تحریر یافت"

(عبدالقادر بدایونی منتخب التواریخ سوم ص ۸۳)

ترجمہ (بطور حاصل):

مطلب ان امور کے درج کرنے سے یہ ہے کہ بادشاہی عدل و انصاف اور سرپرستی کے بدولت ہندوستان آج کل امن و امان کا مرکز بنا ہوا ہے اور اس کی وجہ سے عوام وخواص خصوصا ان صاحب علم وفضل علماء کا یہاں ان دنوں اجتماع ہو گیا ہے جو نجات کی راہوں کے راہنما ہیں اور "ادتوا لعلم درجات" قرآنی آیت کے مصداق یہ لوگ عرب وعجم سے اس ملک میں تشریف لائے اور اسی کو اپنا وطن بنالیا ہے۔اب جمہور علماء جو ہر قسم کے

marfat.com

علوم میں کامل دستگاہ رکھتے ہیں اور عقلی و نقلی فنون کے ماہر ہیں اور ایمان داری اور انتہائی دیانت و راستبازی کے ساتھ موصوف ہیں۔ قرآن کی آیت اطیعو اللہ و اطیعو الرسول و اولی الامر منکم (یعنی اطاعت کرو اللہ کی اطاعت کرو رسول کی اور اُن لوگوں کی جو تم میں صاحبانِ امر ہیں) اور صحیح حدیثیں مثلاً یہ کہ اللہ کے نزدیک قیامت کے دن سب سے زیادہ محبوب وہ امیر ہوگا جو عادل ہے۔ جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اُس نے میری نافرمانی کی۔ ان کے سوا اور دوسرے دلائل عقلی و نقلی کی بنیاد یہ قرار دیتے ہیں اور فیصلہ صادر کرتے ہیں کہ اللہ کے نزدیک سلطان عادل کا مرتبہ مجتہد کے مرتبہ سے زیادہ ہے اور بادشاہ جلال الدین محمد اکبر غازی چونکہ سب سے زیادہ عدل والے عقل والے اور علم والے ہیں اس بنیاد پر ایسے دینی مسائل میں جن میں مجتہدین باہم اختلاف رکھتے ہیں اگر وہ (یعنی اکبر بادشاہ) اپنے ذہن ثاقب اور صائب رائے کی روشنی میں بنی آدم کی معاشی سہولتوں اور دنیاوی انتظام کی آسانیوں کے مدنظر کسی ایک پہلو کو ترجیح دے کر اسی کو مسلک قرار دیں تو ایسی صورت میں بادشاہ کا یہ "فیصلہ" اتفاقی سمجھا جائے گا۔ اور عام مخلوق رعایا و برایا کے لئے اس کی پابندی لازمی ولابدی

marfat.com

ہوگی۔ (اسی طرح) اگر کوئی ایسی بات جو قطعی نصوص کے مخالف
نہ ہو اور دنیا والوں کو اس سے مدد ملتی ہو۔ بادشاہ اگر اس کے
متعلق کوئی حکم صادر فرمائیں تو اس کا ماننا اور اُس پر بھی عمل کرنا
ہر شخص کے لئے ضروری اور لازم ہوگا اور اس کی مخالفت دینی
اور دنیوی بربادی اور اخروی مواخذہ کی مستوجب ہوگی''
اور سچائی سے بھرپور یہ سطور (تحریر) رضائے الٰہی اور حقوق
اسلام کی ادائیگی کے اظہار اور علماء دین اور فقہائے ذی
شان کے حضور پیش کرنے کیلئے لکھی گئیں۔

حضرت مجدد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دین الٰہی کے مذکورہ بالا نفاذ کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ اسکے خلاف علم بغاوت بلند کیا اور مبداء فیاض نے آپ کو فتح مبین سے سرفراز فرمایا۔ اکبری دور کے جید فضلاء جنہیں دربار اکبری میں انتہائی رسوخ حاصل تھا وہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے قدردان تھے اور آپ سے فیضیاب ہوتے تھے۔ فیضی قرآن مجید کی غیر منقوط تفسیر لکھتے وقت جب کبھی اپنے آپ کو بے بس پاتا تھا تو آپ اُس کی مشکل کشائی فرماتے تھے۔ مگر دین الٰہی کے نفاذ کے بعد آپ نے رویت ہلال کے اعلان کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ ابوالفضل کے استفسار پر آپ نے فرمایا کہ بادشاہ جاہل ہے اور مجتہد کے اوصاف سے عاری ہے لہٰذا اُسکی جانب سے رؤیت ہلال کا اعلان شرعاً غیر نافذ ہے۔ آپ نے یہ کہہ کر دارالخلافہ چھوڑ دیا اور سرہند شریف لے آئے۔ جہانگیر کے دربار میں سجدہ تعظیمی سے انکار دراصل دین الٰہی کے خلاف اعلان جنگ تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مجدد دی یلغار کے سامنے اکبری

marfat.com

دین الٰہی نہ ٹھہر سکا۔ جہانگیر اور شاہ جہان کے دور میں وہ عملاً غیر مؤثر ہو گیا اور بالآخر اورنگ زیب عالمگیر نے اُس پر خط تنسیخ کھینچ دیا اور فتاویٰ عالمگیری نے اُس کی جگہ لے لی۔

marfat.com

حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
اور سرمایہ ملت کی نگہبانی

marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور سرمایہ ملت کی نگہبانی

علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا اکبر کے الحاد اور جبر و استبداد کے مقابلے میں آنا اور ڈٹ جانا اسکے اسباب کیا تھے؟ ایسا کیوں ہوا؟ اسے سمجھنے کیلئے کسی عمیق فکر و نظر کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ حق اور باطل کی معرکہ آرائی ازل سے ہے۔ نور اور ظلمت کا مقابلہ ہمیشہ سے رہا ہے موسویت اور فرعونیت کی محاذ آرائی کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ حسینیت اور یزیدیت کی ٹکر شروع سے ہے۔ اسی کتاب کا ایک باب مجددیت اور الحاد اکبر کی پنجہ آزمائی ہے جب آفاق برصغیر پر اندھیروں نے روشنیوں کو شکست دینے کیلئے تابڑ توڑ حملے کئے، جب جھوٹ نے سچ کو مرعوب کرنے کیلئے کمر ہمت باندھ لی۔ جب الحاد و تشکیک کی فوجیں، ایمان و یقین کی سلطنت پر ٹوٹ پڑیں۔ جب علماء سو چند ٹکوں کے عوض اپنے دین و ایمان کا سودا کر رہے تھے۔ جب طبیب بھی مریض ہو چکے تھے۔ جب رہبر رہزن بن گئے تھے۔ جب الوہیت و رسالت سے غداری اور حکمرانوں سے وفا شعاری کا دستور رواج پا رہا تھا جب اسلامی شعائر کی توہین و تضحیک کا دھندا عام ہو گیا تھا، رام اور رحیم کا فرق ختم کرنے کی باتیں ہو رہی تھیں۔ ایسے میں سرزمین سرہند سے ایک مرد حق پرست مصلّٰی سے اٹھا اور یوں چلا کہ

؎ آگئے برق کی زد میں تمام اہل چمن
ہم نے اپنے آشیانے کو مقابل کر دیا

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایسے عالم میں خاموش کیسے رہ سکتے تھے جبکہ ان کے سامنے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان موجود تھا۔

marfat.com

مَن لَم یھتمَّ بامور المُسلِمین فَلَیسَ مِنَّا

(مستدرک للحاکم ۳۱۷/۴)

ترجمہ:

''جو مسلمانوں کے امور کا اہتمام نہ کرے وہ ہمارا نہیں ہے''

حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو ایک بہت بڑے صوفی، بہت بڑے صاحب قال و حال تھے۔ جنکی نگاہ جمال خداوندی کی طرف راغب اور دل و دماغ سیر فی اللہ کی لذّت سے آباد تھے انہوں نے ملت کے اجتماعی مسائل کو پیش نظر رکھا۔ حکومت کی خرمستیوں، ہندووں کی چیرہ دستیوں اور افراد ملت کی سستیوں کا گہری نظر سے مشاہدہ کیا اور مرض کی تشخیص کے بعد ماہر طبیب کی طرح علاج کیا۔

سرمایہ ملت کیا ہے؟

ایمان اور عقیدہ کی دولت سب سے بڑی دولت ہے۔ اسکے بعد عمل صالح مومن کیلئے متاع گراں مایہ ہے۔ نفس کی خواہشات اور شہوات کو کچلنا بہت بڑا سرمایہ ہے غلبۂ اسلام کی خاطر اور اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے خلاف جہاد مومن کی بہت بڑی پونجی ہے۔ خود نیک بننے کیساتھ اوروں تک نیکی کا پیغام حکیمانہ طریق سے پہنچانا انسان کا قیمتی اثاثہ ہے فرزندان ملّت کی اس پونجی کی نگہبانی بہت بڑا کام ہے۔ عملی اور اعتقادی فسق سے معاشرے کو محفوظ کرنے کیلئے عملی اور فکری محاذ پہ پہرہ دینا ملّت کی بہت بڑی خدمت ہے۔ ابنائے ملّت کے آپس کے تعلق اور اپنے خالق و مالک کیساتھ تعلق کو کجی سے بچانا ملّت کی بہت بڑی حفاظت ہے۔ حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ان تمام حدود پر بھرپور پہرہ دیکر ملت کی نگہبانی کی ہے۔

marfat.com

ایمان وعقیدہ پر پہرہ دیتے ہوئے حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو ہدایات ارشادفرمائیں انکی جھلک اس عبارت سے دیکھی جاسکتی ہے۔

"بالجملہ طریق النجات متابعۃاھل السنتہ والجماعت کثّرھم اللہ سبحانہ فی الاقوال والافعال و فی الاصول و الفروع فاانھم الفرقۃ الناجیۃ وماسواھم من الفرق فھم فی معرض الزوال و شرف الھلاک علمہ الیوم احد اولم یعلم امّا فی الغد فیعلمہ کل احد ولا ینفع اللّھم نبھّناقبل ان ینبھاالموت. مکتوبات شریف جلداول حصہ دوم ص ۵۰

" خلاصہ یہ ہے نجات کا طریقہ اہل سنت و جماعت '' اللہ سبحانہ ان کو زیادہ کرے'' کی متابعت ہے اقوال و افعال میں اور اصول وفروع میں کیونکہ اہلسنت نجات پانے والی جماعت ہیں ان کے سوا جتنے بھی فرقے ہیں وہ مقام زوال پر ہیں ہلاکت کے کنارے پر ہیں آج کوئی اس بات کو جانے یا نہ جانے کل ہرایک جان لے گالیکن کل قیامت کا جانا ہوا اسے فائدہ نہیں دے گا اے اللہ ہمیں خبردار کردے قبل اس کے کہ موت ہمیں خبردار کرے۔''

اگراسلام کی زبوں حالی پر شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے جذبات ملاحظہ کرنے ہوں تو دیکھئے

marfat.com

لالہ بیگ کے نام مکتوب میں فرماتے ہیں:

"غربت اسلام نزدیک بیک قرن است بر نہجیے قرار یافتہ است کہ اہل کفر بجرد اجراء احکام کفر برملا در بلاد اسلام راضی نمی شوید میخواہند کے احکام اسلامیہ بالکلیہ زائل گردند و اثرے از مسلمانانِ و مسلمانی پیدا نشود و دکار را تا باءں سرحد رسانیدہ اند کہ اگر مسلمانی از شعائر اسلام اظہار نماید بقتل میرسد ذبح بقرہ در ہندوستان از اعظم شعار اسلام است کفار بجزیہ دادن شاید راضی شوند اما بذبح بقرہ ھرگز راضی نخواہند شد"۔ مکتوبات شریف جلد اول حصہ دوم مکتوبات نمبر ۸۱ ص ۷۵

"تقریباً ایک صدی سے اسلام اتنا پردیسی ہوگیا ہے کہ کفار بلاد اسلام میں برملا احکام کفر کے جاری کرنے سے بھی راضی نہیں ہورہے بلکہ وہ چاہتے ہیں کہ احکام اسلامیہ کو مکمل ختم کردیں اور مسلمانوں اور مسلمانی کا کوئی نشان باقی نہ رہے اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ اگر کوئی مسلمان شعائر اسلام کا اظہار کرے تو اسے قتل کردیا جاتا ہے۔ ہندوستان میں گائے کو ذبح کرنا اسلام کا سب سے بڑا شعار ہے کفار جزیہ دینا تو شاید قبول کرلیں مگر گائے کو ذبح کرنے پر ہرگز راضی نہیں ہونگے"

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے صرف ایک مکتوب میں جو آپ نے محمد مراد بدخشی کے نام لکھا (مکتوب نمبر ۴۹ حصہ ہفتم)

marfat.com

آپ ملّت کے ہمہ جہت سرمایہ پر نگہبانی کا ضابطہ ملتا ہے۔ کیونکہ نماز میں صفیں درست کرنے کا حکم ہے تو کہیں میدان جہاد میں صف بندی کا تذکرہ ہے کہیں ارکان نماز کی تعدیل کا ذکر ہے تو کہیں کفر کی تعطیل کا ذکر ہے جہاد بالنفس بھی ہے۔ جہاد بالسیف بھی آہ سحر گاہی بھی ہے اور انداز جہانبانی وشہنشاہی بھی ہے۔ ملاحظہ ہو، فرماتے ہیں:

''چہ نعمت است کہ باطن بذکر الٰہی جَلَّ شانہٗ معمور باشد وظاہر باحکام شرعی متحلی شود''

کتنی بڑی نعمت ہے کہ آپ کا باطن ذکر الٰہی جَلَّ شانہٗ سے معمور ہو اور ظاہر احکام شریعت سے آراستہ ہو۔

میدان جہاد کی ہدایت دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اول تصحیح نیت نمایند تا نتیجہ برآں مرتب شود باید کہ مقصود ازیں جنگ وجدال اعلاء کلمہ اسلام باشد وتوہین وتخریب اعدائے دین''

پہلے نیت صحیح کر لیجئے تا کہ اس پر نتیجہ مرتب ہو اس جنگ وجدل سے مقصود صرف اور صرف کلمہ اسلام کی سربلندی اور دشمنان دین کی توہین اور ہلاکت ہونی چاہئے۔''

ساتھ ہی مجاہدہ کا حکم فرماتے ہیں:

نصیحت دیگر کہ بیاراں نمودہ می آید التزام نماز تہجد است کہ ازضروریات طریق است

دوسری نصیحت جو کہ دوستوں کو کرنی چاہیے وہ تہجد کی پابندی ہے

marfat.com

جو راہ حق کا ضروری توشہ ہے۔

آپ زور بازو کیساتھ وظائف کا استعمال بھی ضروری سمجھتے تھے ملاحظہ ہو!

''در مواضع مخوف درحال استیلاءِ اعدا از برائے امن و رفاھیت قراء، سورۃ الایلاف مجرّب است لا اقل ھر روز وھر شب یازدہ یازدہ بخوانند''

''خوف کی جگہ اور دشمنوں کے غلبہ کے مقامات پر امن و آرام وعافیت کیلئے سورۂ ایلاف کا پڑھنا مجرّب ہے ہر دن رات میں کم از کم گیارہ گیارہ بار ضرور پڑھیں۔''

حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی کمال عاجزی اور دوسروں کی حوصلہ افزائی سے نگہبانی کا اندازہ دیکھئے اسی مکتوب میں جو محمد مراد بدخشی کے نام ہے فرماتے ہیں:

''بحال شما غبطہ می آید کہ در باطن بحق مشغولید جلّ وعلا ودر ظاہر نماز بجماعت کثیرہ ادا مینمائید مع ذلک بدولت جہاد کفار دارالحرب مشرف گشتہ اید ہر کہ سلامت میماند نمازی است و مجاہد وآنکہ ہلاک میشود شہید پاک است''

''تمہارے حال پر رشک آرہا ہے کہ باطنی طور پر تم اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول ہو اور ظاہر میں بہت بڑی جماعت کے ساتھ مل کر نماز پڑھتے ہو اور دارلحرب کے کفار کیخلاف جہاد کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہو جو سلامت رہتا ہے نمازی اور مجاہد ہوتا ہے اور جو قتل ہو جائے شہید پاک ہے۔''

marfat.com

چنانچہ میں تو کہتا ہوں!

محاذ دین پہ پہرہ دیا شیخ مجدّد نے
رہِ مسنون کا چرچہ کیا شیخ مجدّد نے

ہوا جب دور دورہ ہند میں ملت فروشوں کا
فضائے بدر کو تازہ کیا شیخ مجدّد نے

بڑھیں جب بجلیاں ملّت کے خرمن کو جلانے کو
مقابل میں نشیمن کردیا شیخ مجدّد نے

پڑھی آذان حریّت، دیا انداز شہبازی
مزاج ہند کو صیقل کیا شیخ مجدّد نے

ہلا کے رکھدیا جس کے فقر نے قصر شاہی کو
زمانے کو وہ سجّادہ دیا شیخ مجدّد نے

قلم کی نوک سے الحاد اکبر کی جڑیں کاٹیں
علم کے رعب سے حملہ کیا شیخ مجدّد نے

ہوائیں گرچہ تند و تیز تھیں، طوفان بلا کا تھا
جلائے رکھا پھر بھی اک دیا شیخ مجدّد نے

رگوں میں خونِ فاروقی سے ایسا ولولہ پایا
کہ ہر فتنے کا بُرج الٹا کیا شیخ مجدّد نے

marfat.com

ہو جس کو بھی تردّد وہ پڑھے مکتوب کا دفتر
شرع و عرفان کو یکجا کیا شیخ مجدّد نے

مجھے آصف یہ بتلایا مرشد کی عنایت نے
کیا پھر سے تصوف کو نیا شیخ مجدّد نے

marfat.com

اشاعت مسلک اہل سنت اور

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے اولاد واحفاد

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اشاعت مسلک اہل سنت اور حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ کے اولا د و احفاد

صاحبزادہ سید محمد نوید الحسن شاہ المشہدی

معزز سامعین۔

میرے مقالے کا عنوان ''اشاعت مسلک اہل سنت اور حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ کے اولا د و احفاد'' انتظامیہ نے منتخب کیا ہے۔اس کے حوالے سے گفتگو کرنے سے پہلے عنوان کے دونوں حصوں کی وضاحت کرنا چاہوں گا۔

مسلک اہل سنت سے مراد اہل حق کی جماعت ہے جو مصطفیٰ کریم ﷺ کے ارشاد مبارک کے مطابق اپنے عقائد اور اعمال کی بنیاد رکھتے ہیں۔حدیث مبارک ہے

" علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین" (۱)

اگر اسکی مزید وضاحت کرنا چاہیں تو یہ کہہ لیں کہ مسلمانوں کی وہ جماعت جن کے عقائد کی توضیح برصغیر پاک و ہند میں امام ربانی مجدد الف ثانی اور محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور مجدد دین وملت امام احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمائی۔

حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ تاریخ اسلامی میں وہ عظیم شخصیت ہیں جنہیں شریعت وطریقت کے دو دریاؤں کو اکٹھا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور اس کے بارے میں

---

(۱) مشکوٰۃ شریف ص ۳۰ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ فصل ثانی

marfat.com

نبی پاک صاحب لولاک ﷺ نے خوشخبری بھی عنایت فرمائی۔

حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ مکتوبات میں ارشاد فرماتے ہیں:

''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ صِلَةً بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ وَ مُصْلِحًا بَیْنَ الْفِئَتَیْنِ'' [۲]

''تمام تعریفیں اللہ کیلئے جس نے مجھے دو سمندروں کو ملانے والا اور دو گروہوں کے درمیان صلح کرنے والا بنایا''

حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ کے ہاں سات صاحبزادے ہوئے [۳] جن میں سے تین ایام طفولیت میں رحلت فرما گئے جن کے بالترتیب اسماء گرامی یہ ہیں (۱) صاحبزادہ محمد فرخ متوفی 1025ھ (۲) صاحبزادہ محمد عیسٰی متوفی 1025ھ (۳) صاحبزادہ محمد اشرف نے دو سال کی عمر میں وصال فرمایا اور چار صاحبزادوں نے خانقاہ مجددیہ کی عظمت کو چار چاند لگا دیئے جن کے اسماء گرامی یہ ہیں (۱) فرزند اکبر صاحبزادہ محمد صادق رحمتہ اللہ علیہ (۲) خازن الرحمت خواجہ محمد سعید قدس سرہ (۳) قیوم ثانی خواجہ محمد معصوم قدس سرہ (۴) صاحبزادہ محمد یحیٰی رحمتہ اللہ علیہ اور ان چاروں صاحبزادوں کے ہاں اٹھارہ بیٹے ہوئے [۴] جو کہ حضرت مجدد علیہ الرحمتہ کے احفاد ہیں، حضرت خواجہ محمد صادق رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد میں صرف ایک

(۲) مکتوبات جلد دوم مکتوب نمبر ۶ ص ۳۸ (۳) حضرات القدس ص ۲۰۱

(۴) تذکرہ مشائخ نقشبند از نور بخش توکلی

marfat.com

فرزند تھے جس سے سلسلہ آگے چلا۔ حضرت خواجہ محمد سعید رحمتہ اللہ علیہ کے ہاں آٹھ بیٹے ہوئے جن میں سے مولوی فرخ شاہ رحمتہ اللہ علیہ، شیخ عبدالاحد رحمتہ اللہ علیہ المعروف شاہ گل اور شیخ خلیل اللہ رحمتہ اللہ علیہ نے شریعت وطریقت کے میدان میں ناموری حاصل کی حضرت خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے چھ صاحبزادوں سے نوازا (۱) شیخ محمد صبغتہ اللہ رحمتہ اللہ علیہ متوفی ۱۱۲۱ھ (۲) حضرت قیوم ثالث خواجہ محمد نقشبند رحمتہ اللہ علیہ متوفی ۱۱۵۲ھ (۳) خواجہ محمد عبید اللہ رحمتہ اللہ علیہ حضرت مروج الشریعہ متوفی ۱۱۲۱ھ (۴) خواجہ محمد اشرف رحمتہ اللہ علیہ متوفی ۱۱۱۷ھ (۵) شیخ محمد صدیق رحمتہ اللہ علیہ متوفی ۱۱۳۰ھ (۶) حضرت خواجہ سیف الدین قدس سرہ متوفی ۱۰۹۵ھ اور حضرت صاحبزادہ محمد یحییٰ کے ہاں تین بیٹے ہوئے۔

حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی ساری زندگی دین اسلام کے احیاء اور اہل سنت کے دھندلے چہرے کو صاف اور شفاف کرنے میں صرف کر دی۔ برصغیر پاک و ہند میں ایک طرف اکبر اور جہانگیر کی لادین حکومتوں کا سامنا تھا دوسری طرف جاہل صوفی تصوف کے اندر گمراہ کن نظریات کو فروغ دے رہے تھے۔ شیعہ رافضی مغلیہ حکومت کے ایوانوں میں اثر و رسوخ پیدا کر کے شیعیت کے جراثیم پھیلا رہے تھے۔ ساحل سمندر پر عیسائی مشنری مسلمان بچوں کو عیسائی بنانے کی کوشش کر رہے تھے۔ چنانچہ ممتاز مؤرخ جناب صفدر حیات صفدر رقم طراز ہیں "اکبر نے جھگڑالو علماء کو مختلف مقامات پر بھیج دیا میدان خالی دیکھ کر شیعہ، ہندو، جینی، عیسائی اور پارسی وغیرہ آ دھمکے اور اکبر کو خوب اکسایا حتیٰ کہ بادشاہ کا ذہن ان الجھنوں کو نہ سمجھ سکا اور اس نے ان تمام اعتقادات

marfat.com

کا منصوبہ تیار کر دیا جسے دین الٰہی کا نام دیا گیا ۵

حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ نے ان تمام امور کا بنظر عمیق مطالعہ فرمایا پھر اصلاح کے لیے کوشاں ہوئے جناب مناظر احسن گیلانی لکھتے ہیں ''چالیس سال کا زمانہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے دور اکبری میں گزارا حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی عمر کا یہ زیادہ تر حصہ علوم ظاہریٰ و باطنی اور کمالات باطنی کے حصول میں صرف ہوا جوانی کے ایام میں آپ اکبر آباد بھی تشریف لے گئے جہاں دربار کے ان دونوں عالموں ابوالفضل و فیضی سے آپ کی خوب خوب ملاقاتیں رہیں بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس ارادہ کا ظہور بعد کو ہوا اس کا تخم ان ہی ملاقاتوں کے سلسلے میں پیدا ہوا ابوالفضل و فیضی آپ کی غیر معمولی ذہانت و ذکاوت سے بہت متاثر تھے بلکہ مشہور تو یہاں تک ہے کہ 'سواطع الالہام' جو فیضی کی مشہور بے نقط تفسیر ہے اس میں حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ کی بھی امداد شریک تھی فیضی کی حیرت ہوگئی جب ایک صنعت میں جس کا وہ ملتزم تھا مضمون گرفت میں نہیں آرہا تھا اس نے حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ سے ذکر کیا۔ کہا جاتا ہے کہ برداشتہ قلم آپ نے اسی صنعت بے نقط میں پوری عبارت لکھدی ان ہی دنوں کا مشہور واقعہ یہ بھی ہے کہ عید کے چاند میں اختلاف ہورہا تھا شرعی ثبوت سے پہلے ہی اکبر نے عید کا اعلان کر کے لوگوں کے روزے تڑوا دیئے اسی دن مجدد رحمتہ اللہ علیہ ابوالفضل سے ملنے آئے اور پوچھنے پر ابوالفضل کو

(۵) عہد مغلیہ مع دستاویزات ص ۳۳۷، ۳۳۶

marfat.com

معلوم ہوا کہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ تو روزے سے ہیں اس نے وجہ دریافت کی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا چاند کے متعلق اب تک شرعی شہادت فراہم نہیں ہوئی ابو الفضل نے کہا کہ بادشاہ نے تو حکم دے دیا ہے اب کیا عذر ہے بے ساختہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے منہ سے یہ جملہ نکلا ''بادشاہ بے دین است اعتبار ندارد'' ۶

مناظر احسن گیلانی کی اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مجدد ر رحمۃ اللہ علیہ نے اکبر اور جہانگیر کے دور کو نہایت قریب سے دیکھا اور اس بے دینی کا تخم بونے والوں ابوالفضل اور فیضی کی چالوں کا بھی مشاہدہ کیا۔ اس کے بعد حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے اس لادینیت کے سیلاب کے خلاف بند باندھنے کی کوشش کی۔ اگر بنظر عمیق دیکھا جائے تو اس کاوش کے تین بنیادی ستون نظر آتے ہیں۔

(۱) خانقاہ مجددیہ سرہند شریف

(۲) مکتوبات امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ

(۳) دربار مغلیہ کے اراکین اور مقربین کا سلسلہ نقشبندیہ سے وابستہ ہونا۔

خانقاہ مجددیہ سرہند شریف کے سرپرست اور حقیقی نگران حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ہی تھے لیکن آپ کی حیات ظاہری میں ہی خانقاہ میں تعلیم و تربیت اور تزکیہ و طہارت کی ذمہ داری حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان کے پاس تھی جسکو صاحبزادگان حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد بھی نبھاتے

---

(۶) الفرقان مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ص ۸۷

marfat.com

رہے۔

حضرت شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ کے اولاد و احفاد مسلک اہل سنت کی اشاعت کیلئے ہمیشہ کوشاں رہے۔اس نُورٌ عَلٰی نُور گھرانے کے افراد نے اسے اپنا مقصد حیات بنائے رکھا۔جن خطوط پر مجدد رحمتہ اللہ علیہ نے کام کیا انہیں کو تادم زیست رہنما اصول بنائے رکھا خانوادۂ مجددیہ کے اصحاب نے اشاعت مسلک اہل سنت کے لیے مختلف طریقوں سے کاوشیں کیں۔ان کا جائزہ ہم ذیل کی سطور میں لیتے ہیں۔

(۱) خانقاہ مجددیہ میں تعلیم و تربیت

کسی بھی نظریہ کی تقویت کے لیے ضروری ہے کہ اس کے حامل افراد معاشرہ میں پڑھے لکھے جانے جاتے ہوں۔حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد و احفاد نے اس شعبہ پر خصوصی توجہ دی اگر برصغیر پاک و ہند کی تاریخ پڑھی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ خانقاہ مجددیہ مغلیہ دور میں علم و حکمت کی سب سے بڑی دانش گاہ تھی جس سے عامۃ الناس علوم حاصل کر کے دنیائے اسلام بالخصوص افغانستان ، اور ماوراء النہر کے علاقوں کی طرف رجوع کرتے تھے۔اور اس تدریسی عمل میں خانوادۂ مجددیہ کے افراد بنفس نفیس شریک تھے جس کا اندازہ حضرات القدس کے مختلف اقتباسات کے سامنے رکھنے سے ہوتا ہے۔

شیخ بدرالدین سرہندی رحمتہ اللہ علیہ حضرت محمد صادق رحمتہ اللہ علیہ فرزند اکبر حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ کے احوال کو بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

marfat.com

" حضرت مخدوم زادہ علوم عقلیہ و نقلیہ کے جامع تھے اور اکثر علوم حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ ہی سے حاصل کیے تھے کچھ عربی علوم مولانا طاہر لاہوری رحمتہ اللہ علیہ (خلیفہ مجاز حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ متوفی ۱۰۴۰ھ) سے اور کچھ علوم حکمت مولانا محمد معصوم قندھاری متوفی ۱۰۲۶ھ سے حاصل کیے تھے اور اٹھارہ سال کی عمر میں تمام علوم ظاہری سے فارغ ہو چکے تھے بلکہ تمام علوم متداولہ بہت متانت اور گہرائی سے پڑھنے لگے تھے۔

اس حقیر (جامع حضرات القدس) نے مطول مع حاشیہ میر، شرع عقائد مع حاشیہ خیالی تحریر اقلیدس اور شرح مطالع مع حاشیہ میر حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ اور مخدوم زادہ کی خدمت میں پڑھیں اور حضرت مخدوم زادہ کے انتقال ۱۰۲۵ھ کے بعد شرح مواقف تفسیر بیضاوی اور حاشیہ عضدی حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ سے پڑھی ہیں وہ مخدوم زادہ تشریح میں بہت دور تک جاتے تھے اور مختلف مطالب بیان کرتے تھے اور اپنی سلیم اور نکتہ رس طبیعت سے بڑی باریکیاں پیدا کرتے تھے اور کبھی کبھی کتابوں پر حاشیہ بھی تحریر فرماتے تھے ے

مزید برآں حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند ثانی خواجہ محمد سعید سلمہ المجید بھی تعلیم و تعلم کے ساتھ مضبوط رشتہ رکھتے تھے۔صاحب حضرات القدس بیان کرتے ہیں۔

(ے) حضرات القدس، ص ۲۰۴

marfat.com

''جب آپ سن شعور کو پہنچے تو علوم ظاہری کی تحصیل میں مشغول ہوئے اور اکثر علوم حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاصل کیے اور کچھ مولانا محمد طاہر لاہوری رحمتہ اللہ علیہ سے اور کچھ اپنے بڑے بھائی خواجہ محمد صادق قدس سرہٗ سے پڑھے اور سترہ سال کی عمر میں تمام علوم متداولہ مکمل کر لیے پھر کتب متداولہ جیسے شرح حکمتہ العین، عضدی اور بیضاوی کا درس دینے لگے''۔[۸]

خانوادۂ مجددیہ کے عظیم چشم و چراغ قیوم ثانی حضرت خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ بھی اتباع سنت میں معلّم کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ شیخ بدرالدین سرہندی رحمتہ اللہ علیہ رقم طراز ہیں۔

''فجر کی نماز کے بعد اور مقررہ وظائف سے فارغ ہو کر آپ حلقہ ذکر میں اصحاب کے ساتھ بیٹھتے اور مراقبہ کرتے اور ظہر کی نماز کے بعد حافظ صاحب سے کلام مجید سننے کے لیے بھی حلقہ فرماتے اکثر اوقات ظہر کے حلقے کے بعد کتب متداولہ مثلاً بیضاوی، عضدی، تلویح، مشکوٰۃ اور ہدایہ کا درس دیتے''۔[۹]

---

(۸) حضرات القدس شیخ بدرالدین سرہندی، ص ۲۱۴ (۹) حضرات القدس، ص ۲۴۳

marfat.com

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے احفاد میں سے حضرت خواجہ محمد سعید سلمہ المجید کے تیسرے بیٹے مولوی فرخ شاہ نے اشاعت مسلک اہل سنت کے لیے تعلیم و تعلم کو اختیار فرمایا اور اقلیم تدریس کے تاجور ہونے کا افتخار حاصل کیا۔ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کے اکثر افراد آپ ہی کے شاگرد ہیں ۱۰

حضرت خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ کے تمام صاحبزادگان ہی علمی شغف رکھتے تھے لیکن درس و تدریس کا باقاعدہ سلسلہ قیوم ثالث خواجہ محمد نقشبند اور خواجہ سیف الدین رحمتہ اللہ علیہ نے اپنایا۔

(۲) تصانیف

کسی عقیدہ اور فکر کی پختگی کیلئے نہایت ضروری ہے کہ اس کے حوالے سے جامع کتب تحریر کی گئی ہوں۔ چنانچہ حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ کے اولاد و احفاد نے مسلک اہل سنت کی اشاعت کے لیے کتب بھی تصنیف فرمائیں اکثر کتب حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے موقف کی وضاحت کیلئے لکھی گئیں یا حضرت کی ذات ستودہ صفات پر کئے گئے اعتراضات کے جواب میں لکھی گئیں۔ حضرت خواجہ محمد سعید خازن رحمتہ اللہ علیہ نے تو درس نظامی کی کتب کی شروحات بھی تصانیف فرمائی مشکوٰۃ المصابیح پر تعلیقات لکھیں جن میں مذہب حنفی کی تائید کی ۱۱

(۱۰) تذکرہ مشائخ نقشبند از نور بخش توکلی (۱۱) روضۃ القیومیہ، زبدۃ المقامات

marfat.com

حاشیہ خیالی پر ایک حاشیہ متین لکھا اور اس میں اپنے دقائق خاصہ تحریر فرمائے ایک رسالہ رفع سبابہ کی ممانعت میں تحریر فرمایا۔ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے پوتے مولوی فرخ شاہ نے مجدد صاحب علیہ الرحمۃ پر کئے گئے اعتراضات کے جواب میں ''رسالہ کشف الخطا'' تحریر فرمایا ۱۲؎

حضرت خواجہ محمد سعید سلمہ المجید کے پانچویں فرزند شیخ عبد الاحد علیہ الرحمہ نے فن تحریر میں نام پیدا کیا اور اشاعت مسلک اہل سنت کے لیے اپنی صلاحیتیں بروئے کار لائے۔ شواہد التجدید، لطائف مدینہ اور جنود اللہ آپ ہی کی تصانیف ہیں ۱۳؎

آپ شاعری کا شغف بھی فرماتے تھے آپ کا دیوان اور مثنوی چار چمن مشہور و معروف ہے۔ حضرت مروج الشریعت خواجہ عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے یاقوت احمد کے نام سے ایک رسالہ تصنیف کیا جو دراصل حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ رحمہ کے سفر حرمین کے حالات ہیں اس میں مسلک اہل سنت کی حقانیت کے بہت سارے دلائل موجود ہیں۔

(۳) مکتوبات

حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندی علیہ الرحمہ کے طریقے کے مطابق آپکے صاحبزادگان اور احفاد بھی خطوط کے ذریعے مسلک اہل سنت کی اشاعت کے لیے کوشاں رہے ۔ قیوم ثانی حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ کے مکتوبات تین ضخیم جلدوں میں طبع ہوئے ۱۴؎

(۱۲) تذکرۂ مشائخ نقشبندیہ ص ۲۶۱ (۱۳) تذکرۂ نقشبند (۱۴) حضرات القدس مناقب آدمیہ

marfat.com

یہ مکتوبات عالمگیری دور کے نامور حضرات اور پردہ نشین خواتین کو بھی لکھے گئے ۔ان میں سے کچھ مکتوبات ایسے بھی ہیں جو براہ راست اورنگزیب عالمگیر کو لکھے گئے ۔ یہ مکتوبات پند و نصائح اور وعظ و نصیحت کا حسین مجموعہ ہیں۔

قیوم ثانی حضرت خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ کا ایک خط جو بنام اورنگزیب عالمگیر ہے اسکے مشاہدہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے خطوط اپنے اندر جذبات کا ایک سمندر سموئے ہوئے تھے۔ایک حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

> ”یہ حدیث دلیل ہے اس امر کی کہ اللہ تعالیٰ حاکم کے اعمال نامے میں ان اعمال حسنہ کے مثل لکھتے ہیں جو اس علاقہ میں لوگ امن کے ساتھ اس کی حمایت و حفاظت میں انجام دے رہے ہیں یہ فضل عظیم کس قدر عالی شان ہے۔افسوس کہ یہ دور اس نعمت خوشگوار سے بہ حسب ظاہر محروم ہے اور بعض عوائق و موانع کی وجہ سے اس قسم کی فی سبیل اللہ ہی جدوجہد سے معمور ہے۔
>
> **یَالَیْتَنِی کُنْتُ مَعَکُمْ فَاَفُوْزَ فوزاً عَظِیْمًا** (کاش میں اس کے ساتھ ہوتا اور بڑی کامیابی پر فائز ہوتا) لیکن از روئے باطن اپنے ساتھ ہی جاننا اور ذرا اور توجہ کی راہ سے مدد و معاون تصور کرنا۔

marfat.com

ہم فقراء کا سرمایہ رائس المال یہی توجہ اور دعا ہے اگر گوشہ
نشین فقراء سالہا سال ریاضت کریں اور چلّے کھینچیں اس
عمل کو نہیں پہنچ سکتے (جو آپ کر رہے ہیں) وہ طاعات و
عبادات جو قدو جسد دینی کے راستہ میں ہوتی ہیں طاعات و
عزلت پران کا درجہ کہیں زیادہ ہے ۱۵

حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ کے اس مکتوب سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت قیوم ثانی مسلسل غلبہ اہل سنت اور نفاذ نظام مصطفیٰ کے لیے کوشاں تھے جو اورنگزیب کے حکمران بننے سے ہی ممکن تھا۔ خواجہ محمد معصوم ایک دوسرے مکتوب میں اورنگزیب کو لکھتے ہیں۔ کم ترین دعا گویاں نیاز مند۔ نعمت امن امان رونق اسلام اور قوت شعائر اسلام کے ظہور پر شکر وثنا کرتا ہے نیز آپ کے لیے درازی عمر شوکت وظفر اور نصرت کی دعا اپنے زاویہ نامرادی اور گوشہ شکستگی میں درویشوں کے ساتھ کرتا رہتا تھا۔ چونکہ یہ دعا خلوص سے ہے اور پس پشت ہے اس لیے امید ہے کہ قرین قبولیت ہوگی۔

حضرت خواجہ سیف الدین صاحب نے بھی تبلیغی مقاصد کے لیے امراء اور بادشاہ وقت کو خطوط لکھے جو مکتوبات سیفیہ کے نام سے طبع ہوئے۔ ایک مکتوب کا اقتباس آپ کے سامنے رکھتا ہوں تا کہ واضح ہو کہ حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے اولاد و احفاد کس حد تک مسلک اہل سنت کی اشاعت کے لیے کوشاں تھے۔

---

(۱۵) مکتوبات معصومیہ

marfat.com

''ہر گاہ فرائض را ایں حال شد فاعتبر واعتبر وبال النوافل فاعتبر ویا اُولی الابصار و بالجملہ اعانۃ الظلمہ والرفضۃ واعزازھم دواحترامھم اعانۃ''لھم علی المعصیۃ قال سبحانہ تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان فالحذر ثم الحذر قال رسول ﷺ ھلک المفلسون۔۔۔۔۔۔۔والسلام ۱۶

ترجمہ: جب فرائض کا یہ حال ہے تو نوافل کا کیا حال ہوگا پس اہل عقل عبرت پکڑو ظالمین اور شیعہ رافضیوں کی مدد اور ان کو اعزاز واحترام دینا گناہ پر تعاون ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا نیکی اور تقویٰ پر تعاون کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں تعاون نہ کرو پس بچو پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مفلس ہلاک ہو گئے۔

حضرت خواجہ سیف الدین کے اس مکتوب گرامی سے واضح ہوتا ہے کہ اورنگزیب عالمگیر کے دور میں ہندوستان کو سُنّی سٹیٹ بنانا چاہتے تھے جو یقیناً خانوادۂ مجددیہ کی کوششوں سے بن گیا۔

اورنگزیب عالمگیر نے بھی علماء کرام پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جو الہامی قانون مدون کرے جو کہ آج فتاوی عالمگیری کے نام سے جانا جاتا ہے اور فقہ حنفی کو بطور پبلک لاء نافذ کر دیا علاوہ ازیں اس نے امور مملکت کو جس طرح چلایا اس کا خاکہ شیخ محمد اکرام نے اپنی تصنیف میں یوں کھینچا۔

''تخت نشین ہونے کے بعد ہی اس نے بھنگ وغیرہ کاشت کرنے کی ممانعت

---

۱۶) مکتوبات سیفیہ مطبوعہ حیدر آباد سندھ ص ۷۹،۸۰

marfat.com

کر دی شراب نوشی ممنوع قرار دی جواء بند کر دیا بدکاری کے خلاف پوری کوشش کی بازاری عورتوں کو حکم دیا کہ یا تو وہ شادی کر لیں یا ملک چھوڑ دیں۔ ان احکام کی تعمیل کرانے کے لیے محتسب مقرر کیے ۱۶۶۴ء میں اس نے ستی کی ممانعت کی اور بچوں کو بطور غلام یا خواجہ سرا بنانے کے خلاف احکام جاری کیے۔ اس کے علاوہ اس نے خود اپنی پرہیز گاری اور سادگی سے اپنی رعایا کے لیے نیک مثال قائم کی بادشاہ کے درشن کو موقوف کیا اگر چہ وہ خود موسیقی کا ماہر تھا لیکن اس نے گانے والوں اور گانے والیوں کو دربار سے ہٹا دیا اس کی سالگرہ پر جو اسراف ہوتا تھا اسے ترک کر دیا اور شاہجہاں کی ضیافتوں اور فضول خرچی کی وجہ سے رعیت پر جو ٹیکسوں کا بوجھ پڑا ہوا تھا اس کو ہلکا کر دیا اس نے تقریباً اس قسم کے ٹیکس معاف کیے۔ وہ عالموں اور بزرگوں کی قدر کرتا اس نے ملک کا انتظام شرع کے اصولوں پر قائم کیا تھا اور عدل و انصاف کا محکمہ علماء کے ہاتھ میں تھا اس وقت اسلامی قوانین سے متعلق کوئی مستند اور جامع کتاب نہ تھی اس نے تمام ملک کے قابل علماء کو جمع کر کے فتاویٰ عالمگیری کے نام سے حنفی فقہ کی ضخیم کتاب مرتب کروائی جو اب تک بڑی اہم اور مستند سمجھی جاتی ہے۔ وہ خود بڑی سادہ زندگی بسر کرتا تھا بیت المال کے پیسے کو ہاتھ تک نہ لگاتا تھا اپنی روزی ٹوپیاں بنا کر اور قرآن شریف لکھ کر کماتا تھا [۱۷]

مجددیہ خاندان کے ایک شہزادہ خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ کے فیضان کی ایک جھلک مشاہدہ فرمائیے۔ اورنگزیب عالمگیر کے نظام حکومت میں یہ تبدیلی یونہی نہیں آئی

---

(۱۷) انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ص ۳۷۴، ۳۷۵ (۱۸) تذکرہ مشائخ نقشبند

marfat.com

بلکہ اس کے پیچھے قیوم ثانی خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ کی کوششوں کا اثر ہے۔

حضرت خواجہ معصوم رحمۃ اللہ علیہ جب حج کے لیے روانہ ہو رہے تھے تو اس وقت شاہجہان کا آخری دور تھا دارا شکوہ اور اورنگزیب تخت دہلی کے حصول کے لیے آپس میں لڑ رہے تھے تو اس وقت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ نے غلبہ اہل سنت اور نظام مصطفیٰ کے عملی نفاذ کے لیے اپنے صاحبزادہ خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ کو اورنگزیب عالمگیر کے لشکر میں شامل کیا جن کی توجہ باطنی اور دعا سے اورنگزیب عالمگیر بادشاہ ہندوستان بن سکا۔ حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ اورنگزیب کی ہدایت کے لیے حرمین شریفین میں دعا فرماتے رہے۔

حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے حضرت قیوم ثالث محمد نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات بھی علم و حکمت کا خزینہ ہیں۔ جو کہ وسیلہ القبول الی اللہ والرسول کے نام سے شائع ہوئے ۱۹؎

(۴) احیاء طریقہ نقشبندیہ:

صوفیاء کرام اپنے کردار اور تعلیمات کے ذریعے عامۃ الناس کو متاثر کرتے ہیں اور پھر انہیں اپنے رنگ میں رنگ دیتے ہیں۔ اہل سنت کے نظریات و افکار کو بھی اپنا لیتے ہیں۔ حضرت خواجہ محمد سعید سلمہ المجید نے اپنے عصر میں طریقہ نقشبندیہ کی خوب خوب اشاعت کی۔ یکم ربیع الاوّل ۱۰۳۴ھ کو قیوم ثانی حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ مسند ارشاد پر

(۱۹) روضۃ القیومیہ رکن چہارم

marfat.com

جلوہ افروز ہوئے تو پہلے دن پچاس ہزار آدمیوں نے بیعت کی جن میں سے دو ہزار حضرت مجدد کے خلفاء تھے ، ماوراء النہر ، خراسان اور بدخشان وغیرہ ممالک کے بادشاہوں نے اپنے سفیر مع تحائف بھیج کر غائبانہ بیعت کی قیومیت کے تیسرے سال شاہ جہاں سرہند شریف حاضر ہوا۔ قیومیت کے آٹھویں سال سات سو علماء شام داخل سلسلہ ہوئے نویں سال سادات روم نے تحائف بھیجے اور غائبانہ بیعت کی تیرھویں سال عبدالفروز شاہِ توران بیعت سے مشرف ہوا چودھویں سال اورنگزیب عالمگیر نے بیعت کی پندرھویں سال اورنگزیب کی بہن روشن آرا بیگم داخل سلسلہ ہوئی سولھویں سال اورنگزیب کی دوسری بہن گوہر آرا مشرف بیعت ہوئی۔ پھر سلطان عبد الرحمٰن شاہ خراسان اور اسکی بیگم داخل سلسلہ ہوئے الغرض ہر روز ہزار ہا آدمی زیارت کے لیے حاضر ہوتے اور بیعت کا شرف حاصل کرتے۔ خلفاء اور فرزندان کی وساطت کے علاوہ نوے لاکھ افراد نے قیوم ثانی کے ہاتھ پر بیعت کی اور خلفاء کی تعداد سات ہزار تھی جو سب کے سب صاحب کمالات تھے۔[20]

حضرت خواجہ صبغتہ اللہ رحمتہ اللہ علیہ نے بھی مجددی فیضان کو ہزار ہا لوگوں میں تقسیم کیا۔ قیوم ثالث حضرت خواجہ محمد نقشبند رحمتہ اللہ علیہ جب جلوہ آراء مسند مجدد الف ثانی ہوئے تو کثرت ارشاد کا یہ عالم تھا کہ آپ کی قیومیت کے پچیسویں سال ہر روز چار

(۲۰) مشائخ نقشبند

marfat.com

پانچ سو آدمی بلکہ اس سے زیادہ حاضر خدمت ہو کر مرید ہوئے کہ کابل میں گنجائش نہ رہی توران، ترکستان اور بدخشاں کے بادشاہ اپنی اپنی حدود تک استقبال کیلئے آئے ۲۱

حضرت مروج الشریعہ خواجہ عبید اللہ اور خواجہ محمد اشرف اور خواجہ محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہم نے بھی طریقہ نقشبندیہ کے احیاء کے ذریعے مسلک اہل سنت کی اشاعت کی ۲۲

حضرت خواجہ سیف الدین کے ہاں خانقاہ میں ہر روز چار سو درویش استفادہ کے لیے جمع ہوتے تھے اور حسب فرمائش کھانے پکائے جاتے تھے مگر باوجود اس تنعم کے سالک بلند مقامات پر پہنچتے تھے کیونکہ اس طریقہ کا مدار مرشد کی ہمت اور توجہ پر تھا ۲۳

(۵) مناظرہ

نظریات و افکار کی حقانیت کو واضح کرنے کا ایک طریق مناظرہ بھی ہے اکثر صوفیاء کرام اس سے اجتناب برتتے رہے لیکن حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے فرزند ثانی خازن الرحمہ حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ نے مسلک اہل سنت کی حقانیت کو آشکار کرنے کیلئے مناظرہ سے بھی دریغ نہ کیا مناظرہ پر آپ کو پوری قدرت حاصل تھی۔ کہ اکثر اکابر علماء ہند سے آپ کا مباحثہ ہوا اور آپ غالب رہے اور ان کو خاموش کر دیا نا چار سبھی علماء نے آپ کی تعریف و تحسین کی اور اپنی کوتاہی اور عجز کو آپ کی مدحت کے پردے میں چھپایا۔

شاہ جہاں کے دور میں علامہ آصف جاہ جو علوم عقلیہ میں پوری قدرت رکھتا تھا

(۲۱) روضۃ القیومیہ (۲۲) حضرات القدس (۲۳) تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ص ۲۹۱

marfat.com

اورامراء دربار میں لادینیت پھیلا رہا تھا ہندوستان کے علما میں سے کوئی اس کا سامنا نہ کرتا تھا حضرت خواجہ محمد سعید سلمہ المجید نے اس سے مناظرہ کیا۔علامہ آصف جاہ نے بعض قوی اعتراضات آپ کے سامنے رکھے تو آپ نے عنایت خداوندی سے فوراً اور بلا تکلف نہایت صحت کے ساتھ انکی تشفی فرمادی ۲۴

(٦) معمولات اہل سنّت:

افکار ونظریات کی ترویج کی ایک صورت ان کو اپنی زندگی میں شامل کرنا بھی ہے۔حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ کے اولاد واحفاد نے بھی اشاعت مسلک اہل سنت کے لیے اس کے معمولات کو اپنایا۔خانقاہ مجددیہ میں جملہ امور سنت نبوی ﷺ کی روشنی میں انجام دیئے جاتے جیسا کہ اکابر اولیاء کرام کے مزارات تعمیر کیے جاتے ہیں اسی طرح شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ کا بھی شاندار مزار تعمیر کیا گیا ہے۔خواجہ محمد صادق رحمتہ اللہ علیہ اور خواجہ محمد سعید رحمتہ اللہ علیہ بھی آپ کے ساتھ وہیں مدفون ہیں۔حضرت خواجہ محمد معصوم رحمتہ اللہ علیہ کا بھی قبہ موجود ہے خواجہ سیف الدین رحمتہ اللہ علیہ کا مزار شہزادی روشن آرا بیگم نے تعمیر کروایا ۲۵

حضرت خواجہ محمد سعید سلمہ المجید فجر کی نماز کے بعد طویل مراقبہ فرماتے سفر حرمین شریفین کے دوران حضرت خواجہ محمد معصوم بھی دربار رسالت پر مراقب ہوئے اور فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کا وجود مقدس مرکز جمیع عالمیان ہے عرش سے فرش تک

(۲۴) ایضاً ص ۲۴ (۲۵) زبدۃ المقامات

marfat.com

تمام مخلوقات آپ کی محتاج ہے اور آپ سے فیضیاب ہیں اگر چہ وھاب مطلق اللہ تعالیٰ ہے لیکن افاضہ آپ کے توسل سے ہوتا ہے اور مہمات ملک وملکوت آپ کے اہتمام سے سرانجام پاتی ہیں شب وروز کاسہ مخلوقات پر روضہ مطہرہ سے انعام فائض رہتا ہے ۲۶

حضرت خواجہ محمد سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ آپ آدھی رات کو حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوتے اور آپ سے مخاطب ہوکر عاجزی سے یہ شعر پڑھتے

من کیستم کہ باتو دم دوستی زنم
چندیں سگان کوئے تو یک کم ترین منم ۲۷

خانقاہ مجددیہ میں مجلس اعراس کا باقاعدہ اہتمام کیا جاتا یہاں تک کہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ کے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے والدگرامی کا عرس کیا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

''چندروز سے اس مسکین کے درد میں آرام ہے چنانچہ ڈولی میں بیٹھ کے چند گھڑیوں کے لیے اپنے پیردستگیر حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس عرس میں حاضر ہوا'' ۲۸

الغرض حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے اولاد واحفاد کے معمولات اشاعت مسلک اہل سنت کا ایک ذریعہ تھے افسوس یہ کہ خانقاہ مجددیہ کے روز وشب مؤرخین نے بہترین

---

(۲۶) یاقوت المدیر (۲۷) تاریخ المشائخ نقشبندیہ ص ۴۳۲ از صاحبزادہ عبدالرسول

(۲۸) مکتوبات معصومیہ جلد اوّل ۲۶۶

marfat.com

انداز میں تحریر نہیں کیے۔

آخر میں حضرت مجدد علیہ الرحمہ کے اولاد و احفاد کی بارگاہ میں وہ الفاظ پیش کروں گا جو حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمتہ اللہ علیہ نے ارشاد فرمائے ہیں:

"فرزندانِ آں شیخ (احمد سرہندی) کہ اطفال اند اسرار الٰہی اند بالجملہ شجرۃ طیبۃ انبتہ اللہ نباتا حسنا" ۲۹

صاحب حضرات القدس فرماتے ہیں کہ

حضرت مجدد کی دو بڑی کرامتیں صفحہ روزگار پر باقی ہیں ایک یہ کہ آپ کے کلام کا مثل تمام مشائخ و عرفائے عصر لکھنے سے ناکام رہے اور دوسری بڑی کرامت یہ ہے کہ آپ نے اپنے فرزندان گرامی کو اپنے تصرف سے اپنی طرح علم و عمل اور باطنی کمالات اس قدر عطا فرمائے کہ روئے زمین پر کسی اور شیخ نے اپنے فرزندوں کو تصرف اور توجہ سے اس طرح اپنے مثل نہیں بنایا اور یہ دونوں کرامتیں دنیا میں آفتاب سے زیادہ روشن ہیں اور باعث تعجب خلائق ہیں ۳۰

ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتیه مَن یَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم.

---

(۲۹) ایضاح طریقہ مطبوعہ لاہور از غلام علی شاہ (۳۰) حضرت القدس ص ۲۷۵

marfat.com

خطبۂ صدارت

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ صدارت

حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد

چیئرمین امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل) کراچی

محترم ومکرم جناب حضرات علمائے کرام ومشائخ عظام ومہمانان گرامی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں محترم ومکرم جناب صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی زید مجدہ کا ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھے امام ربانی کانفرنس کی صدارت کا یہ اعزاز بخشا۔

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہ بین الاقوامی شخصیت کے حامل ہیں۔ان کا دائرہ اثر بڑا وسیع ہے۔پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، عرب ممالک، روس وچین اور امریکہ ویورپ بھی اب اس دائرے میں شامل ہیں۔عرب ممالک میں سلسلہ نقشبندیہ کی اشاعت حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے برادر طریقت شیخ تاج الدین سنبھلی سے ہوئی اور سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی اشاعت شیخ آدم بنوری، خواجہ محمد معصوم سرہندی، شیخ محمد مراد منزلوی، شیخ خالد کردی علیھم الرحمہ وغیرہ سے ہوئی۔حرمین شریفین میں تعلیمات مجددیہ کو جو اہمیت حاصل ہوئی اس کا اندازہ مکتوبات امام ربانی کے مکہ معظمہ سے تین جلدوں میں عربی ترجمہ کی اشاعت سے ہوتا ہے۔حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ پر کام کا آغاز خود آپ کے عہد مبارک میں ہوا۔خواجہ محمد ہاشم کشمی کی زبدۃ المقامات اور خواجہ بدرالدین سرہندی کی حضرات القدس اور مجمع الاولیاء آپ کی سوانح میں بنیادی اہمیت کی حامل ہیں۔آپ کی بین الاقوامی

marfat.com

حیثیت کا اس سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ پاکستان، ہندوستان، ترکی، انگلستان، امریکہ، ہالینڈ، نیوزی لینڈ اور کینیڈا وغیرہ 10 ملکوں میں آپ کے حالات وافکار پر 12 محققین پی۔ایچ۔ ڈی کر چکے ہیں۔

اس وقت University of Wellington New Zealand, victoria میں ایک بین الاقوامی ریسرچ اسکالر Dr. Arthur Buehler مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی کے انتخاب کا انگریزی میں ترجمہ کر رہے ہیں جو سالِ رواں میں مکمل ہو جائے گا۔اسی طرح ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے خواجہ عبد الاحد بن خواجہ محمد معصوم علیھما الرحمہ ایک نادر مخطوطہ "اَلْجَنَّاتُ الثَّمَانِیَہ" پر University of Glasgow, Scotland, Uk میں پوسٹ ڈاکٹریٹ کے لئے مقالہ لکھا ہے اور اسی مخطوطہ پر دار العلوم سلطانیہ، جہلم میں صاحبزادہ بدر الاسلام صدیقی کام کر رہے ہیں۔الغرض حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ پر پوری دنیا میں کام ہو رہا ہے۔آپ کی شخصیت ملت اسلامیہ کے لئے ایک مینارۂ نور ہے۔

اس محفل پاک میں محققین اور مقررین کرام نے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے نسبت تبلیغ و اجتہاد ، سیاسیات وتجدیدی کارنامے، شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ سے آپ کی نسبت اور حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی اولاد واحفاد کی خدمات کا فاضلانہ انداز سے ذکر فرمایا ہے۔

اس کانفرنس کا اہتمام کرنے والے محترم ومکرم جناب صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی ایک متحرک شخصیت کا نام ہے جنہوں نے گذشتہ نصف صدی سے حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ العالی کی سرپرستی میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا چرچا کیا

marfat.com

بہت سی کانفرنسیں کیں اور بہت سا لٹریچر شائع کیا۔ آپ کی خدمات کی تفصیل کیلئے ایک دفتر چاہیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین! آپ ہی نے امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، کراچی کی عظیم انسائیکلوپیڈیا ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کی سات جلدوں کے اظہار تشکر کے سلسلے میں ۲۴/اپریل ۲۰۰۵ء بروز اتوار ایوان اقبال، لاہور میں عظیم الشان کانفرنس کی اور علماء و دانشوروں سے داد و تحسین حاصل کی۔ حال ہی میں محترم جناب صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی نے ''ارمغان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کے عنوان سے بڑے خوبصورت انداز میں اس کانفرنس کی روئداد شائع کی ہے جو قابل تحسین ہے۔ حسن اتفاق کہ اس کانفرنس میں بھی ''جہان'' ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' کے عظیم انسائیکلوپیڈیا کی بقیہ 5 جلدیں پیش کی جارہی ہیں۔ اس طرح مجموعی طور پر جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کی 12 جلدیں ہوگئیں جس کے 7500 صفحات ہیں۔ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ العالی نے بھی ''نور اسلام'' کا گولڈن جوبلی نمبر تین جلدوں میں شائع کیا ہے۔ جو قابل تعریف ہے۔ اسی نور اسلام کا مجدد الف ثانی نمبر (1988ء) جو محترم و مکرم جناب صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی کی کاوشوں کا نتیجہ تھا اور حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری مدظلہ العالی کی سرپرستی میں مُدَوّن ہوا، جہان امام ربانی کا اولین محرک ثابت ہوا۔

الحمد للہ اس کانفرنس میں امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل، کراچی کے بانی محترم المقام جناب جاوید اقبال مظہری اور ادارہ مسعودیہ انٹرنیشنل، کراچی کے بانی محترم و مکرم جناب معراج الدین مسعودی بھی شامل ہیں جو کراچی سے تشریف لائے ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت مسعود ملت مدظلہ العالی کے فرزندانِ طریقت بھی اس کانفرنس میں شریک و معاون ہیں۔ آپکی ایک اور بات کی طرف توجہ دلانا مناسب سمجھتا ہوں، کئی ماہ ہوئے ادارہ مسعودیہ اور امام ربانی

marfat.com

فاؤنڈیشن کی ویب سائٹ کا اجراء ہو چکا ہے۔ اور الحمد للہ دنیا کے بیس، پچیس ملکوں کے تقریباً 20 ہزار ناظرین ہر ماہ اس ویب سائٹ کو دیکھ رہے ہیں اور ہدایت پا رہے ہیں۔

آخر میں محترم ومکرم جناب صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی، مجدد الف ثانی سوسائٹی اور شیر ربانی اسلامک سنٹر کے اراکین ومعاونین کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کے حوالے سے یہ کامیاب اور شاندار کانفرنس منعقد کی اور مہمانان گرامی اور حاضرین محفل کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ یہاں تشریف لائے اور اس محفل کو رونق بخشی۔ شکریہ

marfat.com

روئیداد

marfat.com

﴿ روئیداد ﴾

جہانِ امامِ ربانی مجدّد الف ثانی کانفرنس

منعقدہ ۱۸ مارچ ۲۰۰۷ء بروز اتوار بمقام کانفرنس ہال ہمدرد سنٹر لٹن روڈ (غازی علم الدین شہید روڈ)، لاہور

صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی
صدر مجدد الف ثانی سوسائٹی، لاہور

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ بین الاقوامی شخصیت کے حامل ہیں ان کا دائرہ اثر بڑا وسیع ہے۔ پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، عرب ممالک، روس و چین، امریکہ و یورپ بھی اب اس دائرہ میں شامل ہیں۔ عرب ممالک میں سلسلہ نقشبندیہ کی اشاعت حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے برادر طریقت شیخ تاج الدّین سنبھلیؒ سے ہوئی اور سلسلہ نقشبندیہ مجدّدیہ کی اشاعت شیخ آدم بنوری، خواجہ محمد معصوم سرہندی، شیخ محمد مراد منزلوی، شیخ خالد کردی علیھم الرضوان وغیرہ سے ہوئی۔ حرمین شریفین میں تعلیمات مجددیہ کو جو اہمیت حاصل ہوئی اس کا اندازہ مکتوبات امام ربانی کے مکۂ معظمہ سے تین جلدوں میں عربی ترجمہ کے اشاعت سے ہوتا ہے۔ ان خیالات کا اظہار حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد جگر گوشۂ مسعود ملت حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی نے جہانِ امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس منعقدہ زیر اہتمام اراکین مجدد الف ثانی سوسائٹی و شیر ربانی اسلامک سنٹر ۱۸ مارچ ۲۰۰۷ء بروز اتوار بمقام کانفرنس ہال ہمدرد سنٹر لٹن روڈ (غازی علم الدین شہید روڈ)، لاہور میں صدارتی خطبہ کے دوران کیا۔ آپ نے فرمایا حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ پر کام کا

marfat.com

آغاز خود آپ کے عہد مبارک میں ہوا۔ حضرت خواجہ محمد ہاشم کشمیؒ کی ''زبدۃ المقامات'' اور خواجہ بدرالدین سرہندیؒ کی ''حضرات القدس'' اور ''مجمع الاولیا'' آپ کے سوانح میں بنیادی اہمیت کی حامل ہیں۔ آپ کی بین الاقوامی اہمیت کا اس سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ پاکستان، ہندوستان، ترکی، انگلستان، امریکہ، ہالینڈ، نیوزی لینڈ اور کینیڈا وغیرہ دس (10) ملکوں میں آپ کے حالات وافکار پر بارہ محققین پی۔ایچ۔ڈی کر چکے ہیں۔ اس وقت نیوزی لینڈ میں ایک بین الاقوامی ریسرچ اسکالر ڈاکٹر آرتھر بیوھلر مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی کے انتخاب کا انگریزی میں ترجمہ کر رہے ہیں جو سال رواں میں مکمل ہو جائے گا۔ اسی طرح ڈاکٹر ہمایوں عباس شمس حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے خواجہ عبدالاحد بن خواجہ محمد معصوم علیہما الرحمہ کے نادر مخطوطہ ''الجنات الثمانیہ'' پر یونیورسٹی آف گلاسگو، سکاٹ لینڈ، یو۔کے میں ڈاکٹریٹ کر رہے ہیں اور اسی مخطوطہ پر دارالعلوم سلطانیہ جہلم میں بدرالاسلام صدیقی کام کر رہے ہیں الغرض حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ پر پوری دنیا میں کام ہو رہا ہے۔ آپ کی شخصیت ملت اسلامیہ کے لیے ایک مینارہ نور ہے۔ آخر میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے فرمایا میں محترم ومکرم جناب صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی صدر مجدد الف ثانی سوسائٹی اور ناظم اعلیٰ شیر ربانی اسلامک سنٹر اور اراکین ومعاونین کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کے حوالہ سے یہ کامیاب اور شاندار کانفرنس منعقد کی اور مہمانان گرامی اور حاضرین محفل کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ یہاں تشریف لائے اور اس محفل کو رونق بخشی۔

حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری بانی امام ربانی فاونڈیشن انٹرنیشنل کراچی نے اپنا مقالہ ''آئینۂ فاروق اعظم'' کے موضوع پر بیان کرتے ہوئے کہا کہ سرکار دو عالم ﷺ نے

marfat.com

دعا فرمائی ''یا اللہ اسلام کو عمر سے قوت بخش'' اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اسلام کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قوت عطا فرمائی۔ آپ کے عہد خلافت میں دنیا کے بہترین ممالک مسلمانوں کے قبضہ میں آئے۔ جہاں شریعت محمدی ﷺ کے قوانین کا مشرق و مغرب میں نفاذ ہو گیا اور ہر طرف دین اسلام کا بول بالا ہو گیا۔ اسی طرح حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے ذریعے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے دین کو قوت عطا فرمائی۔ آپ نے دو جابر بادشاہوں کے سامنے کلمۂ حق بلند فرمایا اور شہنشاہ اکبر کے نام نہاد دین الٰہی کی جگہ دین مصطفیٰ ﷺ کا چراغ روشن فرمایا اور توحید کے پرچم کی سربلندی کی خاطر گوالیار کے قلعہ میں قید ہو کر سنت یوسفی کی تکمیل فرمائی اور اپنے نور باطن سے طالبین کے قلوب کو عرش رحمان بنایا۔

حضرت علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی الازہری شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور نے ''حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کا نظام تبلیغ'' کے عنوان پر اپنا پُر مغز مقالہ پیش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ روشن شریعت تمام سابقہ شریعتوں کی جامع ہے اور اس شریعت کے تقاضوں کو پورا کرنا تمام شریعتوں کو بجالانا ہے چونکہ یہ بات ثابت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تمام اِسمائی و صفاتی کمالات کے جامع ہیں اور اعتدال کے طریقے پر اللہ تعالیٰ کے ان کمالات کے مظہر ہیں اس لیے جو کتاب آپ پر نازل ہوئی وہ ان تمام آسمانی کتب کا خلاصہ ہے جو تمام انبیاء کرام پر نازل ہوئیں۔ نیز جو شریعت آپ کو عطا ہوئی وہ گذشتہ تمام شریعتوں کا خلاصہ ہے اور جو اعمال اس شریعت کے تقاضوں کے مطابق کیے جائیں وہ پہلی شریعتوں کے اعمال کا انتخاب ہیں بلکہ ملائکہ کے اعمال سے بھی اعلیٰ ہیں، کیونکہ بعض فرشتوں کو صرف رکوع کا، بعض کو صرف سجدہ کا اور بعض کو صرف قیام کا حکم ہے اس طرح پہلی امتوں میں سے بعض کو صرف صبح اور بعض کو دوسری نمازوں کا حکم

marfat.com

تھا۔ لیکن اس شریعت میں پہلی امتوں، مقربین فرشتوں کے اعمال کے خلاصے کا انتخاب کیا۔ لہٰذا اس شریعت کی اتباع اور اس کے مطابق اعمال کی بجا آوری درحقیقت تمام شریعتوں کی تصدیق اور ان شریعتوں کے مطابق اعمال کو بجالانا ہے۔ اس لیے اس شریعت کی تصدیق کرنے والے یقیناً تمام امتوں سے بہتر ہوئے۔ اسی طرح اس شریعت کو جھٹلانا اس کے مطابق عمل نہ کرنا گذشتہ شریعتوں کو جھٹلانا اور ان کے مطابق عمل نہ کرنا ہے۔ اسی طرح حضور ﷺ تمام اِسمائی وصفاتی کمالات کا جامع ہیں اور آپ کی تصدیق ان سب کی تصدیق ہے۔ لہٰذا سرور دو جہاں ﷺ کا منکر اور آپ کی شریعت کو جھٹلانے والا تمام امتوں کا بدترین انسان ہے۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی وائس چانسلر انڈیپنڈنٹ یونیورسٹی فیصل آباد نے ''امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے تجدیدی کارنامے اور عصر حاضر'' کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے شرک وکفر و الحاد، منکرین نبوت، دین الٰہی، خام صوفیاء بھگتی تحریک، صحابہ کرام اور اہل بیت کے خلاف اٹھنے والی ہر سازش کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور اپنی مجاہدانہ قوت وکاوش سے اکبری فتنہ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا۔

پروفیسر محمد اقبال مجددی صدر شعبہ تاریخ گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز، لاہور نے ''حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے باہمی روابط'' پر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حسن خان افغان نے حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات کو تحریف کرکے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو پیش کیا اور اس طرح حضرت امام ربانی اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان خلیج حائل کرنے کی کوشش کی، لیکن حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دست مبارک سے

marfat.com

اصل مکتوبات تحریر فرما کر شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کر کے ان کی غلط فہمی کا ازالہ فرمایا تو حضرت امام ربانی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی جو سلسلہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ محمد باقی باللہ کے حلقہ ارادت میں منسلک تھے ان کے درمیان اخلاقی وروحانی، علمی وادبی روابط مستحکم ہو گئے اور اس بناء پر معاندین اپنی سازش میں ناکام ہوئے۔

پروفیسر قاری مشتاق احمد صدر شیر ربانی اسلامک سنٹر و جامعہ جمیل العلوم نقشبندیہ مجددیہ شیر ربانی سمن آباد لاہور نے ''حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور دو قومی نظریہ'' کے موضوع پر قرآن وسنت کی روشنی میں بیان کرتے ہوئے پُرمغز مقالہ پیش کیا جس میں حضرت امام ربانی کے مکتوب کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متابعت احکام اسلامیہ کی بجا آوری اور رسوم کفر کے دور کرنے میں ہے۔ کیونکہ اسلام اور کفر ایک دوسرے کی ضد ہیں ایک کا ثابت کرنا دوسرے کے اٹھانے کا موجب ہے، ان دو ضدوں کا جمع ہونا محال ہے۔ ایک کو عزت دینا دوسرے کو ذلیل وخوار کرنے کا باعث ہے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ اپنے حبیب پاک علیہ الصلوۃ والتحیۃ کو فرماتا ہے ''یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْ'' ''اے نبی کفار اور منافقین سے جہاد کریں اور ان پر سختی کریں۔'' پس اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر ﷺ کو جو خلق عظیم سے موصوف ہیں کفار سے جہاد اور ان پر سختی کرنے کا حکم دیا ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ کفار سے سخت رویہ اختیار کرنا بھی خلق عظیم میں داخل ہے۔ ثابت ہوا کہ اسلام کی عزت کفر اور اہل کفر کی خواری اور ذلت میں ہے جس نے کفار کو عزت دی اس نے اسلام کو ذلیل کیا، عزت دینے سے یہ مراد نہیں کہ ان کی خواہ مخواہ تعظیم کی جائے اور انہیں اونچی جگہ بٹھایا جائے بلکہ انہیں اپنی مجالس میں جگہ دینا ان کے ساتھ بیٹھنا اٹھنا ان سے گفتگو کرنا بھی ان کے اعزاز میں شامل ہے انہیں کتوں کی طرح دور رکھنا چاہیے اگر کوئی دنیوی

marfat.com

غرض اور کام ان سے متعلق ہو اور ان کے سوا کسی سے حاصل نہ ہو سکے تو انہیں بے قدر جانتے ہوئے بقدر ضرورت ان سے معاملہ کرنا چاہیے اور کمال اسلام تو یہ ہے کہ دنیوی غرض کے لئے بھی ان سے رابطہ قائم نہ کیا جائے اور ان سے میل جول نہ رکھا جائے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے کلام مجید میں کفار کو اپنا اور اپنے رسول علیہ السلام کا دشمن قرار دیا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول علیہ السلام کے ان دشمنوں سے میل جول اور انس ومحبت بڑی تقصیروں میں شامل ہے۔ ان دشمنوں سے دوستی کا کم از کم ضرر و نقصان یہ ہے کہ احکام شرعی کے اجراء کی قدرت اور کفر کے نشانات اٹھانے کی قوت مغلوب اور کمزور ہو جاتی اور ان سے تعلق دوستی کا حیا اس میں مانع ہو جاتا ہے اور یہ بہت بڑا ضرر اور نقصان ہے۔ دشمنان خدائے عزوجلّ دوستی والفت اللہ کے ساتھ دشمنی کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے اور اس کے رسول علیہ السلام کے ساتھ دشمنی پیدا ہونے کا سبب بن جاتی ہے۔ انسان گمان کرتا ہے کہ وہ اہل اسلام سے ہے اور اللہ ورسول کی تصدیق اور ان پر ایمان رکھتا ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ اس طرح کے برے اعمال اس کی دولت اسلام کو بالکلیہ مٹا کر رکھ دیتے ہیں لیکن ہم اپنے نفس کی شرارتوں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ کے پاس پناہ لیتے ہیں۔''

ڈاکٹر مفتی محمد اشرف آصف جلالی شیخ الحدیث جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام داروغہ والا، لاہور نے ''حضرت امام ربانی اور سرمایہ ملت کی نگہبانی'' کے عنوان پر خطاب فرماتے ہوئے کہا' ایمان اور عقیدہ کی دولت سب سے بڑی دولت ہے اور اس کے بعد عمل صالحہ مومن کے لئے متاع گراں مایہ ہے۔ نفس کی خواہشات اور شہوات کو کچلنا بہت بڑا سرمایہ ہے۔ غلبہ اسلام کی خاطر اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کے خلاف جہاد مومن کی بہت بڑی پونجی ہے، خود نیک بننے کے ساتھ اوروں تک نیکی کا پیغام حکیمانہ طریقے سے پہنچانا انسان کا قیمتی اثاثہ ہے۔ فرزندان

marfat.com

ملت کی اس پونجی کی نگہبانی بہت بڑا کام ہے، عملی اور اعتقادی فسق سے معاشرے کو محفوظ کرنے کے لیے عملی اور فکری محاذ پر پہرا دینا ملت کی بہت بڑی خدمت ہے، ابنائے ملت کے آپس کے تعلق کو کجی سے بچانا ملت کی بہت بڑی حفاظت ہے، حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے ان تمام حدود پر بھرپور پہرہ دے کر ملت کی نگہبانی کی ہے۔

پروفیسر محمد کبیر احمد مظہر سجادہ نشین آستانہ عالیہ گجرات نے ''حضرت امام ربانی کا جرگہ ممدّ ان دولت اسلام'' کے عنوان پر سیر حاصل اور پُر مغز گفتگو فرمائی۔

حضرت صاحبزادہ نوید الحسن مشہدی نے ''اشاعت مسلک اہلسنت اور حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ کے اولاد و احفاد'' پر مقالہ پیش کرتے ہوئے کہا حضرت شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ کے اولاد و احفاد مسلک اہل سنت کی اشاعت کے لیے ہمیشہ کوشاں رہے۔ نورٌ علیٰ نور گھرانے کے افراد نے اسے اپنا مقصد حیات بنائے رکھا۔ جن خطوط پر حضرت مجدد علیہ الرحمہ نے کام کیا انہی کو تادم زیست راہ نما اصول بنائے رکھا۔ خانوادۂ مجددیہ کے اصحاب نے اشاعت مسلک اہل سنت کے لیے مختلف طریقوں سے کاوشیں کیں۔ اپنی علمی، روحانی، عملی، اخلاقی قدروں اور حکیمانہ طریقہ تبلیغ اور مکتوبات سے بادشاہ ہوں علماء کرام، وزراء اور صاحب علم و دانش تک رسائی حاصل کر کے مسلک اہل سنت کی ترویج و اشاعت میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ ان میں حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمتہ اللہ علیہ، حضرت خواجہ سیف الدین سرہندیؒ، حضرت خواجہ صبغۃ اللہ رحمتہ اللہ علیہ، حضرت خواجہ محمد نقشبند رحمتہ اللہ علیہ اور خواجہ محمد زبیر رحمتہ اللہ علیہ کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

اس تقریب کا آغاز قاری ظہیر احمد نقشبندی نے تلاوت قرآن حکیم سے کیا۔ قاری نصیر احمد نقشبندی نے بحضور سرور کونین ﷺ کے حضور ہدیہ نعت اور جناب اصغر علی نقشبندی

marfat.com

نے بحضور امام ربانی کلام اقبال پیش کیا۔ ڈاکٹر سیّد شجاع الحسن پرنسپل حسن میموریل سائنس اکیڈمی، سمن آباد لاہور اور جناب شیخ محمد ناظم بشیر نقشبندی نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ ممتاز صحافی و دانش ور جمیل اطہر سرہندی چیف ایڈیٹر روز نامہ (جرأت و تجارت) سیکرٹری جنرل مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور نے افتتاحی کلمات میں جہان امام ربانی مجدد الف ثانی انسائیکلو پیڈیا کی (12) جلدوں کی تکمیل پر حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور مرتبین حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد اور حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری کو مبارک باد پیش کی اور کراچی سے آئے ہوئے ادارہ مسعودیہ کے چیئرمین معراج الدین مسعودی اور دیگر مسعودی برادران کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے اراکین حضرت مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور اور اراکین شیر ربانی اسلامک سنٹر سمن آباد لاہور کی خدمات کو سراہتے ہوئے انکا شکریہ ادا کیا اور آپ نے کہا یہ دور اکبری دور کا نقشہ پیش کر رہا ہے۔ اس لئے حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات، افکار و نظریات اور پیغام کو گھر گھر، دوکانوں، شہروں، ملک اور بین الاقوامی سطح تک عام کرنے اور پہنچانے کی ضرورت ہے۔ صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی صدر حضرت مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور نے کہا کہ فخر المشائخ حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف کی زیرِ سرپرستی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ کی تعلیمات و عقائد و نظریات، کارہائے نمایاں اور دینی و ملّی خدمات کو عام کرنے کا سلسلہ 1960ء سے شروع ہوا اور ماہنامہ نور اسلام شرقپور شریف کا مجدد الف ثانی نمبر، جو کہ صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی کی آٹھ سالہ شب و روز محنت و کاوش سے منصۂ شہود پر آیا، جہان امام ربانی مجدد الف ثانی انسائیکلو پیڈیا کا اوّلین محرک ثابت ہوا۔ انہوں نے کہا کہ وہ عرصہ تقریباً (29) انتیس سال تک

marfat.com

حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد دامت برکاتہم العالیہ سے حضرت امام ربانی پر ایک علمی تحقیقی جامع سوانح حیات' جو کہ انکی علمی ادبی خدمات، عقائد ونظریات، کارہائے نمایاں پر مشتمل عظیم شاہکار ہو' مرتب کرنے کی التجاء کرتے رہے۔ چونکہ انکی نظر میں برصغیر پاک وہند میں حضرت مسعود ملت کے علاوہ حضرت امام ربانی پر کام کرنے والی علمی اور تحقیقی شخصیت نہیں تھی۔ بالآخر حضرت مسعود ملت دامت برکاتہم العالیہ نے آج سے تقریباً 5 برس قبل اس عظیم منصوبہ پر کام شروع کیا اور 7 جلدوں کی تکمیل اپریل 2005ء کو ہوئی۔ اس ضمن میں اراکین حضرت مجدد الف ثانی سوسائٹی، لاہور اور اراکین شیر ربانی اسلامک سنٹر، لاہور کے زیر اہتمام عظیم الشان تاریخی ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی قومی کانفرنس'' ایوان اقبال، لاہور میں 24 اپریل 2005ء کو منعقد کرنے کا انہیں شرف حاصل ہوا اور اس عظیم انسائیکلوپیڈیا کی 12 جلدوں کی تکمیل پر اظہار تشکر کے لئے ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس'' ہمدرد سنٹر، لاہور میں 18 مارچ 2007ء کو منعقد کرنے کی بھی انہیں سعادت نصیب ہوئی۔

صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی نے حضرت مسعود ملت کی زیر نگرانی جہان امام ربانی مجدد الف ثانی انسائیکلوپیڈیا کی (12) بارہ جلدوں کی تکمیل پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کیا اور کہا کہ اس آدمی کی خوشی اور مسرت کا کیا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جس کی تقریباً 40 سالہ محنت و کاوش کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت مسعود ملت دامت برکاتہم العالیہ کے ذریعہ سے ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی انسائیکلوپیڈیا کی صورت میں محفوظ فرمادیا۔ آپ نے حضرت مسعود ملت مدظلہ العالی کی اس کرم فرمائی پر انکا شکریہ ادا کیا اور اس کارنامہ کو بحسن وخوبی انجام دینے پر مبارک باد اور خراج تحسین پیش کیا۔ حضرت صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد چیئرمین امام ربانی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل کراچی، حضرت مولانا جاوید اقبال مظہری بانی امام ربانی فاؤنڈیشن

marfat.com

انٹرنیشنل کراچی اور معراج الدین مسعودی بانی ادارہ مسعودیہ کراچی اور دیگر مسعودی برادران کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا۔

صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی نے پروفیسر قاری مشتاق احمد صدر شیر ربانی اسلامک سنٹر لاہور، جناب جمیل اطہر سرہندی سیکرٹری جنرل مجدد الف ثانی سوسائٹی، جناب ڈاکٹر سیّد شجاع الحسن پرنسپل حسن میموریل سائنس اکیڈمی سمن آباد لاہور، ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی پرنسپل جامعہ جلالیہ مظہر الاسلام لاہور، پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی وائس چانسلر انڈیپنڈنٹ یونیورسٹی فیصل آباد، عظیم مورخ پروفیسر محمد اقبال مجددی صدر شعبہ تاریخ گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور، حضرت علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی الازہری شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، پروفیسر محمد کبیر احمد مظہر سابق صدر شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی لاہور، حضرت علامہ مفتی ظہور احمد جلالی شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ اہل سنت و جماعت مانگا منڈی اور حضرت صاحبزادہ سید نوید الحسن مشہدی جگر گوشہ حضرت سید محمد مظہر قیوم مشہدی جلالی سجادہ نشین آستانہ عالیہ حضرت حافظ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ بھکھی شریف جنہوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات سے قیمتی وقت نکال کر پُر مغز علمی اور تحقیقی مقالات مرتب کئے اور اس عظیم الشان کانفرنس میں پیش کرنے کا شرف حاصل کیا' کا بھی دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکریہ ادا کیا۔

جناب اعجاز احمد خان، چوہدری مسعود احمد کاہلوں، جناب پرویز اختر، جناب شیخ عبدالقیوم صدر نایاب سنٹر انارکلی لاہور، چوہدری محمد صفدر گھمن، چوہدری محمد ندیم، جناب شیخ محمد ناظم بشیر نقشبندی صدر انجمن غلامانِ مصطفےٰ لاہور اور دیگر اراکین مجدد الف ثانی سوسائٹی و اراکین و معاونین شیر ربانی اسلامک سنٹر سمن آباد لاہور' جن کی شب و روز محنت اور کاوش سے یہ عظیم الشان کانفرنس بحسن و خوبی انجام پائی' کا بھی شکریہ ادا

marfat.com

کیا۔ آخر میں صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی نے پروفیسر محمد کبیر احمد مظہر کی اہلیہ محترمہ کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی فرمائی اور دعا کی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پروفیسر صاحب اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ نے اس کانفرنس کے معاونین واراکین جملہ احباب مقررین و حاضرین کے لئے دعا فرمائی اور آپ کی دعا کے بعد یہ عظیم الشان کانفرنس اختتام کو پہنچی۔

marfat.com

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع کا طریقہ

''سرورِ کونین علیہ وعلیٰ الہ الصلوٰۃ والسلام کی متابعت اِس طرح ہوتی ہے کہ سب سے پہلے عقائد کو درست کیا جائے۔ اِس کے بعد فقہ کے ضروری احکام و مسائل کا علم حاصل کیا جائے اور وسیلے سے یا بغیر وسیلے کے حق سبحانہٗ تعالیٰ سے اُس کی رضا طلب کی جائے۔ اللہ سبحانہٗ تمہیں سلامتی اور عافیت کے ساتھ رکھے۔ سعادتِ دارین کی دولت سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی میں ہے، لیکن اُس طریقے پر جو حضرات علمائے اہلسنت، اللہ تعالیٰ اُن کی کوششوں کو شرفِ قبولیت بخشے، نے بیان فرمایا ہے یعنی سب سے پہلے بزرگانِ اہلسنت کی آرائے صائبہ کے مطابق اپنے عقائد کو درست کیا جائے۔ دوسرے درجے میں حلال و حرام اور فرض، واجب، سنت، مستحب، مباح اور مشتبہ کا علم حاصل کرے اور اِن علوم کے مطابق عمل کرنا اصل مقصود ہے۔ یہ عملی اور اعتقادی دونوں پَر حاصل کر لینے کے بعد اگر سعادتِ ازلی مدد فرمائے تو عالمِ قدس کی جانب پرواز میسّر آسکتی ہے۔''

(مکتوباتِ امام ربانی، دفتر اوّل، مکتوب نمبر ۷۵)

marfat.com

"ارمغان امام ربّانی"

کے بارے میں

اہل علم حضرات کے تأثرات

marfat.com

مکتوب گرامی

شرف ملت استاذ العلماء حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ

بنام

صوفی غلام سرور نقشبندی مجدّدی صدر مجدّد الف ثانی سوسائٹی لاہور

و ناظم اعلیٰ شیر ربانی اسلامک سنٹر لاہور

مکرمی و محترمی حضرت پیر طریقت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی صاحب

دامت برکاتہم العالیہ

اولیائے کاملین و صالحین خاص طور پر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز کے ارشادات اور تعلیمات کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی ضرورت پہلے کی نسبت آج بدرجہا زیادہ ہے، جب کہ ہر طرف فسق و فجور کا دور دورہ ہے۔

جہاں امام ربانی مجدد الف ثانی قومی کانفرنس کے موقع پر پڑھے جانے والے مقالات کا مجموعہ ''ارمغان امام ربانی'' کے نام سے شائع کر کے آپ نے ایک اور کارنامہ انجام دیا ہے، مولائے کریم جلّ مجدہ العظیم قبول و منظور فرمائے اور اسے باعث افادۂ عوام و خواص بنائے۔ آمین

فقیر علالت کے باعث بہت کمزور ہو گیا ہے، اسی پر اکتفا فرمائیں اور دعائے حسن عافیت میں یاد رکھیں۔ ''ارمغان امام ربانی'' ارسال کرنے کا شکریہ۔ ٹائیٹل پر لکھا

marfat.com

ہے (ؒ) یہ خلاف ادب ہے۔ رحمہ اللہ تعالیٰ لکھنا چاہیئے۔

والسلام

محمد عبدالحکیم شرف قادری

۷ فروری ۲۰۰۷ء

marfat.com

مکتوب گرامی

شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی دامت برکاتہم العالیہ

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔۔ بنام

صوفی غلام سرور نقشبندی مجدّدی، صدر مجدّد الف ثانی سوسائٹی لاہور

و ناظم اعلیٰ شیر ربانی اسلامک سنٹر لاہور

''ارمغان امام ربانی'' ان علمی تحقیقاتی مقالات کا مجموعہ ہے جو'' جہان امام ربانی مجدد الف ثانی قومی کانفرنس'' منعقدہ ۲۴، اپریل ۲۰۰۵ء، بمقام ایوان اقبال لاہور میں اہل فکر و دانش نے حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمہ اللہ کی شخصیت، اور آپ کی خدمات جلیلہ کے مختلف پہلوؤں کے حوالے سے پیش کئے۔ اس اعتبار سے یہ کتاب حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کی علمی، فکری اور اجتہادی کوششوں اور آپ کی استقامت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ کتاب قاری کو میدان عمل میں مشعل راہ فراہم کرنے میں اہم ممد و معاون ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کتاب کے مطالعہ سے کسی تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کا جذبہ رکھنے والے افراد کے لئے حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی مدظلہ کی داستان عزیمت و استقامت بہترین راہنماء کا کام دیتی ہے۔

معروف دینی راہنما اور مفکر حضرت علامہ پروفیسر قاری مشتاق احمد مدظلہ' کے قلم سے تحریر کردہ یہ مضمون جو انچاس صفحوں پر مشتمل ہے جہاں حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی مدظلہ العالی کی دینی ملی خدمات کا بھرپور تعارف اور ان کی ہمت اور

marfat.com

جدوجہد کا حقیقی نقشہ پیش کرتا ہے اور اس طرح قارئین کے لئے اس مرد درویش کی عظمت اجاگر ہوتی ہے وہاں اس راہ کے مسافروں کے لئے یہ مضمون مینارہ نور کا کام بھی دیتا ہے۔

علاوہ ازیں اس کتاب کی ایک اور خوبی یہ ہے کہ حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی مدظلہ' کے زیر اہتمام ماہانہ محفل میلاد شریف میں اہل علم و دانش کے خطبات کی مکمل فہرست بھی دی گئی، اس طرح یہ عظیم کارنامہ منظر عام پر آگیا کہ ان محافل میلاد میں رسمی گفتگو کی بجائے اہم دینی وعلمی موضوعات پر خطابات اور ان کی آڈیو ویڈیو کیسٹس اور سی ڈیز کے ذریعہ اسلام کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچ رہا ہے بلکہ ان محافل کے ذریعے علمی پیاس بھی بجھائی جارہی ہے اور یوں پیشہ وارانہ مقررین کی بجائے اہل علم کو سننے والوں کو موقعہ فراہم کیا جاتا ہے جو یقیناً حضرت صوفی صاحب اور ان کے رفقاء کا بہترین کارنامہ ہے۔

غرضیکہ ''ارمغان امام ربانی'' نہایت جامع کتاب ہے۔اللہ تعالیٰ اس کے مرتب حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی مدظلہ' اور ان کے معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور شیر ربانی پبلیکیشنز لاہور کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے (آمین)

محمد صدیق ہزاروی سعیدی ازہری

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور،

جامعہ ہجویریہ دربار عالیہ حضرت داتا گنج بخش لاہور ۲۶-۴-۲۰۰۷

marfat.com

مکتوب گرامی

نقیب اہلسنت حضرت علامہ اقبال احمد فاروقی نگران مرکزی مجلس رضا لاہور
و مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

بنام

صوفی غلام سرور نقشبندی مجدّدی صدر مجدّد الف ثانی سوسائٹی لاہور و
ناظم اعلیٰ شیر ربانی اسلامک سنٹر لاہور

محترمی ومکرمی حضرت صوفی غلام سرور صاحب مجددی دامت برکاتہم العالیہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ نے کرم فرمایا۔ خود تشریف لائے۔ زیارت کا موقعہ دیا۔ پھر ''ارمغان امام ربانی'' کی خوبصورت جلد عنایت فرمائی۔ ان تمام عنایات کے لئے ممنون ہوں۔

آپ نے جہان امام ربانی مجد دالف ثانی قومی کانفرنس کی روئیداد شائع کی ہے اور جن دانشورانِ مجدّدیت نے اپنے خیالات کا اظہار کیا، مقالات پڑھے انہیں ترتیب دے کر نہایت اہم کام کیا ہے۔ جو حضرات کانفرنس میں شرکت نہیں کر سکے ان کے لئے یہ کتاب ''ارمغان نقشبندیت'' بن کر سامنے آئے گی اگر چہ مجھے ''ایوان اقبال'' میں اس کانفرنس میں حاضر ہو کر ان فاضل حضرات کے خیالات سننے کی

marfat.com

سعادت حاصل ہوئی تھی۔ مگر ''ارمغان امام ربانی'' کے صفحات میں وہ معارف و معانی سامنے آگئے ہیں جو وقت کی تنگ دامانی کی وجہ سے سامنے نہ آسکے تھے۔

آپ نے کتاب کو دیدہ زیب انداز میں مرتب کیا ہے عمدہ کاغذ اعلیٰ طباعت کے محاسن سے آراستہ کر کے اہل قلم تک پہچانے میں بڑی فیاضی سے کام لیا ہے۔ آپ کے رفیق کار۔ ڈائریکٹر جامعہ جمیل العلوم نقشبندیہ مجددیہ پروفیسر قاری مشتاق احمد صاحب کے قلم سے آپ کا تعارفی مضمون نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ اس مضمون میں نہ صرف آپ کے حالات و احوال زندگی پر روشنی ڈالی گئی ہے بلکہ آپ کی علمی خدمات کا ایک جائزہ سامنے لایا گیا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں آپ نے جو خدمات سرانجام دی ہیں اسکی تفصیل پڑھ کر مجھے بے حد خوشی ہوئی۔

ڈاکٹر پروفیسر محمد اسحاق قریشی۔ پروفیسر محمد اقبال مجددی۔ ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی۔ سید شبیر حسین شاہ زاہد۔ ڈاکٹر سلطان الطاف علی۔ سید صابر حسین بخاری کے مقالات گلہائے رنگا رنگ بن کر سامنے آئے ہیں۔ ''یہ قند مکرر'' ہی سہی مگر ''گل تازہ'' بن کر سامنے آئے ہیں۔ جناب جمیل اطہر سرہندی کی کاوش خصوصی طور پر ہدیۂ تحسین کی مستحق ہے۔ جنہوں نے ''ارمغان امام ربانی'' کو سنوارنے میں محنت کی ہے۔

مجھے ڈاکٹر پروفیسر ماہر رضویات محمد مسعود احمد مظہری کی خدمات کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے فخر حاصل ہے جن کے قلم و فکر نے جہان مجدد کو ''جہان امام ربانی'' کے پھولوں سے گلستان بنا دیا ہے چار سو سال سے ہندو پاکستان کے جو مے خانے بند پڑے تھے۔ ان کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ بعض مقامات پر بڑی نادر تحریریں سامنے آئی

marfat.com

ہیں جن سے دل خوش ہوگیا۔ بعض غیر ثقہ روایات ، عامیانہ انداز اور کمپوزنگ کی مسامحات بھی آ گئی ہیں۔ مگر جہاں پھول ہوتے ہیں کانٹے بھی ہوتے ہیں۔ جہاں شہد ہوتا ہے۔ اسے حاصل کرتے وقت الجھنیں بھی آتیں ہیں۔ تاہم آپ کی اس کوشش پر ہدیہ تحسین پیش کرنا اخلاقی فرض سمجھتا ہوں۔

میرے لئے آپ کی یہ کتاب معلومات کا ایک ذخیرہ ہے۔ بعض احباب کی تحریروں نے ان سے متعارف کرایا ہے۔ بعض بھولے بسرے دانشوروں کے قلم کی آواز نے اس شب تار میں بیدار کیا ہے پھر آپ اپنے احباب کے ساتھ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کی بارگاہ میں جس انداز سے کام کر رہے ہیں اس پر داد و تحسین دینے کو جی چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو، آپ کے رفقاء کو آپ کے حوزۂ مجددیت کو اس عظیم کام کیلئے زندہ و تابندہ رکھے اور آپ اس سلسلہ کو جاری رکھیں۔

والسلام

اقبال احمد فاروقی

marfat.com

مکتوب گرامی

پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد

ایم اے (اسلامیات، عربی، تاریخ)۔شعبہ اسلامیات گورنمنٹ گورونانک ڈگری کالج، ننکانہ

بنام صوفی غلام سرور نقشبندی مجدّدی صدر مجدّد الف ثانی سوسائٹی لاہور و ناظم اعلیٰ شیر ربانی اسلامک سنٹر لاہور،

حضرت گرامی شیخ الہند، امام ربانی، سلسلہ نقشبندیہ کے ہندوستان میں امام، سلسلہ مجدّدیہ کے بانی، احیاء دین اسلام کے نقیب، قرآن وسنت کی علمبرداری کے نقیب، اکبری دین الٰہی کو ردّ کرنے والے، اکبری عہد کے لادین عناصر کا مقابلہ کرنے والے جہانگیر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کا غیر شرعی روایات ورسوم کو NO کہنے والے شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے افکار وتعلیمات کی تبلیغ وتشہیر اور آپ کے سلسلۂ مقدسہ کیلئے پاکستان میں خانقاہ شرقپوری، سلسلہ نقشبندیہ مجدّدیہ اور دوسرے زعما وعلما وصُلحاء دن رات صدیوں سے کام کررہے ہیں اس کا احاطہ کرنے کیلئے کئی مجلدات درکار ہیں جو کہ گیارہ جلدوں کی شکل میں ''جہان امام ربانی'' کے نام سے منصۂ شہود پر آچکی ہے۔ ہزاروں مجلدات فرداً فرداً لائبریریوں اور کتب خانوں میں وجۂ زینت بنی ہوئی ہیں۔ حضرت میاں جمیل احمد مدظلہ شرقپوری اور حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مظہری

marfat.com

کے کام اور خدمات سے صرف نظر کرتے ہوئے ان حضرات کے لگائے سلسلہ نقشبندیہ مجدّدیہ کے پودوں کو پیش نظر رکھا جائے تو حضرت صوفی غلام سرور نقشبندی مجدّدی ان میں ایک نمایاں حیثیت سے خدمات کے مقام پر کھڑے نظر آتے ہیں۔

استاد محترم ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد نقشبندی مجدّدی مظہری کراچی میں ہر سال یوم مجدّد مناتے ہیں تو پنجاب لاہور میں حضرت میاں جمیل احمد شرقپوری ہر سال یوم مجدّد مناتے ہیں ۲۰۰۵ء سے ڈاکٹر صاحب نے کراچی میں ''امام ربانی کانفرنس'' منانے کا آغاز کیا تو لاہور میں خانقاہِ شرقپور کے سپوت صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی نے اپنے پیر گرامی کے جھنڈے کو بلند رکھتے ہوئے ''امام ربانی مجدد الف ثانی قومی کانفرنس'' منا ڈالی۔ اور واقعی کانفرنس منانے کا حق ادا کر دیا۔ یہ کانفرنس ۲۰۰۷ء میں بھی منعقد کی گئی ہے۔ اللہ سلسلہ نقشبندیہ مجدّدیہ کے ان سب گلوں کو مہکتا رکھے اور دین اسلام کے تمام سلاسل کو انسان اور انسانیت کی اصلاح و خدمت کے اعزاز سے نوازتا رہے آمین یارب العالمین بحرمتہ محمد رسول اللہ ﷺ

۲۰۰۵ء کو اپریل کے مہینے میں لاہور کے ایوان اقبال میں ''جہان امام ربانی مجدّد الف ثانی قومی کانفرنس'' منعقد ہوئی جس کے روح رواں حضرت پیر صوفی غلام سرور نقشبندی مجدّدی لاہوری تھے۔ کانفرنس کے انتظامات دیدنی تھے۔ دور و نزدیک سے علماء و سکالرز حضرات کو دعوت دی گئی۔ مقالات پڑھے گئے۔ خوب عزت افزائی کی گئی آخر میں لنچ دیا گیا یہ بھی خاصے کی چیز تھی۔ چنیدہ علماء و سکالرز کو ''جہان امام ربانی مجدد الف ثانی'' (انسائیکلوپیڈیا) کی چھ جلدوں کے سیٹ اور سفر خرچ ایک ہزار روپیہ فی

marfat.com

کس عنایت فرمایا گیا۔ غرضیکہ سب کچھ شاندار تھا۔ اس کانفرنس کے شریک علماء وسکالرز کے کوائف اور ان کے پڑھے گئے مقالات و تاثرات پر مشتمل ایک جلد

''ارمغان امام ربانی'' کے نام سے شیر ربانی پبلی کیشنز نے جنوری ۲۰۰۷ء میں شائع کردی ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام: ارمغان امام ربانی (مجلّد)

مرتبہ: صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی

صفحات: ۴۲۵

فرنٹ ٹائٹل پر سنہری ڈائی میں ''ارمغان امام ربانی'' لکھا ہے نیلی سیاہی سے مصنف کا نام لکھا ہے سرخ رنگ سے ادارے کا نام پرنٹ ہے اور کالی سیاہی سے ٹائیٹل سے اوپر دوسطریں اور ادارے کے نیچے دوسطریں لکھی گئی ہیں اوپر اور نیچے خوبصورت رنگین بارڈر بنایا گیا ہے۔ بیک ٹائیٹل پر شیر ربانی اسلامک سنٹر سمن آباد لاہور کے اغراض و مقاصد اور شعبہ جات کا تعارف کروایا گیا ہے فرنٹ ٹائیٹل اور بیک ٹائیٹل دونوں فور کلر ہیں۔ اندر سادہ ٹائیٹل کے بعد والے صفحہ پر یا حضرت امام الربانی مجدّد الف ثانی الشیخ احمد فاروقی السرہندی قدس سرہ العزیز کو خطاطی میں لکھا گیا ہے (یہ خطاطی ترکی کے نامور خطاط نے کی ہے)۔ انتساب حضرت پیر گرامی مرشد عظامی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے نام کیا گیا ہے۔ ساتھ آپ کی منقبت میں یہ دو شعر دیئے گئے ہیں۔

marfat.com

حضرت شیر محمد آفتاب علم و دیں جلوۂ آئینہ انوار رب العالمین
معدن جود و سخا، چشمۂ صدق و صفا ناقصوں پر ہو کرم بہر محمد مصطفیٰ ﷺ

فہرست مضامین دو صفحوں میں دی گئی ہے اور مشمولات کی تعداد اٹھائیس ہے۔ جن کا جائزہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

۱۔ صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی (ایک تعارف)، بقلم پروفیسر قاری مشتاق احمد۔ صوفی صاحب کی حیات و خدمات رقم کی گئی ہیں۔

۲۔ پیش لفظ بقلم پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی۔ مجدد الف ثانی کانفرنس کے مقالوں اور انتظامات و انعقاد پر ایک مجموعی نظر ڈالی گئی ہے۔

۳۔ نعت رسول مقبول از اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ سولہ اشعار پر مشتمل ایک مشہور عام نعت ہے۔

۴۔ منقبت از علامہ اقبال۔ آٹھ اشعار کی یہ منقبت شہرت عامہ کی حامل ہے

۵۔ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی، بقلم حضرت مولانا شاہ ابوالحسن زید فاروقی۔ شاہ ابو الحسن زید فاروقی کی "مقامات خیر" سے سات صفحات شامل ارمغان ہیں۔

۶۔ منقبت بحضور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نتیجۂ فکر پروفیسر شبیر حسین شاہ زاہد (راقم آثم)، بیس اشعار میں حضرت کے مناقب)

۷۔ جہان امام ربانی مجدد الف ثانی قومی کانفرنس کا اجمالی جائزہ، اظہار تشکر و امتنان از

marfat.com

قلم صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی۔ خطبہ استقبالیہ

۸۔تعارف امام ربانی فاؤنڈیشن (انٹرنیشنل)، خطاب مولانا جاوید اقبال مظہری مجددی کراچی کی امام ربانی فاؤنڈیشن کا تعارف، اغراض ومقاصد اور کارکردگی کا جائزہ۔

۹۔تعارف جہان امام ربانی از قلم محمد رضوان احمد خان نقشبندی۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات وکارناموں پر انسائیکلوپیڈیا کا تعارف اور جائزہ۔

۱۰۔امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ از صاحبزادہ ابوالسرور محمد مسرور احمد۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب مظہری مجددی کے صاحبزادے کا مقالہ بر حیات وخدمات حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا لاہور سے رابطہ از قلم پروفیسر محمد اقبال مجددی۔ حضرت مام ربانی کا لاہور تشریف آوری پر تاریخی نظر

۱۲۔طریقت، شریعت اور حقیقت امام ربانی کی نظر میں از قلم پروفیسر قاری مشتاق احمد تعلیمات امام ربانی بر عنوانات مذکورہ فی مقالہ پر ایک نظر

۱۳۔حضرت مجدد الف ثانی اور ترویج شریعت از پروفیسر محمد احسان احمد۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات وخدمات پر ایک نظر

۱۴۔حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بحیثیت فقیہہ اسلام از علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی۔ حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی فقیہانہ تعلیمات پر تبصرہ اور جائزہ۔

۱۵۔حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے تفسیری نکات، از ڈاکٹر محمد ہمایوں عباس

marfat.com

شمس۔امام ربانی کی تفسیری تعلیمات کا جائزہ اور اس پر علمی گفتگو

۱۶۔حضرت مجدد اور عشق رسول ﷺ از ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی۔حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات بر عنوان عشق رسول ﷺ

۱۷۔عقیدہ ختم نبوت ﷺ اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ از قلم پروفیسر شبیر حسین شاہ زاہد۔حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات و وضاحتیں بر عنوان عقیدہ ختم نبوت اور اسکے منکرین کا رد

۱۸۔نقشبندی مشائخ اور تحفظ ناموس رسالت۔خطاب ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی، ناموس رسالت کی سربلندی اور تحفظ کے سلسلے میں نقشبندی مجددی مشائخ کی خدمات کا تذکرہ۔

۱۹۔حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی نگارشات بقلم ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی حضرت امام ربانی کی عربی تحریروں کی اہمیت اور انکا جائزہ لیا گیا ہے اور ان پر علمی گفتگو کی گئی ہے

۲۰۔بلوچستان میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی ممتاز خانقاہیں از ڈاکٹر سلطان الطاف علی۔بلوچستان میں نقشبندی خانقاہوں کا تعارف اور خدمات اسلام کا تذکرہ

۲۱۔خانوادہ مجددیہ سے قائد اعظم کے اجداد کی عقیدت، مطالعہ سید صابر حسین شاہ بخاری۔خاندان قائد کی خاندان مجددیہ سے عقیدت و تعلق کا ایک تاریخی جائزہ

۲۲۔حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اور مستشرقین از قلم ڈاکٹر محمد سلطان شاہ۔حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ایک علمی و تحقیقی مقالہ اور

marfat.com

مستشرقین کا اعتراف خدمات

۲۳۔شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک احیاء دین تحفہ پروفیسر محمد اقبال مجددی۔اکبری ہفوات و خرافات کے جواب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دین اسلام کی احیاء کی تحریک کا مطالعہ وجائزہ۔

۲۴۔سرہند شریف ،اللہ والوں کی سرزمین ہدیہ جمیل اطہر سرہندی۔سرزمین سرہند کا تعارف اور وہاں اہل اللہ کے مقامات ،مقابر خانقاہیں ،جمیل اطہر سرہندی کی شیخ سرہند سے ماخوذ

۲۵۔خطبہ صدارت بزبان مفتی اعظم علامہ ڈاکٹر محمد مکرم احمد فتح پوری ۔شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے سلسلہ کے شیوخ کی حیات وخدمات اور علمی کام کا جائزہ۔

۲۶۔روئیداد جہان امام ربانی کانفرنس ۲۴۔اپریل ۲۰۰۵ء منعقدہ ایوان اقبال ،لاہور از ڈاکٹر اقبال احمد اختر القادری۔کانفرنس کے بارے میں صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی کی زیرنگرانی انتظامات اور ان کی کوششوں پر ایک طائرانہ نظر۔کانفرنس کی کاروائی کا مختصر جائزہ

۲۷۔کانفرنس کے بارے میں اہل علم حضرات کے تاثرات و جائزے۔۱۶،اہل علم کے خطوط وتبصرے برائے جہان امام ربانی مجدد الف ثانی کانفرنس

۲۸۔مقالہ نگار حضرات کا تعارف۔۱۵،علماء اور سکالرز کا تعارف ، کتب اور پوسٹل ایڈریسیز دیئے گئے ہیں۔تاکہ ضرورت مند ان سے ڈائرکٹ تعارف ورابطہ کی سہولت حاصل کر سکیں۔

marfat.com

''ارمغان امام ربانی'' کے آغاز میں حضرت مفسر قرآن پروفیسر قاری مشتاق احمد صاحب نے ''پیر طریقت جناب صوفی غلام سرور نقشبندی مجددی ایک باکردار شخصیت، تعارف'' کے عنوان سے کچھ مزید نوادرات بھی برائے مطالعہ شامل کئے ہیں جن پر ایک نظر ذیل میں ڈالی جاتی ہے۔

(الف) صوفی صاحب کی طرف سے وزیر اعظم برطانیہ، حکومت برطانیہ، سفراء کرام، پینگوئن پبلشرز کے نام ''شیطانی آیات'' از سلمان رشدی لعنتی کے سلسلے میں لکھے گئے مراسلوں کی نقول ص ۸ تا ص ۱۱ پر دی گئی ہیں۔

(ب) دارالمبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف کی طرف سے شائع کردہ کتب اور کتابچوں کی تفصیل (ص ۱۴)

(ج) صوفی صاحب کی طرف سے انعامات، مقابلہ جاتی مضامین و مقالات اور کتب و تفاسیر کی بلا معاوضہ تقسیم کی تفصیل (ص ۱۶)

(د) مطبوعات شیر ربانی پبلیکیشنز (ص ۱۷ تا ص ۱۹)

(ہ) مختلف سکالرز کے علمی شہ پارے جنہیں منتظمین سلسلہ عالیہ نقشبندیہ شیر ربانی شرقپور شریف کے مختلف اداروں اور افراد نے شائع کیا

(و) صدر مجدد الف ثانی سوسائٹی لاہور کے خطوط بنام وزیر مذہبی امور اور سیکرٹری مذہبی امور بسلسلہ زائرین عرس حضرت مجدد الف ثانی اور انکے جواب کا عکس (ص ۴۲ تا ص ۴۴)

(ز) روئیداد میں چھ قراردادیں درج کی گئی ہیں جن کو زیر قلم کانفرنس میں زور شور سے اور متفقاً منظور کیا گیا (ص ۳۷۲ تا ص ۳۷۳)

marfat.com

(ح) ''ارمغان امام ربانی'' میں جگہ جگہ حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوبات اور دوسری تالیفات سے اقتباسات نقل کئے گئے ہیں جو دل و دماغ کو ''نورٌ علیٰ نور'' اور ''سرور علیٰ سرور'' کرتے ہیں۔

المختصر صوفی صاحب کا تالیف کردہ ''ارمغان امام ربانی'' ایک اثاثہ اور علمی حوالہ ہے جس سے کل کا مؤرخ یقیناً استفادہ کرے گا۔ میں صوفی صاحب قبلہ کو اس شاندار تألیف پر دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات میں بلندی دے (آمین)

کتاب کا کاغذ، بائنڈنگ سب شاندار ہے۔ اور کتابت، سیٹنگ، پروف ریڈنگ کا معیار اور کالم سازی سب کی سب قابل تعریف ہے۔ اور لکھنے والوں اور شائع کرنے والوں کی دن رات کی محنت اور توجہ کا ثبوت ہے۔

راقم: پروفیسر سید شبیر حسین شاہ زاہد
گوشہ محققین محلہ موگا منڈی، ننکانہ

marfat.com

شیر ربّانی اسلامک سنٹر سمن آباد، لاہور

اغراض و مقاصد

1۔ قرآن وسنت کی تعلیمات کو عام کرنا

2۔ محفل میلادالنبی ﷺ، محفل گیارہویں شریف اور اولیاء اللہ کے اعراس کو ذریعہ تبلیغ بنانا۔

3۔ محافل کو بامقصد بنانے کے لئے عنوانات کا تعین اور مقررین اور مقالہ نگار کو پُر مغز اور تحقیقی تقاریر اور مقالہ جات مرتب کرنے کی درخواست پیش کرنا

4۔ مجدد دہزارہ دوم حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اور اعلیٰ حضرت شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات اور کارہائے نمایاں اور دینی وملی اور قومی خدمات کو اجاگر کرنا

5۔ باعث تخلیق کائنات، فخر موجودات، شہنشاہ کونین حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی تعلیمات، اسوۂ حسنہ، کردار، اخلاق اور اولیاء اللہ کی تعلیمات کو دور جدید کے تقاضوں کے مطابق اخبارات ورسائل، ٹی وی، آڈیو ویڈیو کیسٹس اور سی ڈیز اور محافل کے ذریعہ سے لوگوں تک پہنچانا۔

6۔ قرآن حکیم کی تفسیر، علم حدیث، فقہ اور عربی کی تعلیم کو فروغ دینا۔

7۔ حفظ وناظرہ کی تعلیم سے بچوں کو آراستہ کرنا۔

8۔ محفل ذکر کے ذریعہ سے روحانی بالیدگی اور درس قرآن کی صورت میں روزمرہ زندگی کے مسائل کا حل سے نوجوان نسل کو روشناس کرانا۔

شیر ربانی اسلامک سنٹر کے زیر اہتمام شعبہ جات

- جامع مسجد قادریہ شیر ربانی کی تعمیر
- ہفت روزہ محفل ذکر
- ہفت روزہ درس قرآن
- ماہانہ محفل میلاد
- ماہانہ محفل میلاد میں خواتین کی شمولیت کا باپردہ اہتمام
- سہ ماہی، ششماہی اور سالانہ تقریبات کا انعقاد
- جامعہ جمیل العلوم نقشبندیہ مجددیہ شیر ربانی
- شیر ربانی پبلیکیشنز
- شیر ربانی لائبریری
- مکتبہ شیر ربانی
- مرکزی دفتر شیر ربانی اسلامک سنٹر
- آڈیو/ویڈیو کیسٹس/سی ڈیز

رابطہ مرکزی دفتر شیر ربّانی اسلامک سنٹر چوک شیر ربانی،

شیر ربانی روڈ 21۔ایکڑ سکیم نیامزنگ سمن آباد لاہور

0092-42-7562424/7571809

0300-4299321/0321-7574414